بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اور شکر کرتے ہین ہم واسطے اللہ کے جو حمد لایق ہی واسطے اوس کے
موافق شمار تمام معلومات اور مخلوقات اوسکے جو پیدا کیا دو جہان کے تمام
مخلوقات کو بغیر مادہ کے اور بغیر مددغیر کے جبکہ نہ تھا کسی چیز کو وجود کہ
جانین خلق اسکو خالق دو جہان کا اور نہ شریک بناوین ساتھ اسکے کسی کو اور
بنایا ہمکو ایک قطرہ سے پانی کے اور بخشا ہمکو حیات اور علم اور عقل اور قدرت
اور سماعت اور بصارت وغیرہ تمام نعمتان ظاہر اور باطن کی کہ پہچانین ہم صفات
کمال کو اسکے اور بنایا زمین اور آسمان اور آفتاب اور ماہتاب اور ستارے اور بھیجتا ہی
ابر بھرا ہوا پانی سے اور ٹھہراتا ہی اوسکو معلق درمیان زمین اور آسمان کے کہ
دیکھین خلایق قدرت اسکی اور زندہ کرتا ہی اس پانی سے زمین خشک بیجان کو

اور کھلاتا ہی اس سے رزق تمام خلایق کا اور میوے لذیذ اور پھول رنگین و خوشبو
اور تمام نعمتان اور زینتان کہ پہچانین ہم اسکو زندہ کرنے والا اور روزی دینے والا
تمام خلایق کا اور بخشنے والا نعمتون کا اور قدرت والا سب کامون کا اور دکھلایا ہمکو
راہ بہت کہ بچین ہم عذاب ابدی سے آتش دوزخ کی اور پاوین ہم مدام راحت
بہشت مین کہ پہچانین ہم احسان کرنا اوسکا سو ایمان لائے ہم ساتھ اسکے
اور مدد اور مغفرت چاہتے ہین ہم اس سے اور گواہی دیتے ہین ہم کہ نہین
کوئی معبود برحق الا اللہ جو ایک ہی اور کوئی اسکا شریک نہین ہی اور گواہی دیتے
ہین ہم کہ تحقیق محمد بندے اسکے اور بھیجے ہوئے اسکے ہین ایسی گواہی جو
نجات کی وسیلہ ہی اور مرتبون کی بلندی کے لیئے ضامن ہی اور افضل ترین
صلوات اور سلام اللہ کے ہووین اوپر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے
جو محبوب اللہ کے اور افضل تمام مخلوقات کے ہین موافق شمار معلومات حق تعالی کے
ہمیشہ تک موافق ہمیشگی قدرت اللہ تعالی کے جنکے نور مبارک کو حق تعالی نے
سب سے اول پیدا کرکے ہزارون سال اپنی رحمت کی نظر مین رکھا بعد آپ کے
نور سے تمام انبیا اور اولیا اور ملائک اور عرش اور جنت اور لوح اور قلم اور عقل
وغیرہ تمام دو جہان کی مخلوقات کو پیدا کیا اور فرمایا کہ اگر پیدا نکرتا مین تم کو تو
پیدا نکرتا مین زمین اور آسمان کو اور فرمایا کہ بھیجا ہون مین تمکو رحمت واسطے
دو جہان کے اور فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ مین اللہ کے نور سے

ہوں اور تمام چیزیں میرے نور سے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
بدن ایسا نور تھا کہ اوسکو سایہ نہیں تھا اور جیسا کہ چشم مبارک سے دیکھتے تھے
ویسا ہی تمام بدن مبارک مین نور بینائی کا تھا کہ پس پشت کا حال آپ کو نظر آتا تھا
اور بدن مبارک مکھی نہیں بیٹھتی تھی اور پسینا آپکا ایسا تھا کہ ایک دولہن کو
لگائے تو اوسمین اور اوسکی اولاد مین ایسی خوشبو پیدا ہوتی رہی کہ وہ کوچہ کا
تمام محلۂ عطار مشہور ہوا جنکے ایک اشارہ سے آسمان پر چاند دو ٹکڑے ہوا کہ
سبلوگون سے نظر آیا جنکی دعا سے آفتاب مغرب سے پلٹ کر آسمان پر آیا جنکی دعا سے
ملایک آسمان سے اتر کے منکرون کو قتل اور قید کیے اور جھاڑ اور جانور اور
اطفال بے زبان منکرون کے روبرو آپکی پیغمبری پر گواہی دیے اور ابر دایم
آپ پر سایہ کرتا رہتا اور اللہ کے حکم سے آپ کے اشارے پر پانی برساتا رہتا
جنکے لیئے اللہ تعالیٰ جبرئیل اور براق کو بھیجکر معراج عطا فرمایا جنکے آنے کے
آگے اگلے پیغمبرون نے آنے کی خبر دی ہے اور اپنی اپنی امتون کو آپ پر
ایمان لانے کی تاکید کی ہے جنکو حق تعالیٰ نے ایسی کتاب عطا فرمایا ہے کہ اوسکے
معجزے ابتک جاری ہین اور قیامت تک جاری رہینگے ازانجملہ ایک معجزہ
یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تمکو شک ہے اس کتاب مین تو تم ایک سورہ
مانند اسکے بناؤ اور اپنے مددگارون کو واسطے مدد کے بلاؤ مگر تم نہیں بنا سکوگے
پھر جبکہ تم نہیں بنا سکوگے تو تب ایمان لاکے اپنے کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ

اور فرمایا کہ اگر آدمی اور جنات جمع ہو ویں کہ مانند اس قرآن کے بناویں تو نہیں
بنا سکیں گے اگرچہ ایک دوسرے کی مدد کریں فقط غرض معجزات قرآن شریف کے
اور فضایل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیشمار ہیں اور کرامات بھی آپ کی آل کے
اور اولیای امت کے بیحساب ہیں جنکی شان میں حق تعالے نے فرمایا ہے کہ تحقیق
اللہ اور ملایک اسکے صلوات بھیجتے ہیں اوپر نبی کے ای ایمان دارو صلوات بھیجو
اوپر آپکے اور سلام فقط سو جبکہ حق تعالی اور تمام ملایک اسکے آپ پر صلوات
بھیجتے ہیں اور حق تعالے تمام مومنون پر صلوات اور سلام بھیجنا آپ پر واجب
فرمایا ہے تو آپکی تمام فضایل اور مراتب کا بیان کون کر سکے **بیت** ÷ مختصر کریں
سلام ہمیں اور تحریر کریں ÷ معلوم انکا مرتبہ کیا ہم بشر کریں ÷ اور فضایل
اور کرامات آپکی اہل بیت طاہرین اور خلفای راشدین کی اور ائمہ دین کی
اور اولیاے کاملین کے بھی بیشمار ہیں جیسا کہ حق تعالے نے آپکو تمام سرور نبوت
ختم رسالت کی بزرگی عطا فرمایا ہے آپکی اہل بیت طاہرین اور خلفای راشدین
اور ائمہ دین اور مومنین بھی اگلی امتون سے افضل ہیں افضل ترین
وصلوات اور سلام روزی ہووے بارگاہ رب العالمین سے
اوپر آنحضرت رحمت للعالمین کی اور اہل آپکی اور خلفای راشدین اور
اہل بیت طاہرین کے اور تابعین اور تبع تابعین اور علمای دین اور تمام
مومنین اور مومنات اور مسلمین اور مسلمات کے ہمیشہ تک **بیت** الٰہی

الہی بحق محمد رسول * دعا مجھ گنہگار کی کر قبول * ہے جو اول ہمارا بھی تمام
* بخش یا الہی نبی نام سے * امابعد فرمایا ہی حق تعالیٰ نے یا ایہا الناس
ان وعد اللہ حق یعنی اے لوگو تحقیق جانو کہ وعدہ اللہ کا سچا ہی فقط
وہ وعدہ ہرگز خلاف نہوگا اور نہ ٹلیگا کہ ایکدن تم مقرر دنیا سے آخرت کو جاؤ
اور نیک اعمالون کے بدلے مین بہشت کی لذتان اور بلند مرتبے کماؤگے اور بد
اعمالون کے شامت سے دوزخ کے عذابان اوٹھاؤگے جیسا کہ ایمان وال
نیک کردار کے واسطے وقت موت کی ایمان کی سلامتی اور جان کندن کی
آسانی اور فرشتون کی بشارت اور اللہ کی رحمت اور قبر مین وسعت اور رو
اور خوش بوئی اور زینت اور منکر و نکیر کے جواب دینے کی ہدایت اور سیر جنت
اور خوبون کی مصاحبت اور سب طرح کی راحت نصیب ہوتی ہی اور حشر مین
بڑا مرتبہ اور ہیبت جمال اور نور اور عرش کا سایہ اور آب کوثر اور پیغمبر صلعم کی
شفاعت اور جلد حساب اعمال سے فراغت اور پل صراط سے جلد گذرنیکی
طاقت اور فرشتون کی تحسین اور حق تعالیٰ کی رحمت نصیب ہوتی ہی اور
بہشت مین بی نہایت میوے اور کھانے اور شرابان اور جواہر کی محل
اور تخت اور زیور اور سواریان اور سیر اور راگ آواز اور حوران اور غلمان اور
حور مین اور پری نہایت خوشیان اور وہ جہان کی تمام نعمتان موجود اور جنت
انکی جیسی کہ دل چاہی سو اسی وقت حاضر ہو رہی اور وہ نعمت کہ کوئی شخص

نہیں دیکھا اور نہیں سنا اور کسی دل پر اسکا خطرہ آنا گذرا سو حق تعالی عطا فرماتا ہے
اور سب سے زیادہ سعادت لذت دیدار جیسا کہ سزاوار ہے نصیب ہوتی ہے
اور ہمیشہ کی زندگی اور ہر ایک ہفتہ میں درجوں کی ترقی اور نعمتوں کی افزونی
اور بہی نہایت خوشی ہمیشہ نصیب ہوتی ہے لاکن نفاق اور کفر اور گناہوں کے
ہیں یعنی جان کندن کا سخت عذاب اور فرشتوں کا ڈرانا اور قبر کی نہایت
تنگی اور دہشت اور فرشتوں کا پوچھنا اور لوہے کے گرزون سے مارنا اور آتش کا
بستر اور سانپوں کا کاٹنا اور دوزخ کا دروازہ قبر میں کھولا جانا اور حشر کے دن
تمام خلایق میں گناہوں کی فضیحت پانا اور نہایت بدشکل اور ذلیل بنے
ہوے محشر میں آنا اور آفتاب کی گرمی سے سر کا مغز پکتا ہوا اور پاؤن جلتے
ہوئے اور حقداروں کے سخت تقاضے اور ملامت اور طول حساب سے سختی
عذاب پانا اور بہی نہایت پیاس اور بھوک اور کھانے پینے کو دوزخیوں کا پیپ
اور لہو اور کانٹے اور گرم پانی جو انتڑیوں کو کاٹ کے نکالتا ہے سو پلایا جانا اور
نہایت بیکسی اور شفاعت سے محرومی اور پل صراط کی سختیاں اور غم کے
ساتھ دوزخ میں جانا اور دوزخ کی ایسی آنچ کہ بدن کو جلا کر فنا کرتی ہوئے
اور ہر دم بدن کی جلد نئی بنتی ہوئے اور سانپ اور بچھو کا عذاب اور فرشتوں
کی مار اور ہر طرح کی بہی نہایت سخت عذاب جنکا بیان دشوار ہے ہمیشہ لوٹھانا
اور بعضے لوگ بعد ایک مدت کے خلاصی پاتے اور بعضے ہمیشہ وہی عذاب میں

گرفتار رہتی جسکی مدت کو آخر نہین ہی اور غم کو نہایت نہین ہی سو یہہ وعدی اور
وعید حق تعالی کے ہین معاذ اللہ منہا کہ ہرگز خلاف نہون گے اور نہ ٹلینگی اسواسطے
آخرت کی درستی کرنا بہت ضرور ہی کہ اس سے زیادہ کوئی کام نہین ہی
لیکن زندگی کا بھروسا اور دنیا کا شغل آخرت کے کام سے غافل رکھتے ہین یہانتک
کہ اچانک موت آجاتی ہی اسوقت سے ہمیشہ عذاب مین گرفتار رہتا ہی اور پشیمانی
اور غم ہمیشہ اسکے رفیق رہتے لیکن وہ پشیمانی بیفائدہ ہی اسواسطے حق تعالی
فرماتا ہی کہ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ
یعنی ہرگز دنیا کی زندگی کے بھروسی کا دغا مت کہاؤ اور وہ فریبی یعنی شیطان
جو خدا کے بخشش کے نام سے تمکو گناہ مین گرفتار کرتا ہی اس سے دغا مت
پاؤ فقط جبکہ حق تعالی ایسی نصیحت فرمایا اور یہہ حکم کیا ہی تو عاقلون کو فرض
ہی کہ خدا سے ہدایت آخرت کی طلب کرین اور ایک دن کی زندگی کا بھروسا
ہرگز نا کرین اور اپنی رزق کا اور سب کامون کا ضامن خدا کو جانین اور سب
کام دنیا کی اسکو سونپین اور اسپر توکل کرین اور فی الحال تقوی اور عبادت
مین غرق ہو کر رہین اور ایسی راہ مستقیم درپیش لیوین کہ اسمین گمراہی کا
خلل نا ہی کہ آخرت مین محنت برباد او پشیمانی ہمیشہ کی اور غم نا ہی سو وہ
راہ راست پیروی کرنے سے احکامات کتاب خدا کی اور سنت حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاصل ہوتی ہی حق تعالی اس راہ کا

نام دین اسلام مقرر کیا اور فرمایا وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ
وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ یعنی جو کوئی کہ اختیار کرے بغیر اسلام کے
دین ایک پھر نہین قبول ہوگا اسکا عمل اور وہ اخرت مین نقصان پائی ہوون سے
ہوگا فقط یہہ راہ بہت مستقیم ہی کہ اسکا ہادی خدا کا کلام ہی جسکی متابعت
کرنے سے خدا کی رضامندی اور دونو جہان کی بلندمرتبی اور تمام نعمتان نصیب
ہوتی ہین اور اسمین ایک دولت عظیم اور نعمت بی بدل ایسی ہی کہ جسکا شکر کسی سے
ادا ہونا محال ہی وہ نعمت یہہ ہی کہ حق تعالی اپنے لطف بی نہایت سے چند
کامون کا حکم فرماکے اسکی بدلیمین جنت فردوس کو اسکی میراث مقرر فرمایاہی
سوا اسکے برابر کوئی نعمت نہین ہی اور حق تعالی کے کلام مین اور اقرار مین کسکو
کچھ شک اور شبہہ نہین ہی جو حق تعالے قران شریف مین سورہ مومنون کے
پہلے رکوع مین فرمایا ہی کہ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِیْنَ هُمْ
فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ
وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ
تا خالدون یعنے تحقیق کہ بلاسی نجات پائی اور مقصد کو پہونچے ایمان والے
جو اپنے نماز مین دلکو درگاہ مین حق تعالے کی حاضر رکہنی والے اور عاجزی
او زاری کرنیوالے ہین اور وہ لوگ کہ لغو سی یعنے بیفایدہ باتون سے اور
اور کاموسے کنارہ کرنے والے ہین یعنے جو چیز کہ آخرت مین فایدہ نہ دیوے

اس سے دور رہنے والے ہین اور وہ لوگ کہ زکات ادا کرنے والے ہین اور
وہ لوگ جو اپنی شرم گاہ کو حرام سے بچانے والے ہین مگر اپنی زوجات سے
اور اپنے ہاتون کے ملک سے سو انکو ملامت نہین ہے پھر جو کوئے چاہی
سوا اسکے یعنی سوائے اپنی زوجہ مملوکہ کی دوسری عورت سے
مباشرت کرے سو وہ حد شرع سے بڑہنے والے ہین اور جو اپنی عہد پیمان
اور امانتون پر رعایت کرنے والے ہین اور جو اپنی نماز کو محافظت کرنے والے
ہین یعنے اول وقت پر تمام ادا ب اچھی طرح سے ادا کرتے ہین سو وہ لوگ
وارث ہین ایسی کہ میراث لیجاوینگے جنت فردوس کو اور وہ اسمین ہمیشہ
رہنے والے ہین فقط تمام ہوا فرمان حق تعالی کا سو جبکہ یہ چند احکام
بجالانے والون کو حق تعالی جنت فردوس میراث مقرر فرمایا ہی تو اسمین
کچہ شک وشبہہ باقی نرہا کہ صراط مستقیم یہی راہ ہی اسواسطے یہ بندہ
گنہ گار مسمی ابو الحسن خان ابن حسین علی خان عفی اللہ عنہما یہ احکام کی
فضایل کو سات فضایل اور چند احکام کے کہ مانند اسکے ہین واسطے
برادران دینی کے لکہا بیچ سنہ یکہزار دو سو نود اور ایک سال ہجری کے
بیچ ملک حیدرآباد فرخندہ بنیاد دکہن کے بیچ وقت سلطنت حضرت ظل
الہی بادشاہ ملکی صفات بلند اقبال جناب میر محبوب علی بادشاہ نظام الملک
آصف جاہ درازگری کی و تقیدم عمر وہ حضرت کے اور ہمیشہ رکھی سلطنت

انکی اور بیچ عہد مبارک مدار المہام سلطنت نواب مختار الملک بہادر کی جو کمال کو
پہونچانے والے ائین عدل و احسان اور پرورش اور اسایش خلایق کے
اور ترقی بخشنے والے ہنر اور علم اور حکمت اور اخلاق حمیدہ کی اور زینت بخشنے
والے ملک کے جنکی ذکر جمیل سے کتابان تاریخ کے بھری رہنگی انشاء اللہ
تعالی یہہ کتاب افضال سے حضرت ذوالجلال والاکرام کے اتمام کو پہونچے
اور سبب سے اسبات کی کہ عمل کرنیوالا اسکا وارث جنت کا ہوتا ہی نام اس
کتاب کا میراث جنت رکھا گیا اور سبب سے اس بات کے کہ احکام مین اسکے
کسی فرقہ کو کچھ تکرار اور شبہہ نہین ہی نام اسکا صراط مستقیم ہوا اور زبان
ہندی مین ترجمہ ہی کہ قریب فہم اہل ہند کے ہووے اور مذاہب کی تکرار
نہین ہی کہ تمام اہل اسلام خدا اور رسول کے احکام کو رغبت سے اتباع
فرماوین حسب حال اسبات کے روایت ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہ فرمائی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے کہ
شرع کے حکم تین طرح کے ہین ایک حکم کہ ظاہر ہی راہ پر ہونا اسکا پھر
پیروی کر تو اسکی اور ایک حکم کہ ظاہر ہی گمراہی اسکے پھر بچ تو اس سے
اور ایک حکم کہ اختلاف کیا گیا ہی اسمین پھر سونپ تو اوسکو اللہ عزوجل
کیطرف فقط اور اس کتاب کی اکثر احادیث تمام اہل اسلام کے معتبر کتابون
موجود ہین اگر اونکی سند چاہین تو کتاب مشکات شریف اور کیمیای سعادت

اور ذخیرۃ الملوک وغیرہ مین ملاحظہ فرماوین اور حضرت امام محمد مرشد غزالی رحمۃ
اللہ علیہ نے کتاب منہاج العابدین الی الجنت مین سلوک راہ دین مین عقبات کا
بیان بہت خوبی سے فرماتے ہین سو یہہ عاصی نے اوسکا خلاصہ یہہ چند ابیات میں
نظم کر کے گذارش مین لایا ہی قصیدہ حمد خدا کر دایما صلوات پر خیر الوراے +
حق کی رضا مین ہو فنا اے دوست تا پاوے بقا + گر دولت قرب خدا ہو اہل
دنیا پر عیان + غم سے وہ دوری کی کرین اپنے کو ایک پل مین فنا + ہین سات گھاٹان
راہ مین جب پار ہو گا اونسے تو + حق جنت فردوس کو میراث فرماوی تیرا + صبر و
توکل پیش لے غیر خدا کو چھوڑ دے + دنیا سے دل کو پھیر لے دو دن کی
دنیا ہیو فنا + ہی گھاٹ اول علم کا علم ضروری سیکھہ لے + روزہ نماز اور
خلق خوش اور علم توحید خدا + ہی گھاٹ توبہ کا دوم توبہ سے دلکو پاک کر +
مظلوم کو راضی تو کر ہو لائق قرب خدا + عقبہ موانع کا سوم مانع ہین اوسمین
چار شئی + دنیا و صحبت خلق کی اور نفس و شیطان پر دغا + زاہد ہو دنیا
ترک کر صحبت سے عزلت کر طلب + گر نفس تقوی سے زبون شیطان کے
اغوا پر نجا + تقوی خدا کا گنج ہی اور دولت پیغمبران + یہہ دولت بی انتہا
خاصونکو کرتے ہین عطا + ہی قلب مومن عرش حق جز عشق حق دلمین
نرکھہ + کر دفع خطرا غیر کا اور ذکر حق مین رہ سدا + چشم و زبان گوش و دہان
فرج شکم اور دست و پا تقوی کے رکھہ فرمان مین پی شرع کا سو نسی بچا +

کم خواب کر اور کم غذا کم گفتگو کم اختلاط — کم کبر و کینہ کم ہوا اور عشق حق مین رہ سدا

رکھ شہوت فرج و شکم سد رمق کی قید مین — وجہ حرام اور شبہہ اور سیری سے تو اونکو بچا

کانونسی سن حکم خدا اور قول صدق اتقیا — غیبت دروغ اور لغو کی سننے سے نقصان ایگا

جز ذکر حق مت بات کر جز صدق کی اور خیر کی — غیبت دروغ اور لغو سی پرہیز کر ای باوفا

خلق جہان کو دیکھکر ذات و صفت خالق کی جان — آنکھونکو محو دید کر نامحرمون سے بھی بچا

شیطان کی خصلت چار ہین پانچ سو اونکو دور رکھ — طول عمل عجلت حسد اور کبر مردود خدا

طول عمل کو چھوڑ دی کچھ کام مین آہستگی — سب خلق کا ہو خیرخواہ اور رہ تواضع مین سدا

قسمت کی روزی کم نہو لازم نہین کچھ جستجو — ضامن ہی اسکا آپ رب ہر حال مین پہنچاویگا

عقبہ عوارض چار ہی دان مانع ہی جانے سے — حرص فکر انجام کی مولی قضا ہو اور بلا

قانع ہو اور تفویض کر صبر و رضا کر اختیار — دکھ سکھ نہین دایم رہی جب بلا تو سب ملا

عقبہ بواعث پانچوان مانع ہی او سمین کاہلی — خوف و رجا سی قطع کر ہمت کے تیر سے تہا جا

عقبہ قوادح ہی چھٹا عجب و ریا در پیش ہی اون — عجب و ریا چھوڑیگا جب ہوگا تو مقبول خدا

عقبہ ہے ہفتم قرب حق ہی فرض حمد و شکر حق — ناشکر اگر تو ہوئیگا نعمت پہ آویگی بلا

دل غرق نور حق رہی قرب تجلیات مین — مسرور رہو سی تا ابد ہو بندہ خاص خدا

یہہ کتاب مشتمل ہی اوپر بارہ باب کے اور اوپر ایک مقدمہ فصل اور ایک خاتمہ کے

باب اول بیچ بیان فضایل آداب ایمان کی مشتمل اوپر تین فصل کے

فصل پہلی بیچ بیان فضایل ایمان کے فصل دوسری بیچ بیان

صفت نماز کے فصل چوتھی بیانمین فضایل اصل و حقیقت نماز کی فصل
پانچوین بیان مین فضایل جماعت کے نماز کے فصل چھٹی بیانمین فضایل
جمعہ کے دن کے اور نماز جمعہ کے فصل ساتوین بیان مین واجب نمازون
کے مانند نماز عیدین کے اور نماز چاندگہن وسورج گہن وطلب باران اور دفع بلا
کے اور نماز مقابلہ مین دشمن کے فصل آٹھوین بیانمین صفت نماز جنازہ
کے فصل نوین بیان مین فضایل نمازان سنت کے اشتباہ بیانمین فضایل
نماز تہجد کی فصل دسوین بیانمین فضایل نمازان نفل کے باب
پانچوان بیانمین فضایل اور آداب تلاوت قران مجید کے ملا ہوا اوپر چار فصل کے
فصل پہلی بیان مین فضایل تلاوت قران مجید کے فصل دوسری
بیانمین فضایل اور خواص قران مجید کے فصل تیسری بیانمین تاکید
واسطے یاد رکہنے قران مجید کے فصل چوتھی بیانمین آداب تلاوت قران
مجید کی باب چھٹوان بیانمین فضایل دعا و ذکر او رحمت الہی او مقرر
کرنے وقتون کے ملا ہوا اوپر چھہ فصل کے فصل اول بیانمین فضایل
اور فواید دعا کرنے کی فصل دوسری بیان مین فضایل مشہور دعاؤ
نکی مانند فواید کلمہ طیبہ او درود شریف اور تسبیحات اربعہ او واسطے فنا او
بقا چاہنا اور متفرق دعاؤنکی فصل تیسری بیانمین وسعت رحمت
الہی کی فصل چوتھی بیانمین فضایل ذکر الہی کے فصل پانچوین

فصل دوسری بیانمین احوال قیامت کے فصل تیسری
بیان مین حوض کوثر کے فصل چوتھی بیان مین خوبیان جنت کے
فصل پانچوین بیان مین دیدار الٰہی کے فصل چھٹی بیان مین عذاب
دوزخ کے باب بارھوان بیان مین فضائل حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ملاہوا اوپر سات فصل کے فصل پہلی
بیان مین فضائل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فصل دوسری
بیان مین اخبار نبوت آپ کے فصل تیسری بیان مین بعض علامات
نبوت آپ کے فصل چوتھی بیان مین بعضے احوال معراج آپ کے
فصل پانچوین بیان مین معجزات شریف آپ کے فصل چھٹی بیان مین
اخلاق کریم آپ کے فصل ساتوین بیان مین شمائل مبارک آپ کے
خاتمہ بیان مین ثواب امت مرحومہ آپ کے اور بیان مین ثواب
مسلمانون کے اور فضائل انکے باب اول بیان مین فضایل
ایمان کے ملاہوا اوپر تین فصلون کے فصل اول بیان مین احکام
اور فضایل ایمان کے فرمایا حق تعالی نے اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ
بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝
وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَۃِ
ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

یعنی وہ لوگ جو ایمان لاتے ہین بن دیکھے پر یعنے اللہ پر اور اچھی طرح سے نماز ادا کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے رزق سے حقداروں اور محتاجوں کو دیتے ہین اور قرآن شریف پر اور خدا کی اگلی تمام کتابوں پر ایمان لاتے اور قیامت پر یقین رکھتے ہین سو وہ لوگ سیدھی راہ پر اپنے رب کے ہین اور وہ لوگ نجات پانے والے اور مقصد کو پہچنے والے ہین اور فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ یعنے جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے سو وہ جنت والے ہین وہ اسمین ہمیشہ رہنے والے ہین فقط جاننا چاہیے کہ ایمان تصدیق کرنا دل کا ہی اوپر فرمان حق تعالی کے اور فرمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیکن اسکی چار شرطین ہین اول یہہ کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے پر ایسا تصدیق کرے کہ یقین ہووے اور ہرگز شک کو دخل نہ رہے نعوذ باللہ منہا دوم زبان سے بھی تصدیق کا اقرار کرے سوم بموجب حکم کے عمل کرے چہارم سنت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پر لازم کرے اور تمام بدعتون سے بچے اور بدعت کو اپنے حق مین زہر قاتل جانے اور روایات

ہین معتبر کتابون مین کہ آیا ایک گنوار خدمت مین حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ
و آلہ و سلم کے اور عرض کیا کہ بتلاؤ مجھے ایک کام کہ جب کرلون اوسے
داخل ہو جاؤن بہشت مین فقط فرماے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے کہ بندگی کر اللہ کی اور ساجھی یعنے شریک نہ بنا اس کا
کسی چیز کو اور پڑھ نماز اور دے زکات فرض اور رکھہ روزے
رمضان کے فقط کہا اسنے قسم ہی تجکو کہ نہ زیادہ کرون گا مین
اسپر کچھہ اور نہ کم کرون گا اس سے کچھہ پھر جب پیٹھہ پھیرا اسنے
فرماے حضرت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جسکو خوش آوے
بہشت والے کو دیکھنا سو چاہیئے کہ دیکھے اوسکو اور روایت ہی
کہ فرماے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جس نے پڑھا ہماری
نماز اور سونہہ کیا ہمارے قبلے کی طرف اور کھایا ہمارے ذبح
کیئے جانور کو سو وہ مسلمان ہی اسکے لیئے ہی عہد اللہ کا اور اسکے
رسول کا سو عہد شکنی نکرو اللہ کی اسکے ذمے مین ہوکر
اور فرماے کہ قسم ہی اس کی کہ محمد کی جان جسکی ہاتھہ
مین ہی کہ نہ سنا میری خبر کو کوئی اس امت مین سے یہودی
ہو یا نصرانی ہو پھر مر گیا اور ایمان نہ لایا اس پر جسکے
ساتھہ بھیجا گیا مین مگر ہوا وہ دوزخ والون سے

اور روایت ہی ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمائے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہین کوئی بندہ جسنے
کہا کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کے پھر مرگیا اس کلام پر مگر
داخل ہوگا وہ جنت مین فقط تب پوچھا مین نے اگر زنا کیا اسنے
اور چوری کیا فرمائے اگرچہ زنا کیا اسنے اور چوری کیا پھر پوچھا
مین نے اور اگر زنا کیا اسنے اور چوری کیا فرمائے اگرچہ زنا کیا
اسنے اور چوری کیا پھر پوچھا مین نے اور اگر زنا کیا اسنے اور
چوری کیا فرمائے اگرچہ زنا کیا اسنے اور چوری کیا خاک آلودہ
ہونے پر ناک ابوذر کے یعنے اگر تیرا جی چاہے یا نہ چاہے
یہہ حکم ماننا لگے گا - اور روایت ہی کہ فرمائے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ کنجیان بہشت کی ہین یون کہنا کہ نہین
کوئی معبود مگر اللہ اور فرمائے جب نیک کرے کوئی تم مین کا
اپنے اسلام کو پھر جو نیکی کرتا ہی وہ لکھی جاتی ہین اسکے دس برابر
سات سو تک بلکہ زیادہ نیکیان اور جو برائی کرتا ہی لکھی جاتی ہی
مانند اسکے یعنے ایک ہی بدی لکھی جاتی ہی زیادہ نہین لکھی جاتی ہی
یہانتک کہ ملاقات کرے اللہ سے - اور روایت ہی کہ فرمائے تھے
آنحضرت صلعم خطبون مین کہ جسکو امانت داری نہین ہی اسکو ایمان نہین ہی

اور جسکا عہد و پیمان پکا نہین ہے اسکو دین نہین ہے اور روایت ہے عبادہ بن
صامت رض سے کہ فرمائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بیعت کرو مجھسے اس بات پر کہ نہ شریک کرو اللہ کے ساتھ کسی کو اور نہ چوری
کرو اور نہ زنا کرو اور نہ قتل کرو اپنے اولاد کو اور نہ تہمت لگاؤ اور نافرمانی
نکرو شرع کے کام مین سو جو کوئے وفا کرے سو جزا اسکے اللہ پر ہے
اور جس نے کرلیا کوئی چیز اسمین سے اور عذاب کیا گیا بسبب اسکی دنیا مین
سو اتارا اسکا ہے اور جسے چھپا دیا اللہ نے سو اگر چاہی معاف کرے اور
اگر چاہی سزا دیوے سو بیعت کی ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے اس شرط پر اور روایت کیا ہی عمرو بن عبسہ کہا کہ عرض کیا مین کہ یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہی ساتھ تمہارے سوا فقت کرنیوالے
دین اسلام کی کوشش مین فرمائے آزاد اور غلام یعنے ابوبکر صدیق اور
بلال رضی اللہ عنہما پھر پوچھا مین نے کیا ہی اسلام فرمائے کہ نرمے سے
بات کرنا اور لوگونکو کھانا کھلانا کہا مین نے کیا ہے ایمان فرمائے صبر کرنا
اور جوان مردے کرنا پوچھا مین نے کونسا اسلام افضل ہی فرمائے
وہ شخص کہ بچے رہین مسلمان اسکی زبان سے اور اسکے ہاتھ سے کہا پوچھا
مین نے کون سا ایمان بہتر ہے فرمائے اچھے خصلت پوچھا مین نے
کون سی نماز بہت اچھی ہی فرمائے دیر تک کھڑے رہنا پوچھا مین نے کونسی

ہجرت افضل ہے فرمائی چھوڑ دے تو اس چیز کو جسے برا جانتا تیرا
رب سے کہا پوچھا مین نے کون سا جہاد بہتر ہے فرمائے وہ
شخص کہ کوچے کاٹا گیا جسکا گھوڑا اور بہایا گیا لہو اوسکا پوچھا مین نے
کون سی گھڑی بہت اچھی ہے فرمائے پچھلی رات کے اور روایت
ہے معاذ رض سے کہا پوچھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ
بہت اچھا ایماندار کون ہے فرمائے کہ جو دوستی رکھے اللہ کے
واسطے اور دشمنی رکھے اللہ کے واسطے اور جاری رکھے زبان کو اپنے
اللہ کے ذکر مین کہا مین نے اور کیا ہے یا رسول اللہ فرمائے دوست رکھے
تو لوگونکو واسطے جو دوست رکھتا ہے تو اپنے ذات کے واسطے
اور بد جانے انکی واسطے جو بد جانتا ہے اپنے ذات کے واسطے
اور روایت ہے سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے کہ پوچھا مین نے
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ یا رسول اللہ بتلاؤ
مجھے اسلام کے مقدمے مین ایک بات کہ نہ پوچھون مین اس سے
کسی کو تمہارے بعد فرمائے کہہ کہ ایمان لایا مین اللہ پر پھر اس
پر قایم رہ اور روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا حق تعالے نے کہ جھٹلایا مجکو آدم کے
بیٹے نے اور مناسب نتھا اسکو یہہ اور برا کہا مجکو اور لایق نہ تھا

اسکو یہہ سو جھٹلانا اسکا مجکو یہہ کلام اسکا کہ ہرگز نہ پھیر لاویگا وہ مجکو
جیسا کہ پہلے پیدا کیا مجکو حالانکہ پہلے پیدا کرنا آسان نہین ہے
اسکو پھر پیدا کرنے سے اور برا کہنا اسکا مجکو سو کلام اسکا کہ اختیار کیا
اللہ نے بیٹا اور مین اکیلا ہون بی لاگ ایسا کہ نہ مین نے جنا اور نہ
جنا گیا اور نہین میرے جوڑ کا کوئی اور روایت ہی کہ پوچھا ایک شخص
نے کہ یا رسول اللہ صلعم ایمان کیا ہی فرمائے جب کہ خوش کرے تجکو
تیرے نیکی اور نا خوش کرے تجکو تیری بدی تب تو مومن ہی پھر پوچھا
کہ کون سی چیز گناہ ہی فرمائی جب خدشے ڈالے دل مین تیرے کوئی
چیز تب چھوڑ دے اسکو فقط موجود ہین یہہ احادیث کتاب مین مشکات
شریف کے **فصل دوم** بیان مین ایمان لانے اوپر تقدیر کے جس سے
ایمان کامل اور صبر و توکل اور حلم وغیرہ اکثر اخلاق حمیدہ جو موجب
رضامندی خالق کے اور موجب تحسین خلایق کے ہین حاصل
ہوتے ہین اور غم اور فکر اور غصہ اور پریشانی خاطر اور اکثر بد اخلاق
دور ہوتے ہین فرمایا حق تعالے نے مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ
فِى الْاَرْضِ وَلَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِىْ كِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا الی آخر
یعنے کوئی مصیبت نہین پڑی ملک مین اور نہ تم لوگو نہین جو نہین لکھی گئے
ایک کتاب مین پہلے اس سے کہ پیدا کرین ہم اسکو دنیا مین بیشک یہہ

بات اللہ پر آسان ہی تاکہ تم غم نہ کھایا کرو اس چیز پر جو ہاتھ مین نہ آئے اور نہ فرحت کرو اس چیز پر جو تم کو اونسے عطا فرمائی اور تحقیق اللہ دوست نہین رکھتا ہی کسی اترانے والے کو بڑائی کرنے والے کو فقط اور روایات ہین مشکات اور معتبر کتابون سے کہ فرمائے حضرت رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ لکھا اللہ تعالے نے تقدیر خلایق کے پہلے پیدا کرنے آسمانون کے اور زمین کے پچاس ہزار برس اور تھا عرش اسکا پانی پر اور فرمائے کہ سب چیز ساتھ تقدیر کے ہی یہانتک کہ دانا ہوا اور دانائی اور فرمائے کہ بیشک پیدائش ایک تمہارے کی جمع کرے جاتے ہو اس کے مانکے پیٹ مین چالیس دن بوند منی کا پھر ہوتا ہے خون جما ہوا چالیس دن تک پھر ہوتا ہی گوشت کا ٹکڑا چالیس دن تک پھر بھیجتا ہی اللہ تعالے اس کے پاس ایک فرشتہ کو ساتھ چار باتون کے سو لکھتا ہی وہ فرشتہ عمل اسکا اور موت اس کی اور روزی اسکی اور نیک بخت ہونا یا بد بخت ہونا اس کا پھر پھونکتا ہی روح او سمین پھر قسم ہی اسکی کہ نہین معبود سوا اسکے ایک تم مین کا بیشک کرتا ہی کام بہشتیون کے سے یہانتک کہ نہین ہوتا ہی درمیان اس کے اور درمیان بہشت کے مگر ایک ہاتھ پھر پھر غلبہ کرتے ہی اسپر سرنوشت اسکی پھر کرتا ہی کام دوزخیون کے سے اور داخل ہوتا ہے دوزخ مین

اور تحقیق کہ ایک تم مین کا بیشک کرتا ہی کام دوزخیون کے سے یہان تک
کہ نہین ہوتا درمیان اسکے اور درمیان دوزخ کے مگر ایک ہات بہر پہر غلبہ
کرتی ہی اسپر سرنوشت اسکی پہر کرتا ہی کام بہشتیون کے سے اور داخل
ہوتا ہی بہشت مین اور فرمائی کہ تحقیق دلان بنی آدم کے درمیان دو انگلیون
ہین رحمان کے مانند ایک دل کی پہیرتا ہی اسکو جسطرح چاہتا ہی پہر
فرمائی یا الہی پہیرنے والے دلونکی پہیر ہمارے دلونکو اپنی بندگی پر اور
فرمائی حق تعالی سوتا نہین اور نہین لایق ہی اسکو کہ سووی پست کرتا ہے
ترازو کو اور بلند کرتا ہی اسکو یعنے ہر وقت بندون کے اعمال کو اور رزق کو
تولا کرتا ہی اور خلق سے غافل ایک لحظہ نہین ہوتا ہی اٹھائی جاتے ہین اسکے
طرف اعمال رات کے پہلے دن کی عمل کی اور عمل دن کی پہلی رات کی عمل کے پردہ اسکا نور کا ہی
اگر کہول دے اسکو بیشک جلادین نور اسکی ذات کے جہانتک کہ پہونچے
اسکے طرف نگاہ اللہ کی اسکی مخلوقات مین سے یعنی تمام مخلوقات
جل جاوینگے کیونکہ اللہ کے نگاہ سب جای پہونچتی ہی اور فرمائی ہاتہ
اللہ کا بہرا ہوا ہی نہین کم کرتا اسکو خرچ کرنا بہت دینے والا رات مین
اور دن مین خبر دو مجکو کس قدر خرچ کیا جب سے پیدا کیا آسمان اور زمین
پہر بیشک نہین کم ہوئی وہ چیز کہ اسکے ہات مین ہی اور تہا عرش اسکا
پانی پر اور روایت ہی کہ گہر سے نکلے آنحضرت صلعم نے اور انکی ہاتہ مین دو

دو کتابین تھین سو فرمائی کیا جانتے ہو تم کیا ہین یہہ دونو کتابین عرض کیی
صحابہ نے نہین یا رسول اللہ مگر جو آپ خبر دین ہمکو تب فرمائی اسکو جو سیدھے
ہاتھہ مین تھی انکی یہہ کتاب ہی پروردگار عالم کے پاس سے اسمین ہین
نام بہشتیون کے اور نام انکی باپ کے اور انکی قوم کے پھر ٹھیک دیا گیا ہی
انکی آخر پر پھر نہ زیادہ کیا جاتا ہی اسپر اور نہ کم کیا جاتا ہی انمین سے ہمیشہ کو
پھر فرمائی اس کتاب کے واسطے جو انکے بائین ہاتھہ مین تھی یہہ کتاب ہی
پاس سے پروردگار عالم کے اسمین ہین نام دوزخیون کے اور نام ان کے
باپون کے اور انکی قوم کے پھر ٹھیک دیا گیا ہی انکی آخر پر پھر نہ زیادہ کیا
جاتا ہی انمین اور نہ کم کیا جاتا ہی انمین سے کبھی تب عرض کیا انکی اصحاب نے
پھر کسواسطے ہی عمل کرنا یا رسول اللہ اگر ہی یہی بات کہ فراغت ہو گئی
اس سے تب فرمائی حضرت صلعم نے کہ مضبوط کرو اپنے عمل کو اور نہ دیکھی
ڈھونڈو پھر بیشک بہشتی ختم کیا جاتا ہی اسکے واسطے کام بہشتیون کا
اگرچہ کام کرے وہ کسی طرح کی اور بیشک دوزخی ختم کیا جاتا ہی اسکے واسطے
کام دوزخیون کا اگرچہ کام کرے کسی طرح کے پھر اشارہ کئے آنحضرت
صلعم نے اور پھینک ڈال دئی ان دونو کتابون کو پھر فرمائی فارغ ہوا پروردگار
تمہارا بندون کے کام سے ایک جماعت بہشت مین اور ایک جماعت
دوزخ مین اور روایت ہی ایک اصحاب سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ صلعم

خبر دو مجکو منتروں کی کہ پڑھوتے ہین ہم اسکو اور دوا کی کہ کروائی ہین ہم
اس کو اور بچاؤ کے جیسی ڈھال او زرہ وغیرہ کی کہ بچتے ہین ہم اس سے
کیا پھیر دیتی ہین یہہ چیزان اللہ کی تقدیر سے کچہہ یا نہین فرمائی کہ یہہ
چیزین بھی اللہ کی تقدیر سے ہین اور روایت ہی ابوہریرہ رض سے کہ
تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس اور ہم
بحث کر رہی تھے تقدیر مین سو غصہ ہوے حضرت یہانتک کہ سرخ
ہوگیا چہرہ مبارک آپکا یہان تک کہ گویا نچوڑے گئے ہین آپکی رخسارونپر
دانی انار کے اور فرمائی کیا اس چیز کے لیے حکم کی گئے ہو تم یا اسکے لئی
بھیجا گیا ہون مین تمہاری طرف بیشک ہلاک ہوئی جو پہلے تم سے تھے
جب بحث کرنے لگی اس امر مین ق یعنی قضا و قدر کے معاملہ مین
فقط قسم دیتا ہون مین تمکو قسم دیتا ہون نہین تمکو کہ نہ بحث کیا کرو فقط
اور روایت ہی ابن دیلمی سے کہا کہ آیا مین ابی بن کعب کے پاس اور کہا
مین نے اس سے تحقیق گذرا ہی میرے دلمین کچہ شبہہ تقدیر مین
سو حدیث بیان کر مجہ سے شاید کہ اللہ دور کرے اس شبہہ کو تب کہا
انہونی کہ اگر تحقیق اللہ تعالے عذاب کرے آسمان والون کو اور زمین
والون کو تو عذاب کرے اور وہ نہین ظلم کرنے والا اور اگر رحمت کرے
انکو ہوگی رحمت اس کی بہتر واسطے انکی انکی عملون سے اور اگر

مانند کوہ احد کے اللہ کی راہ مین نہ قبول کریگا اللہ تجسے جب تک کہ ایمان
نہ لاوے تو ساتھ قدر کے اور جبتک کہ نجانے تو یہہ کہ جو چیز کہ پہونچے
تجکو نہ تھی کہ خطا کرتے تجہ سے اور تحقیق جس چیز نے کہ خطا کرے تجسے
نہ تھی کہ پہونچتی تجکو اور اگر مرے تو سوا اسکے دوسرے اعتقاد پر
البتہ داخل ہوگا تو آگ مین فقط کہا ابن دیلمی نے پھر آیا مین عبد اللہ
ابن مسعود کی پاس اور کہا مانند اسکے سو کہا عبد اللہ ابن مسعود نے
ویسا ہی اور کہا ابن دیلمی نے پھر آیا مین حذیفہ ابن یمان کے پاس
سو کہا انہون نے ویسا ہی پھر آیا مین زید ابن ثابت کے پاس تب
انہون نے حدیث بیان کی میرے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی ویسی ہی اور روایت ہی حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے
کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھہ شخص ہین کہ لعنت کرتا ہون مین
انکو لعنت کرے ان پر اللہ اور جو نبی مستجاب الدعوات ہی پہلا وہ شخص
جو زیادہ کرے اللہ کی کتاب مین دوسرا وہ فرقہ کہ جھٹلاوے اللہ کی
تقدیر کو تیسرا وہ شخص کہ غالب آجاوے بسبب زبردستی کے تاکہ عزت
دیوے جسکو ذلیل کیا اللہ نے اور ذلیل کرے جسکو عزیز کیا اللہ نے
چوتھا وہ کہ حلال کرے اللہ کے حرام کو پانچوان وہ کہ حلال جانے
میری اولاد مین سے ف یعنے جس بات کا کرنا میری اولاد کے ساتھ

اللہ نے حرام فرمایا ہی سو وہ کام انکے سات کرے ف یعنے انکو ایذا
دیوے اور انکی تعظیم ترک کرے اور انکی حق کی رعایت نکرے اور چھٹا
وہ کہ چھوڑ دے میرے سنت کو فقط یہہ سب احادیث بمع اسناد کتاب
مشکات مین مذکور ہین **فصل** سوم بیان مین ارکان ایمان کے
اور معرفت ضروری حق تعالے کے جو سبب نجات کا ہی عذاب دایمی سے
اور وسیلہ حاصل کرنے بہشت اور قرب منزلت درگاہ الہی کا ہے
فرمایا حق سبحانہ تعالے نے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ
رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ
الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ الے اخرہ بعینگا ۵۱
یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ہو ناقص بطور تقلید کے سو ایمان لاؤ
کامل بطور تحقیق اور یقین کے دل سے اور زبان سے ساتھہ
اللہ کے اور رسول اسکے جو محمد ہین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ساتھہ
اس کتاب کے جو اوتارا اوپر رسول اپنے کے اور ساتھہ اس
کتاب کے جو اوتارا ہی پہلے قرآن سے یعنے ایمان لاؤ
سات تمام اگلی کتابون کے مانند توریت و انجیل و زبور وغیرہ کے
اور جو کوئی کفر کرے سات اللہ کے اور سات فرشتون اسکے کے
اور کتابون اسکی کے اور پیغمبرون اسکی کے اور سات دن قیامت

پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی نہایت دور مقصود سے فقط اور حضرت خواجہ خواجگان
جناب خواجہ بہاؤالدین اولیای نقشبند قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہین
کہ لفظ آمنوا آمنوا ہی سو اشارہ ہی کہ ہر پل ہین نفی اپنے وجود کی اور اثبات
واجب الوجود کی کیا چاہیے **نظم** آنکو نیست کرا سے کر ہست *
نفی و اثبات ہی یہی اے مست ہو کے بیخود براہ حق کر سیر *
کہ خودی سے ہی اور خدا سی بیر اور حضرت جنید قدس اللہ سرہ العزیز
نے فرمائی ہین **نظم**

ہونا مشغول آپ مین ہی کفر راہ	ایکدم ہیچ گذرنا ہے گناہ
اپنی ہستی کفرای نافت سمجھ *	خود پرستی کفرای واقت سمجھ
خود نہ تو حق کا ہی عرفان یہی	چھوڑ ہستی کو کہ ہی ایمان یہی
	اور روایت ہی حضرت عمر رض سے کہا ہم

تھے ہم ایک دن خدمت مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
کہ ظاہر ہوا ایک شخص جسکی نہایت سفید کپڑے اور سیاہ بال تھے
نہین معلوم ہوتا تھا کہ وہ مسافر ہی اور نہ کوئی اسے پہچانتا تھا اور بیٹھا
نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر لگا دیا اپنے زانو آنحضرت
کے زانو سے اور رکھا اپنے ہات زانو پر اور کہا یا محمد بتلاؤ مجھی اسلام
حقیقت فرمائی آنحضرت صلعم نے اسلام یہ ہی کہ گواہی دے تو
اس بات پہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تعالے اور محمد بھیجے ہوئے اسکے

اور درستی سے پڑہی تو نماز اور دے تو زکات اور روزے رکھی تو رمضان
کے اور حج کرے اللہ کے گہر کا اگر مقدور ہو تو تجکو راہ کی **ف** یعنے
کہانے پینے کا اسباب اور خاطر جمعی راہ کی اگر میسر ہو کہا سچ فرمائی
آپ نے **ف** پہر تعجب کئی ہمنے کہ پوچہتا ہی حضرت کو اور تصدیق بہی آپہی
کرتا ہی پہر کہا اسنے بتلاؤ مجہی ایمان کی حقیقت فقط فرمائی حضرت نے
ایمان یہہ ہی کہ یقین کرے تو اللہ پر اور اسکے فرشتون پر اور اسکے
کتابون پر اور پچہلی دن پر اور یقین کرے تقدیر پر اسکے بہلائی اور
برائی کے سات **ف** یعنے حق تعالے نے ہر چیز کو نیک ہو یا بد ہو
روز ازل مین جانا اور تقدیر کیا جو کچہ کہ عالم مین ہوتا ہی اوسیکے قضا اور
ارادے سے ہوتا ہی باوجود اسکے بندون کو امر اور نہی فرمایا اور
انکو فعل اور کسب مین دخل دیا ہی اور ثواب اور عقاب کو اسپر مرتب
فرمایا ہی اور حقیقت مین ثواب اسکے فضل سے ہی اور عقاب اسی کے
عدل سی ہی اور درست ہونا اسباب کا اسیکی تقدیر سے ہی فقط کہا
سچ فرمائی آپ نے پوچہا بتلاؤ مجہی احسان کی حقیقت فرمائی حضرت نے
احسان یہہ ہی کہ بندگی کرے تو اللہ کی اسطرح کہ دیکہتا ہی تو اوسکو
سو اگر ایسا نہین ہو سکتا ہی تو تو یون جان کہ دیکہتا ہی وہ تجہے فقط **ف**
یعنے احسان کہتے ہین نیکی کرنیکو اور اپنے عمل کو نیک کرنا تو نیکی ہو جو

اپنے نفس پر جیسا کہ عبادت مین دل لگاتا ہی فقط پوچھا کہ خبر دو مجھے قیامت کی
فرمائی حضرت نے جس سے پوچھتے ہین سو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہین
جانتا ہی فقط پوچھا بتلاؤ مجھے قیامت کی نشانیان فقط فرمائی حضرت نے
یہہ کہ جنینگی لونڈی اپنے مالک کو یعنے لوگ لونڈیون سے صحبت کرینگے
اور ان سے اولاد ہوگی تو وہ باپ کے نسبت سے اپنی مان پر مالک کا حکم رکھیگا
فقط اور دیکھیگا تو ننگے پاؤن والونکو مفلسونکو بکریان چرانے والونکو بڑائی
کرتے آپس مین عمارات کے بنانے مین فقط کہی راوی نے پھر چلا گیا وہ
اور بیٹھا رہا مین نے پھر فرمائی مجھے حضرت صلعم نے ای عمر کیا جانتا ہی تو کون
تھا یہہ سایل کہا مین نے اللہ اور رسول اسکا خوب جانتا ہو فرمائی حضرت نے
کہ وہ جبرئیل تھا آیا تمہارے پاس کہ سکھا دے تمکو تمہارا دین فقط آپ جاننا چاہیئے کہ نام
اس حدیث کا حدیث جامع ہی بموجب اس حدیث کے ایمان کی چھہ اصل ہین اصل
اول ایمان لانا حق تعالی پر اور پہچاننا اسکا ہی اصل دویم ایمان لانا ہی فرشتونپر
کہ حق تعالی نے فرشتونکو پیدا کیا ہی سو فرشتے بندے حق تعالی کے ہین اور گناہ سے بچے ہوے
ہین اور پاک ہین اور آزاد ہین مرد پنے سے اور عورت پنے سے اور بے غرض ہین کھانے
پینے سے اور بعضے انکو اوٹھانے والے عرش کے اور بعضے لانے والے وحی کے اور ہر ایک
کام پر مقرر ہین سو انمین خطا نہین کرتے اور اپنی خدمت مین ہمیشہ سرگرم رہتے ہین
اور فرشتے اور نبیا شرف مخلوقات کے اور مقرب درگاہ الہی کے ہین اور

حق تعالی کے ذات اور صفات پر ایمان رکھتے ہین لاکن کنہہ ذات مین حق تعالے
کی ادراک سے عاجز ہین مانند مسلمانون کے اور ہمیشہ حق تعالی کی عبادت
مین اور تسبیح مین اور ذکر مین غرق رہتے ہین اور بعضے لوگ جو انکو پوجا کرتے
ہین اور خدا کے سات نسبت دیتے ہین سو وہ لوگ کافر ہین ایسا اعتقاد سچا ہے
اصل سوم ایمان لانا اللہ کی کتابون پر کہ جتنی کتابان حق تعالی نے بھیجی ہین
سو سب حق ہین جیسا کہ توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان شریف اور صحیفے
جو حق تعالی نے ہر ایک کے مانند ہین ہر ایک پیغمبر پر نازل کئے ہین سب کے سب
سچ ہین لاکن انکی گنتی تعداد مقرر کیا چاہئے کہ وہ بات منع ہے **اصل چہارم**
ایمان لانا خدا کے انبیاؤن پر اور رسولون پر کہ جتنے نبی اور رسول حق تعالی نے
بھیجے ہین سو سب برحق ہین اور سچے ہین اور سب چھوٹے بڑے گناہون سے
پاک ہین اور جو کچھ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہین وہ سب باتون پر
ایمان لانا چاہئے **اصل پنجم** ایمان لانا ان باتون پر کہ قران شریف سے اور حدیث شریف سے
ثابت ہوئی ہین جیسا کہ مرنا اور قبر مین جانا اور قبر مین دو فرشتے جنکا نام منکر
ونکیر ہے آتے ہین اور میت کو اٹھاتے ہین اور میت مین جان آتی ہے اور پوچھتے
ہین کہ تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اور وہ شخص کون تھا جو تم مین آیا تھا
غرض ایسی باتان پوچھتے ہین جو مسلمان مومن پکا نیک عمل والا ہے وہ خدا کی
مدد سے جواب اچھا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ رب میرا خدا ہے اور دین میرا اسلام ہے

وہ شخص آیا تھا سو خدا کا بندہ اور بھیجا ہوا اسکا تھا اور کہتا ہی اشھد ان
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ

تب پوچھتے ہین کہ یہہ بات کہانسی معلوم کیا وہ کہتا ہی کہ مین نے قرآن پڑھا اور قرآن سے معلوم کیا پھر
بموجب حکم خداوند تعالی کے قبر مین اسکی وسعت اور نعمتان جنت کی قیامت تک موجود رہتی ہین اور
اور کافر فرشتون سے گھبرا کر کہتا ہی کہ مین نہین جانتا ہون پھر خداوند تعالے کے حکم سے قبر مین اسکے
عذاب دوزخکی قیامت تک موجود رہتے ہین اور دن قیامت کا حق ہی اور صور پھونکی جانا واسطے مارنے خلایق کے
اور واسطے جلانے انکی حق ہی اور پھٹنا آسمانونکا اور گرنا ستارونکا اور اوڑنا پہاڑونکا اور اٹھنا زمین کا پھونکنے سے
صور کے حق ہی اور نکلنا مردونکا قبر سے اور پھر پیدا ہونا تمام عالم کا بعد فنا ہوجانے کے دوسری بار صور پھونکنے
سے اور حساب اعمالونکا روز قیامت مین اور گواہی دینا اعضا بدنکا اور تولے جانا اعمالونکا بیچ ترازو کے حق ہی اور گذرنا
پل صراط سے جو دوزخکی اوپر ہوگی کہ بال سے باریک اور تلوار سے تیز تر ہی حق ہی اور بعضے جلد گذرینگی اور بعضی کٹکر
دوزخمین گرینگی اور خدا کے حکم سے شفاعت کرنا انبیا کا اور اولیا کا اور مومنین کا حق ہی اور حوض کوثر حق ہی جسکا پانی
دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیرین ہی اور اگر خدا چاہی تو گناہ کبیرہ کو بغیر
توبہ کے بخشدے اور گناہ صغیرہ پر عذاب کرے لاکن جو کوئی اخلاص دل کے سات
توبہ کرے تو موافق وعدہ الٰہی کے گناہ اسکے بخشی جاتی ہین اور کفار مشرکین
ہمیشہ دوزخ مین رہنے والے ہین اور مسلمانان گنہگار اگرچہ دوزخمین جاوینگے پھر
خدا تعالے انکو بہشت مین لیجاویگا اور سب مسلمانان ہمیشہ بہشت مین رہینگے اور
مسلمان گناہ کبیرہ سے کافر نہین ہوتا اور اسکا ایمان نہین جاتا ہی اور دوزخ کے

عذاب اور بہشت کی طرح طرح کی نعمتان جو قرآن و حدیث سے ثابت ہین سو حق ہین اور دیدار حقتعالے جیساکہ سزاوار ہے بی کیفت و بی جہت و بی مثال حق ہی اور باقی جو کچھ قرآن و حدیث مین ہی سو سب حق ہی ان پر یقین لاویگا تو مومن ہوگا اور اسکے موافق عمل کریگا تو مسلمان متقی ہوگا جسکے میراث خداے جنت فردوس ہی

اصل ششم ایمان لانا ہی اللہ کی تقدیر پر اسکے بھلائی اور برائی کے سات یعنی حق تعالے نے ہر چیز کو نیک ہو یا بد ہو روز ازل مین جانا اور مقرر فرمایا جو عالم مین ہوتا ہے اسکی قضا و قدر سے اور ارادے سے ہوتا ہی باوجود اسکے بندون کو فعل اور کسب مین دخل دیا ہی اور ایمان اور اعمال صالح پر حکم فرمایا ہی اور کفر اور معصیت سے منع فرمایا ہے اور ثواب اور عقاب کو نیکی اور بدی پر مرتب فرمایا ہی اگرچہ ثواب اسکی فضل سے ہی اور عقاب اسکی عدل سے ہی اور درست ہونا اسباب کا اسکی تقدیر سے ہی با کہ حکم سے حق تعالی کی نیکی مین کوشش کرنا اور بدی سے بچنا فرض ہی اور ایمان اور عبادت کو تقدیر پر موقوف رکھکر ترک کر دینا گمراہی کا سبب ہی اور تقدیر سے منکر ہوکر بندے کو اپنے کام کا خالق جان کر اپنی عمل کا بھروسا کرنا گمراہی ہی یہہ دونو فرقونکو جبریہ اور قدریہ کہتی ہین یہہ دونو مذہب سے کنارہ ہوکر تقدیر پر اعتقاد رکھنا لاکن نیک عمل مین کوشش کرنا یہہ طریقہ اسلام کا ہی فقط اور بموجب حدیث کی اسلام کے پانچ رکن ہین اول رکن اسلام کا کلمہ اور صفت ایمان کی کلمات پڑھنا ہی اور انکے معنون پر دل سے ایسا یقین لانا کہ کچہ شک اور شبہہ نرہے

اور کلمے پانچ ہین اول کلمہ کو کلمہ طیبہ بولتے ہین وہ یہہ ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور معنی اسکے یہہ ہین کہ نہین کوئی لایق بندگی کرنے
کے سوای اللہ کے اور محمد بھیجے ہوے اللہ کے ہین فقط دوسرا کلمہ شہادت
ہے کہ بولے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
یعنے گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی لایق بندگی کرنے کے سوای
اللہ کے اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بندے اسکے اور بھیجے ہوے اسکے ہین فقط تیسرا کلمہ تمجید ہے
کہ کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ یعنے پاک ہے
اللہ تعالے تمام عیبون سے اور نقصانون سے اور تمام سرائی کے باتان واسطے
اللہ کے ہے سزاوار ہین اور نہین کوئی لایق بندگی کے سوا اللہ کے اور اللہ
بہت بڑا ہے اسکا کمال تمام خلایق کے پہچانت مین آنے سے اور نہین مجکو طاقت
کسی دشمن پر غالب آنے کی اور نہین مجکو قوت کسی دشمن سے کنارہ ہونے
کے سوای مدد اللہ کے کہ وہ بہت بزرگی اور بلندی والا ہے فقط چوتھا کلمہ
توحید ہے ایسا کہ بولے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
یعنے کہ نہین کوئی لایق بندگی کرنے کے سوای اللہ کے کہ وہ ایک ہے کوئی

اسکا شریک نہین ہی اسیکا ملک ہی اور اسیکو تعریف سزاوار ہی زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ایسا
زندہ ہی کہ نہین مرتا ہی اسکی ہاتھہ مین نعمتان ہین اور وہ تمام چیزون پر قدرت رکھتا ہی فقط پانچوان
کلمہ رد کفر ہی کہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ
بِہٖ وَمَا لَا اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَرَجَعْتُ وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنے اے اللہ مین تجھسے پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ شریک کرون
ساتھہ تیرے کسی چیز کو جانکر اور ناجان کر توبہ کرتا ہون مین اس کام سے اور پھر گیا مین اس کام سے
اور مسلمان ہوا مین اور بولتا ہون مین کہ نہین کوئی لایق بندگی کرنیکے سوائے اللہ کے اور محمد بھیجے ہوئے اسکے
ہین فقط لیکن صفت ایمان کی دو کلمے ہین ایک مجمل دوسرا مفصل مجمل یہہ ہی کہ کہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ
کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ یعنے ایمان لایا مین ساتھہ اللہ کے جیسا
کہ اللہ ساتھہ اپنے نامون کے اور ساتھہ اپنی صفاتون کے ہی اور قبول کیا مین تمام حکم اسکے صفت دوسرا
ایمان مفصل یہ ہی کہ کہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ
خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ یعنے ایمان لایا مین ساتھہ
اللہ کے اور ساتھہ کتابان اسکے اور ساتھہ رسولان اسکے اور ساتھہ دن قیامت کے اور تحقیق کہ تقدیر نیکی کی
اور بدی کی اللہ کی جانب سے ہی اور اوٹھنا بعد مرنے کے برحق ہی فقط دوسرا رکن اسلام کا ادا کرنے
نماز کا ہی ساتھہ وقتونکی حفاظت کے ساتھہ اول وقت مین ساتھہ کامل طہارت کے اور ساتھہ کامل وضو کے اور
ساتھہ جماعت کے اور ساتھہ تعدیل ارکان کے یعنے رکوع اور سجدہ مین توقف کرنا اور تمام آداب نماز کے
بجالانا اور ساتھہ کمال حضوری دل کے اور ساتھہ نہایت عاجزی سے کے ادا کرنا اور دل کو نماز کی

نفلون کے مشغولون مین اور اللہ کی یاد مین مشغول رکھنا اور سواے اللہ کے باقی
سب چیزونکو بھول جانا سبب قبول ہونے نماز کا ہی اور سبب بخشش پانے گناہ کا ہونا
اور بلند مرتبے ملنے کا ہی اگر یہہ آداب ادا نہون تو خوف ہی کہ نماز قبول نہو اور قیامت
مین فضیحت ہو فرمائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پانچ نمازین ہین کہ حقتعالی
نے اپنے بندون پر فرض کیا ہی جو کوئی طہارت مین احتیاط کرے اور نمازون کو
اول وقت مین ادا کرے اور رکوع اور سجود تمام کرے اور بیچارگی اور شکستگی اپنی حضرت
باریتعالی مین ظاہر کرے تو حق تعالی اسکی بندگی کو سبب مغفرت کا کرتا ہی اور جو
کوئی رعایت ان باتون کی نکرے تو اسکے واسطے کوئی وسیلہ مغفرت کا نہین ہی
حق تعالی اگر اپنے فضل سے بخشا تو بخشا یا اپنے عدل سے عذاب کیا تو کیا تیسرا
رکن دین کا روزہ رکھنا ہی ماہ رمضان کے تمام مہینے کا حق تعالی فرمایا ہی کہ ہر ایک
عبادت اور نیک کام کے واسطے ایک اجر مقرر فرمایا ہون اور روزہ رکھنے کی اجر مین
مین خود آپ ہون اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے کہ روزہ ڈھال ہی
بچانے کو آگ سے فقط اور روزہ کے فضائل بے حساب ہین کچھہ تھوڑے
فضایل اوسکے مقام پر ذکر ہونگے چوتھا رکن دین کا زکوۃ دینا ہی
مال کی زکوۃ کے فضایل قرآن شریف مین اور حدیث شریف مین بیحد ہین
ازانجملہ حق تعالی نے جنت فردوس کو مومن نمازی مستحق زکوۃ دینے
والے کو میراث مقرر فرمایا ہی پانچوان رکن دین کا حج کرنا ہی اللہ کے گھر کا

جو فضایل حج کے آیات اور احادیث مین ہین سو ظاہر ہین از انجملہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے کہ حج کرنے والے کے تمام
گناہ معاف ہوتے ہین اور جو شخص کہ باوجود قدرت رکھنے کے حج نہ کیا
اور مرگیا تو وہ یہودی کے یا نصاری کے ملت مین اوٹھے گا یعنے کافر ہوکے
اوٹھیگا فقط لاکن جبکہ خرچ جانے آنے کا اور سواری کا اور راہ کی امن کا اور
تندرستی میسر ہو تب حج فرض ہوتا ہی اور سوا اون حدیث سابقہ یعنے حدیث جبرئیل
کے احسان اسکو کہتے ہین کہ مسلمان بیچ عبادت کے ایسا یقین کرے
گویا کہ حق تعالی کو دیکھتا ہی اگر ایسا یقین نہوسکے تو ایسا یقین کرے کہ حق تعالی
اسکے ظاہر و باطن کو دیکھہ رہا ہی اور نہایت خوف اور عاجزی سے دلکو حاضر
رکھہ کر نماز کے تمام ارکان اور آداب کو پورا ادا کرے اور معنے ہر ایک
الفاظ قرارت الحمد اور سورے کے اور معنے ذکر رکوع اور سجود اور تشہد
کے معلوم کرکے دل مین لایا کرے اور دل مین سوائے ان باتون کے
دوسری بات کا خیال آنے نہ دیوے اور جو سعادتمند کہ احسان کی صفت
مین کمال رکھتے ہین سو وہ جانتے ہین کہ حق تعالی فرمایا ہی کہ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا
كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ یعنے کہ مین تمھارے ساتھہ ہون سب
حال مین اور جو کچھہ کرتے ہو دیکھتا ہون فقط اس آیت پر یقین لاکر حق تعالی
کو ہر وقت حاضر اور ظاہر اور باطن کو دیکھنے والا جان کر تمام بیہودہ باتون

سے اپنی زبان کو اور برے کاموں سے ہاتھہ پاؤن کو اور برے خیالوں سے
دلکو بچاتے ہین اور حق تعالی جو فرمایا ہی کہ تم مجھے یاد کرو کہ مین تم کو یاد کرونگا فقط
اس پر یقین لاکر رات دن حق تعالی کا ذکر زبان سے اور دل سے جاری
رکھتے ہین اور تمام مخلوقات کو دیکھہ کر خالق کی قدرت پر یقین لاتے ہین اور
تمام چیزون کو فانی اور حق تعالی کو باقی جانکر سواے اللہ کی محبت کے اور اسکی
یاد کے کسی چیز کی محبت اور کسی بات کا خطرہ دل مین آنے نہین دیتے ہین
اور بزرگون نے فرمائے ہین کہ احسان کی صفت والے تین کام پر عمل رکھتے ہین اول
خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے پر اور قیامت کے آنے پر
ایسا یقین رکھتے ہین کہ جسمین شک شبہہ کو مجال نرہے دوم شریعت اور عبادت
پر ایسے مستقیم رہتے کہ باوجود کم طاقت کے کوئی سنت کو ہرگز ترک نہین کرتے اور کوئی
بدعت کے نزدیک نہین جاتے سوم حقتعالی کو حاضر و ناظر جانکر ساتھہ نہایت خوف
اور عاجزی کے اور ساتھہ کمال عشق و محبت کے شب و روز یاد الہی مین دلکو
ایسا حاضر رکھتے کہ کبھی ایک لمحہ غافل نہین رہتے اور اپنی جان اور مال کو
خدا کی راہ مین فدا کر کے حق تعالی کی رضا اور معرفت اور محبت حاصل کرتے
ہین سابق یہہ صفت مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آل و
اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین کمالات رکھتے تھے اس زمانے مین خاصان خدا
اور اکثر بزرگان کامل طریقت کے خصوصاً بزرگان خاندان عالیہ نقشبندیہ کے

حضرت پیر مرشد بادی شریعت و طریقت و حقیقت جناب مسکین شاہ صاحب ادام
اللہ ظلہ و فداہ قلبی و روحی یہی طریقہ رکھتے ہین اور طالبان حق کو اس طریقہ کی تعلیم
و تکمیل فرماتے ہین حق تعالی تمام مسلمانونکو اسکی توفیق عطا فرماوے آمین یارب
العالمین اور جاننا چاہیئے کہ بموجب حدیث سابق کے ایمان کے چھہ اصل ہین ان سب
اصلونمین عمدہ زیادہ معرفت خالق کی ہی کہ برابر اسکے کوئی نعمت نہین ہی اور
بغیر اسکے نجات محال ہی اور حق تعالی نے یہی معرفت ظاہر ہونے کے لیے دو جہانکو
پیدا کیا ہی جو شخص یہہ معرفت حاصل کرتا ہی اسکو دونو جہان کی تمام نعمتان اور بلند
مرتبے حاصل ہوتے ہین اور سوای اسکے حق تعالے اپنے نزدیک سے ایسی بڑے
نعمتان عطا فرماتا ہی کہ سوا خاصان خدا کے دوسرونکو معلوم نہین ہین اور یہہ معرفت
مانند ایک دریا کے ہی کہ جسکا کنارہ کسیکو معلوم نہووے جیسا کہ حقتعالی قرآن مجید
مین فرمایا ہی کہ نہین پہچانے حق تعالے کو مرتبے کو اسکے حق سے اور فرمایا ہی کہ اگر
سات دریا سیاہی ہووے اور تمام درخت قلم ہووین تو بھی حق تعالے کی معرفت
کے کلمات تمام نہین ہووینگے فقط اور تمام ملایک اور انبیا اولیا اور علما جنات
اور انسان کی معرفتان حق تعالے کے حاصل کیئے ہین سو یہہ تمام معرفتان برابر
ایک قطرہ کے نہین ہین بنسبت مین دریا کے لاکن اس دریا سے ہر ایک اکابر انبیا
اور اولیا کے واسطے پیالی خاص ہین موافق مرتبے انکے اور موافق پاک ہونے نفس کے
اور صاف ہونے دل کے اور روشن ہونے روح کے اور پیالہ خزانے کے خزانوشئ

اسرار الٰہی کی اطلاع دیتی ہین لاکن چاہتا ہے اس خزانکا اوپر تا قفلون سکے ظاہر کرتا
نہین ہوتا اور جو بوجھا کہ آسمان اور زمین نہین اٹھا سکے سو طالبان دنیا کی مردا
کی نہین اٹھا سکتی لاکن واسطے صحیح کرنے ایمان کے جو معرفت بہت ضرورت سو ایسا
ہی کہ جانا چاہئے کہ پروردگار عالم کا ایک ہی اسکو شریک نہین ہی اور غیر نہین اسکو
مثل نہین اور صمد ہی اسکو ضد نہین اور قدیم ہی اسکے اول نہین اور تقدیم ہی اسکو
آخر نہین ہی اور ازلی ہی کہ اسکے اولیت کی ابتدا نہین ہی اور ابدی ہی کہ اسکو نہایت نہین
ہی اور ظاہر ہی کہ اسکے ظہور کی [illegible] نہایت نہین ہی اور ایسا باطن ہی کہ اسکے
اسرار باطن پر کسی مخلوق کو اطلاع نہین ہی اور حیات والا ہی حیات دونو جہانکی
اسکی رحمت کے دریا کا ایک قطرہ ہی اور ایسا جاننے والا ہی کہ علم دونو جہان کے
مخلوقات کا اسکے علم کے دایرہ کا ایک نقطہ ہی اور ایسا ارادہ والا ہی کہ مرادان
دونو جہان کے خلایق کے اسکی ارادہ سے برآوین اور ایسا قدرت والا ہی کہ تمام
چیزان اسکی قدرت کے ہاتھ مین ہین اور ایسا سننے والا ہی کہ دو جہان کے مخلوقات
کے باتان اور دلون کی خطرے سن لیتا ہی اور ایسا دیکھنے والا ہی کہ حرکت چیونٹی کی
بیچ رات کے تحت سراین دیکھتا ہی اور ایسا بات کرنیوالا ہی کہ دونو جہان کی خلایق کو
اوسکا حکم بجالانا فرض ہی اور ایسا لطیف ہی کہ مبرا ہی ذات پاک اسکے جسم و
جوہر و عرض و صورت سے اور کیفیت اور کمیت اور چون و چگون سے اور مثل

رہا تست سے اور زمان و مکان و استقرار و حلول سے اور قرب و بعد و تغیر و حدثان و
تحوّل و زوال و خروج و انتقال سے اور جسم علتہ سی غرض تمام نقص کے صفتون سے
پاک اور جدا ہے اور اسکی قدرت نے عرش اعظم کو اور تمام آسمانون کو اور زمینون کو اٹھا
رکھا ہے اور اسکی بلندی کے سامنے عرش اعظم کی بلندی اور تحت الثری کی پستی
دونو برابر ہین اور عرش سے تحت الثری تک کوئی چیز اسکی علم سی باہر نہین ہی بلکہ ذرّے
ہوا کے اور قطرے دریا کے اور پتے پہاڑون کے اور پتے جنگل کے اور بال جانورون کے
اور سوا اسکے تمام چیزان اسکو علم مین ظاہر ہین اور ذات پاک اسکی ساتھہ اپنے
جمال اور جلال کی اور بزرگی اور بلندی کے ساتھہ بندے کے بہت نزدیک ہی
اور ایسا نزدیک ہے کہ بندی کے بدن کو جان سی زیادہ نزدیک ہی اور دل کو خیالون
سی زیادہ نزدیک ہی اور اسکو آنکھہ انکو بینائی سے زیادہ نزدیک ہی اور اسکے کانون
شنوائی سی اور زبان کو گویائی سے زیادہ نزدیک ہی وہ نزدیکی ایسی ہی جو سزاوار
ہے اسکے صفات پاک کی واسطے وہ نزدیکی اہل دنیا کی فہم مین نہین آتی ہی اور
ذات پاک اسکے ساتھہ بلندی اور جمال کی اور بزرگی اور کمال کی ہمیشہ سی ہی اور
ہمیشہ رہیگی اور بزرگی اور جمال اسکے ذات پاک کا ظاہر نہین ہوتا مگر بیچ نور اسکی
صفات کے اور حاصل کرنا اسکے نزدیکی اور معرفت کو اور مشاہدہ کرنا اسکے تجلی کو
محال ہی سوای اسکو رحمت اور ہدایت کی اگر چاہی تو ایک حقیر بندی کو معرفت سے
سرفراز کرے اور اگر نہین تو آسمان اور زمین اٹھانے سے بار معرفت اسکی جلنے ہین

اور تمام عالم مین جو کچھ طرح طرح کی بلائین اور عذاب جاری ہین سو تمام اسکی
عدل کے سبب سی ہین اور جو کچھ طرح طرح کی راحتان اور عیش اور نیک بختیان اور
اور عزتان اور دولتان جاری ہین سو تمام اسکی عنایت سے ہین اور جو کچھ کہ سابق
مین تھا اور اس حالمین ہی اور آگی ہوگا سو سب اسیکی حکم سے ہی کفر اور ایمان اور نفع
اور نقصان اور راحت اور مشقت اور طاعت اور معصیت اور دولت اور فلاکت اسکے
حکم اور ارادی سے ہین غرض کوئی چیز اسکے حکم سے باہر نہین ہی اور اسکے خواہش
کسی سے زور نہین ہوتی اور اسکا حکم کسے سے نہین ٹلتا ہی تمام چیز دنکو جانتا ہی اپنے
علم کی صفت ستی اور سنتا ہی اپنی سماعت کی صفت سے بغیر کانون کے اور دیکھتا ہی
اپنی بصارت کی صفت سے بغیر آنکھونکی اور بولتا ہی اپنی کلام کی صفت سے بغیر
زبان کے اور دوری اور نزدیکی اور تاریکی اور روشنائی اسکے نزدیک برابر ہی
اور جو کچھ کہ بندون پر اعلام فرمایا ہی اپنے کتابون مین اخبار غیب کی اور وعدی
اور وعید اور حق اور باطل اور حرام اور حلال اور امر اور نہی سے سو سب برحق ہین
اور تمام کتابان کہ انبیاؤن کے ساتھہ بھیجا ہی سو سب برحق ہین سب کلام اسیکا ہی
اور کلام اسکا صفت اسکی ہی اور صفات اسکی تمام قدیم ہین اور کلام کو اس کے
اواز اور حرف نہین ہی لاکن جو کچھ کہ مصحفون پر لکھا گیا ہی اور زبانون پر جاری
کیا گیا ہی اور دلونمین حفظ کیا گیا ہی اور قراءت اور کتابت اور حفظ ہی سو وہ مخلوق
ہی اور مکتوب اور مقرو اور محفوظ اسکا غیر مخلوق ہی اور اس دنیا کو جاسے

اتہونے کے واسطے مسافران عالم آخرت کے اور طالبان سعادت کے بنائی ہین اور
ہر کسی کو اس منزل مین ایک مدت حیات کے مقرر فرمائی ہین واسطے اسکے تاکہ
کہ یہہ دنیا کہیتی آخرت کی ہے ایام حیات کو غنیمت جان کر تخم ایمان اور اعمال نیک بوکر
توشہ راہ آخرت کا حاصل کرین اور بغیر توشہ اور سواری اور ہمراہیون کے
قصد صحرای قیامت کا نکرین اور یقین جانین کہ جو کچہہ حقتعالے زبان سے پیغمبرونکے
خلق مین بہیجا ہے بندون کے حیات کی مدت اور وقت اجل کا اور روزی قسمت
کی اور عذاب قبر کا اور رویت حقتعالی کی بیچ بہشت کے اور درجات بہشت کے اور درکات
دوزخکی شفاعت کرنا پیغمبرونکا اور اولیاؤن کا اور مومنونکا پر وانگی سے حقتعالے
کی سب حق ہے اور ایمان لانا سب باتون پر واجب ہے اور بہتر سب خلق سے
پیغمبران ہین اور افضل نبیون سے رسولان ہین اور افضل رسولون سے
اولو العزم ہین اور وہ پانچ ہین نوح نبی اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسی
کلیم اللہ اور عیسی روح اللہ اور محمد رسول اللہ صلوات اللہ علیہم اجمعین اور
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید اور سردار سب انبیا اور رسولون کے ہین کہ
درجہ نبوت کا ساتھہ وجود مبارک آپکی کمال کو پہونچا اور کوئی درجہ باقی نرہا
اسواسطے ختم نبوت کا آپ پر ہوا اور بزرگی کا ختم آپ کی آل اور اصحاب اور تابعین
پر ہوا صلوات اور سلام حقتعالے کا اوپر آپ کے اور آل اور خلفای راشدین
اور اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین آپکے ہمیشہ تک ہے ہی طالب حق کو

لازم ہی کہ حقتعالے کی قدرت کاملہ مین شب و روز نظر اور اندیشہ کرتا ہی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات مین شب و روز نظر کرتا ہی

تاکہ ایمان کامل ہووے ۔

باب دوم

بیان مین علامات نفاق کی اور بڑے گناہون کی اور وسوسون کی اور عذاب قبر کے واسطے پرہیز کرنے کے ان سے اور فضیلت مین عمل کرنے کی اوپر کتاب اللہ کی اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور حاصل کرنے علم کی بلا ہوا ہی اوپر چھہ فصلون کے **فصل اول** بیان مین علامات نفاق کے

انتباہ جاننا چاہئے کہ نفاق وہ صفت ہی کہ آدمی ظاہر مین اپنے کو مسلمان بناکر دکھاوے یعنی مسلمانون کے وایسا روپہ رکھے اور دل مین ایمان نرکھے یعنے خدا اور رسول صلعم کے فرمانے پر یقین نرکھے اس شخص کو منافق بولتے ہین اسکا مرتبہ کافرون سے بدتر ہی اسکو آخرت مین بڑا عذاب ہی حقتعالے اس صفت سی اپنی پناہ مین رکھے مسلمانونکو لازم ہی کہ خدا اور رسول صلعم کے فرمانے اور روز قیامت پر یقین کامل رکھین اور دل مین شک ہرگز نرکھین اور اپنی کو عذاب دایمی سے دوزخ کی بچاوین کہ فرمایا حقتعالے نے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ۝ الی اخرہ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝ یعنے بعضی آدمی ہین جو

وہ ہیں جو بولتے ہیں کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور ساتھ دن قیامت کے اور وہ ایمان
لائے ہیں اپنے گمان میں فریب دیتے ہیں اللہ کو اور مومنونکو اور فریب نہیں دیتے ہیں
مگر اپنے ہی نفس کو اور نہیں جانتے ہیں فقط یعنے نہیں جانتے کہ اس کام میں اپنا ہی
نقصان ہے آپ ہی دوزخ میں جاوینگے خدا کو اور مومنونکو انکی کافر ہونے سے کچھ نقصان
نہیں پہونچتا ہے اور فرمایا حق تعالے نے إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ
مِنَ النَّارِ یعنے منافق سب سے نیچے کے درجے میں ہیں آگ کے اور ہرگز نپاوے گا تو انکے
واسطے کوئی مددگار فقط یعنے منافقین کو سب سے زیادہ عذاب ہوگا اور کوئی
انکی شفاعت نکریگا فقط اور روایت ہے مشکات شریف میں کہ فرمائی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار چیزیں ہیں وہ ہوا منافق ہے اور وہ شخص کہ ہووے
اسمیں ایک خصلت نفاق سے سو وہ بھی منافق ہے جب تک کہ چھوڑ دے اسے
جب کہ امانت رکھی تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ کہے اور جب قول
قرار کرے تو توڑ ڈالے اور جب جھگڑا کرے تو گالیاں دیوے فقط حقتعالے تمام
مسلمانونکو نفاق سے اور کفر اور گناہ سے اور عذاب آخرت سے اپنی حفظ و امان میں
رکھے آمین یا رب العالمین **فصل دویم بیان میں گناہ کبیرہ کے اور خوف الہی**
کی اور نصیحت واسطے طاعت اور توبہ کرنے کے فرمایا حقتعالے نے وَمَن يَظْلِم
مِّنكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا یعنے جو کوئی گناہ کرے تم میں سے چکھاوینگے ہم
اسکو عذاب بڑا فقط اور فرمایا حق تعالے فَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ... تُكَذِّبُونَ

یعنے جو لوگ نافرمانی کیو سو انکا گھر آگ ہی جب چاہین کہ نکل پڑین اسمین سے تب الٹی جا وینگی اوسمین اور کہین گے انکو چکھو آگ کا عذاب جسکو تم جھوٹا جانتے تھے اور فرمایا اِن تَجْتَنِبُوا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا یعنے اگر تم بچوگے بڑے گناہون سے جو تمکو منع کئے ہین تو ہم معاف کرینگے تم سے تقصیرین تمہارے اور داخل کرینگے تمکو عزت کے مقام مین یعنے بہشت مین اور فرمایا يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْآ اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا الی اخرہ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنے اے ایمان والو توبہ کرو اللہ کی طرف صاف دل سے شاید کہ تمہارا رب معاف کرے تمہاری برائیان اور داخل کرے تمکو باغون مین جنکے نیچے بہتی ہین نہرین اس دن جو آزردہ نہین کریگا اللہ رسول کو اور ایمان والون کو دوڑیگا نور انکا آگے انکے اور سیدھی جانب انکی کہین گے ای رب ہمارے پورا کرو واسطے ہمارے نور کو ہمارے اور معاف کر ہمکو بیشک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی اور روایات ہین مشکات شریف مین کہ فرمائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حقتعالے ظالم کو فرصت دیتا ہی یہان تک کہ جب پکڑتا ہو اسکو تو پھر نہین چھوڑتا ہی اور فرمائی کہ نود پر نو سانپ کافر کے قبر مین اور گنہ گار مسلمان کی قبر مین ہوتے ہین اور انکو کاٹتے ہین اور اپنا زہر انمین سے پھونکتے ہین سو قیامت تک کہ اگر ایک سانپ انمین سے اپنا زہر زمین مین ڈالے تو زمین پر ہرگز سبزہ نہ اوگا اور فرمائے کہ دو زخ یا مصطفا

حق تعالی حضرت آدم علیہ السلام کو فرماویگا کہ اپنی اولاد مین سے حصہ دوزخ کا نکالو
تب وہ عرض کرینگے کہ یا الٰہی کتنے نکالون تب حق تعالی فرماویگا کہ ہر ایک ہزار شخص سے
نوسوا ورنود اور نو شخص کو حصہ دوزخ کا نکالو فقط یعنے ہر ایک ہزار شخص مین
سے ایک شخص حصہ بہشت کا ہی اور باقی تمام نوسو اور نود اور نو شخص حصہ
دوزخ کا ہی اور فرمائے کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہی اصحاب نے عرض
کی کہ مفلس ہم مین وہ ہی کہ جسکے پاس نہ درہم ہو اور نہ اسباب تب فرمائے
مفلس میری اُمت مین وہ ہی جو آوے قیامت کے دن نماز اور روزہ اور زکوۃ لیکر
حالانکہ اسنے کسی کو گالی دی ہی اور کسی کو عیب لگایا اور کسی کا مال کھایا ہی اور کسی کا
خون کیا ہی اور کسی کو مارا ہی سو دلایا جاویگا مظلوم کو اسکی نیکیون سے اور دوسرے
اسکی نیکیون سے پھر اگر تمام ہون اسکی نیکیان پہلے فیصلہ کرنے کے تو لیئے جاوینگے
گناہ ان مظلومون کے پھر ڈالے جاوینگے اس ظالم پر پھر ڈالا جاویگا آگ مین فقط
اور فرمائے جو چلا ظالم کے ساتھ کہ مدد کرے اوسکی حالانکہ جانتا ہی کہ وہ ظالم ہی
سو تحقیق نکل آیا اسلام سے فقط اور روایت ہی معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وصیت
فرمائے مجکو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس باتون کی فرمائے
کہ نہ شریک کر تو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اگرچہ مارا جاوے تو اور جلایا جاوے تو
اور نا فرمانی مت کر اپنے ماں باپکی اگرچہ حکم کرین تجکو کہ الگ ہوا اپنے گھر والون سے
اور اپنے مال سے اور نہ چھوڑ تو نماز فرض کو جانبوجھکر پھر تحقیق جسنے چھوڑا نماز فرض کو

جان بوجھکر تو بیشک نکل گیا اس سے ذمہ اللہ کا اور مت پی تو شراب سو بیشک وہ
سر ہے تمام بے شرمی کے کام ہونکا اور بچ تو گناہون سے کیونکہ بیشک گناہ کی سبب اُترتا ہے
غضب اللہ کا اور بچ تو بھاگنے سے کافرونکی لڑائی مین سے اگرچہ مرتے ہون لوگ اور
جسوقت کہ آدمیونکو پہونچے موت اور تو ہو درمیان تو ٹھہرا رہ اور خرچ کر اپنے زن
و فرزند پر موافق اپنے مقدور کے اور مت اُٹھا رکھہ ان سے لاٹھی ادب کی اور ڈرا انکو اللہ
کے مقدمے مین آور کتاب مین ذخیرۃ الملوک کے فرمائے ہین کہ جو گناہ پر قرآن شریف مین
منع آئی ہے اور جس کام کی مذمت حق تعالی نے فرمایا ہے سو وہ گناہ کبیرہ ہے اور بعضے
عالمون نے فرمائے ہین کہ جس گناہ کے واسطے شریعت مین حد مارنا مقرر فرمائے ہین
سو وہ گناہ کبیرہ ہے اور ایک بزرگ نے کبیرہ گناہونمین بائیس گناہ تک شمار کیے ہین
جیسا کہ شرک لانا خدا کی ذات مین اور ناامید ہونا خدا کی رحمت سے اور بے خوف ہونا خدا کی
مکر سے اور خدا کے غضب سے اور ستانا مان باپ کو اور قتل کرنا کسی کو ناحق اور کسی کو تہمت
زنا کی لگانا اور مال یتیم کا کھانا اور کافرون کے ساتھ لڑائی کرکے بھاگنا اور بیاج کھانا
اور جادو کرنا اور زنا کرنا اور جھوٹھہ سوگند کھانا اور کسی کی امانت مین خیانت کرنا اور
دغا بازی کرنا اور مال کی زکوۃ نہ دینا اور جھوٹی گواہی دینا اور برحق بات کی گواہی
چھپانا اور شراب اور نشہ پینا اور نماز نہ پڑھنا اور عہد اور پیمان کرکے توڑ ڈالنا اور قطع
رحم کرنا یعنے ناتے والون سے حق ناتے کا یعنے دوستی اور احسان ادا نکرنا اور چغلی کرنا
اور ان کبیرہ گناہونکے سوا اور بھی کبیرہ گناہ ہین لاکن بزرگون نے شمار کرکے

قطع نہین کیئے کہ لوگ خوف سے گناہ کبیرہ کی اور اوسکے عذاب کے گناہ صغیرہ سے بھی
بچین اور فرمائے ہین کہ گناہ صغیرہ جبکہ کوئی شخص جا نکر کرے یا بہت کرے
تو وہ بھی گناہ کبیرہ کا حکم رکھتا ہی اور ہر ایک گناہ صغیرہ اور کبیرہ مین غضب خدا کا
مخفی رہتا ہی دونون سے پرہیز کرنا لازم ہی فقط اور وہی کتاب مین یہہ روایات ہین
کہ حضرت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام خوف سے خدا کے دوزخ کے عذاب کے سبب سے ایسا
رویا کرتے تھے کہ آنسوون سے رخسار کٹ گئے تھے اور دانت اور استخوان نظر آتے تھے
جب حضرت زکریا پیغمبر سمجھاتے تھے تو کہتے کہ مین دوزخ کے خوف سے روتا ہون
اور دوزخ مین ایک جا سخت عذاب کی ہی اسکا نام غضبان ہی اسمین آتش کے
پہاڑ ہین کہ دور سے آدمیونکو اپنی طرف کھینچتے ہین مگر جو شخص کہ خدا کے خوف سے
رویا کرتا ہی اوسکو خدا بچاتا ہی آور روایت ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت رویا
کرتے تھے سبب سے اس خوف کے کہ تین بار تمام عمر مین کچھہ خطا ہوئی تھی سو حق تعالیٰ
اپنی مہربانی سے وحی بھیجا کہ دوست دوست سے ڈرتا نہین ہی تب حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے عرض کیئے کہ الٰہی جسوقت خطا کو یاد کرتا ہون تو تیری خداوندی کے
خوف سے تیری دوستی کا بھروسا بھول جاتا ہون آور روایت ہی کہ ایک بزرگ نے
خواب مین حضرت ابوبکر کتانی کو روتے ہوئے اور ایک قبر پر کھڑے ہوئے دیکھے سبب
اسکا پوچھے تب وہ فرمائے کہ قبرستان مین ہزار جنازون مین سے ایک جنازہ ایمان کے
ساتھہ آتا ہی اور باقی سب بے ایمان ہو کر آتے ہین فقط انتباہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی

کہ نہین پیدا کیا مین نے جنات اور انسان کو مگر واسطے بندگی کرنیکے اور بدلے مین
بندگی کی جنت فردوس کو میراث مقرر فرمایا ہی اور تمام نعمتان اور بلند مرتبے بندگی
کرنے والون کے واسطے مقرر ہین اور گناہ ایسی بری چیز ہی کہ خدا کی رحمت سے اور جنت
کی نعمتون سے اور بلند مرتبون سے محروم کرتا ہی اور اسکی حسرت کے غم مین رکھتا ہی اور
سوا حسرت کے غضب الٰہی مین اور عذاب قبر اور عذاب حشر اور دوزخ مین گرفتار
کرتا ہی جو عذابون کو انتہا نہین اور اسکی مدت کو آخر نہین ہی اور موت تو بیشک
آویگی اور عمل کا بدلا تو یقین ہی کہ ہوگا اسواسطے ہر ایک آدمی کو لازم ہی کہ غفلت کو
چھوڑے اور خدا کو حاضر اور ناظر جانے اور شرم کرے اور اپنے اعمال کے نامے کی فضیحت سے
اور عذاب سے ڈرے اور سب گناہون سے جلدی توبہ کرے اگر کوئی بزرگ دین کے
ہاتھ پر توبہ نصیب ہو تو بہتر ہی نہین تو بھی دیر نکرکے جلدی توبہ کرے اور حقدارون کا
حق ادا کرے بقدر مقدور اور جس جس پر کہ کچھ ظلم کیا ہووے اسکو بقدر مقدور
راضی کرے اور بخشا وے اور حق تعالی کریم ہی گناہ بندے کو جلد بخشتا ہی
جبکہ بندہ عاجزی کرے اور بخشش چاہے لاکن مخلوق سے گناہ بخشوانا چاہئے کہ انکے
گناہ انکے بخشنے سے بخشے جاتے ہین اگرچہ حق تعالی قادر ہی کہ چاہے تو مخلوق سے
بھی بخشوا تا ہی لاکن آپ بخشوانا بہتر ہی اگر کسی سے بہت بڑے گناہ ہوئے ہون
تو بھی لازم ہی کہ خدا کی رحمت سے ناامید نہووے کہ ناامیدی بہت بڑا گناہ ہی اور
کفر ہی حق تعالی نے فرمایا ہی قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِہِمْ

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا
اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ یعنے اے یارسول اللہ تم کہو میرے بندونکو جو بڑی
گناہ کئی ہین ناامید مت ہو اللہ کے رحمت سی تحقیق حق تعالے بخشیگا تمام گناہونکو
تحقیق کہ وہ بخشنی والا اور رحم کرنے والا ہی فقط اگرچہ کہ حقتعالے یہ ایت اپنی رحمت
سی فرمایا ہی کہ کوئی بندا امید نہو لاکن اسی مقام پر یہہ بھی فرمایا ہی وَاَنِيْبُوْا اِلٰی رَبِّكُمْ
وَاَسْلِمُوْا لَهٗ الی آخرہ یعنی نہ پشیمان ہو گناہون ہی اور پہرو اپنے رب کے
طرف اور فرمان برداری کرو اسکے پیشتر اس سے آوی تم پر عذاب پہر مدد نا ملی تمکو
فقط یعنے سوت آنی کے پہلے غفلات چہوڑکر توبہ کرکے تقوی اختیار کرو فقط اور
تقوی کی کیفیت اور ذکر خدا کی بزرگی ابتدا مین کتاب کے بیچ قصیدہ کی مفصل بیان
مذکور ہو چکا ہی اسکے مطابق عمل کرنے سے دو جہان کے بلند مرتبی حاصل ہوتے
یا الٰہی تمام مسلمانونکو اور اس حقیر کو یہہ نعمت عظمی نصیب کر بطفیل رحمت
للعالمین کے آمین یارب العالمین فصل تیسری بیان مین وسوسونکے
اور علاج انکو فرمایا حق تعالی نے قرآن مجید مین سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
النَّاسِ الی آخرہ یعنے تم کہو یارسول اللہ کہ مین پناہ مین آیا لوگون کی
رب کی لوگون کی بادشاہ کے لوگون کی پوجی ہوئی کی بدی سے اسکی جو
جہنکاری اور چہپ جاوی اور جو خیال ڈالتا ہی لوگون کے سینی مین جنات
مین سی اور آدمیون مین سی اور فرمائی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے کہ شیطان محتاجی سے ڈراتا ہی اور حق بات کو جھٹلاتا ہی اور بری کام
سکھلاتا ہے، اور فرشتہ خوش خبری دیتا ہی ساتھہ نیک کاموں کی اور تصدیق کروا تا ہی
حق باتوں کی اور نیک کاموں کے پھر جسنے اپنی دلمین فرشتے کا اثر پایا تو حمد کری
اللہ کی اور جسنے اپنے دلمین شیطان کا اثر پایا تو چاہئے کہ پناہ مانگی اللہ سے اور امام
غزالی رح فرمای کہ آدمی کے دلمین جتنی خطرات آتی ہین سو تمام خدا ئی تعالے کے
ہو طرف سے ہین لاکن اسمین چار قسم ہین اول وہ خطرا ہی جو خدا کیطرف سے دلمین
پیدا ہوتا ہی اسکو خاطر غیبی کہتے ہین دوسرا وہ خطرا کہ فرشتی کی نصیحت کرنے سی
دلمین پیدا ہوتا ہی اس فرشتی کو ملہم اور اس خطری کو الہام کہتے ہین یہہ دونو
طرح کے خطری اکثر نیک کام کے رغبت دلاتی ہین اور تیسرا خطرا وہ ہی کہ
موافق رغبت نفس کے ہوا در ہوس کی خواہش دلمین پیدا کرے اس خطرے کو
ہوائی نفسی کہتی ہین اور چوتھا خطرا وہ ہی کہ شیطان کے اغوا سی دلمین پیدا
ہوتا ہی اسکو وسوسہ کہتے ہین اور یہہ دو طرح کی اخیر کی جو نفسانی او شیطانی
خطری ہین سو اکثر برے کام کے رغبت دلاتے ہین اگر کوئی چاہی کہ نیک خطری
اور بد خطری کو پہچانے تو چاہی کہ تین طرح سے دیکھی اول یہہ کہ اگر وہ خطرا شریعت میں
اچھا کام ہی تو اسپر عمل کرے اگر برا کام ہی تو اسے دلسی دور کرے دوسرا یہہ کہ
اگر صالحین اس خطری کی موافق عمل کئی ہین تو اسپر عمل کری اگر اس سے پرہیز کری ہین تو
پرہیز کرے تیسرا یہہ کہ اگر اس خطرے کی موافق عمل کرنے مین نفس کو نفرت ہے

تو اسپر عمل کرے اور اگر نفس کو رغبت ہی تو اسپر عمل نکرے کہ وہ خطرہ نفسانی یا
یا شیطانی ہوگا اور جاننا چاہئے کہ شیطان آدمی کی عداوت کے لئے پیدا ہوا ہی
آدمی کو سوائی کفر مین اور گناہ مین گرفتار کرنیکے اور دوزخی بنانے کی خاموش
نہین رہتا ہی اسکو دفع کرنا بہت ضرور ہی اور وہ چند کامون سی مقہور ہوتا ہی اول
یہہ کہ ہر وقت اسکی ہاتھ سی خدا کی پناہ مانگتا ہی حقتعالے تجکو اسپر غالب کردیگا
دوسرا یہہ کہ اسکے کو کے برخلاف رات دن عمل کرتا ہی اور محنت اور ریاضت
اس کام مین بہت کرے کہ حقتعالی کے پاس بڑا اجر ہی جنت و دیدار خدا کی مقابلے مین دو دن کی
محنت کیا چیز ہی تیسرا یہہ کہ تو ہمیشہ خدا کے ذکر مین دلکو مشغول رکھہ تو شیطان
ضرور دلسے بھاگتا ہی چوتھا یہہ کہ تو ہرگز اسکے وسوسونکے طرف متوجہ نہو
کہ شیطان مانند بھونکنے کتے کے ہی کہ جب تک اسکے بھونکنے پر متوجہ ہی وہ بھونکتا ہی
جب تو خاموش ہووے وہ خاموش ہوتا ہی اور جبتک تو شیطان کے وسوسون
پر متوجہ ہوا کریگا تب تک وسوسی زیادہ کرتا رہیگا اور جب تو اسکے وسوسون پر
متوجہ نہوگا تو وہ خود بخود خاموش ہو جاویگا پانچوان یہہ کہ جب تو اسکی مکر
اور وسوسونکو پہچانیگا تب تجہہ پر جرأت نکر سکیگا چاہئے کہ تو اسکے مکر پہچانے
اور اس سی بچے اور ادہر متوجہ نہووے اور اسکے مکر اور وسوسی بہت ہین کہ شب
روز مانند تیرونکے دلپر پھینکتا ہی ازان جملہ اول یہہ ہی کہ مطلقا عبادت سے
باز رکھتا ہی اور غافل رکھتا ہی اگر کوئی کہی کہ تجکو توشۂ آخرت کا ضرور ہے تب

دوسرا حیلہ ایسا کرتا ہی کہ کہتا ہی کہ کچھ جلدی کی حاجت نہین ہی ابھی تیری
عمر بہت باقی ہی فقط جب کوئی کہے کہ حیات کا کیا اعتبار ہی اور پھر دنکا عمل جدا ہے
اگر آج کا عمل کل کرون توکل کا عمل کبکرون تو تب تیسری حجت نکالتا ہی اور
کہتا ہی کہ عبادتکو جلد لیے کیا کر فقط اس بات سی غرض اسکی یہہ ہی کہ ارکان
برابر ادا نہون اور عبادت ناقص ہو فقط اگر کوئی کہے کہ مین آہستگی سے کرونگا کہ میرا
عمل اگرچہ تھوڑا ہووے ارکان برابر ادا ہونا بہتر ہی بہت عمل سے فقط تب چوتھے
طور سے مکر کرتا ہی اور کہتا ہی کہ خلایق کو بتانی کو خوب آہستگی سے اور تعدیل سے عبادت
کر فقط غرض یہہ کہ ریا کی بلا مین گرفتار کرے اگر کوئی عاقل کہی کہ خلق کا دیکھنا
کیا کام آویگا کچھ ضرور نہین ہی فقط تو تب تکبر کی راہ سی آتا ہی اور کہتا ہی کہ تجھ سا
بندہ مخلص خاص خدا کا کوئی نہین ہی ایسا عالم ایسا ہوشیار کہان ہی اور جب
اسکو رد کرے تو پھر مکر کی راہ سی کہتا ہی کہ عبادتکو خلوت مین بخوبی ادا کیا کر
البتہ حقتعالے تیرا حال خلایق پر بخوبی آشکارا کریگا فقط اس سے یہہ غرض رکھتا ہی
کہ عمل مین ریای خفی پیدا ہو فقط اگر کوئی کہی کہ مجھی عبادت ظاہر ہونے سی کیا کام ہی
مین بندہ ہون طاعت میرا کام ہی خدا یتعالی مالک ہی چاہے مخفی کرے چاہی ظاہر
کرے اور خلق کو کیا قدرت ہی جو انکو عبادت ظاہر ہونے سے کچھ حاصل ہو فقط
تب ساتوین طور سی مکر کرتا ہی اور کہتا ہی کہ اے انسان عمل کی تجھکو کچھ حاجت نہین
ہی اگر تو نیک بخت ہی تو ترک کرنا عمل کا تجھے نقصان نکریگا اگر بدبخت ہی تو عمل فایدہ

نکریگا فقط اگر یون جواب دیجیو کہ مین بندہ ہون کام میرا فرمان برداری ہی اور
سعادت اور شقاوت سی غرض نہین ہی اگر بدبخت ہون تو بھی عبادت کا محتاج ہون
کیونکہ مین اپنی کو ملامت نکرونگا کہ یہہ بدبختی میرے سبب سی ہوئے اور دوزخ مین
جانا فرمان برداری سے بہتر ہی آگ مین جانے نافرمانی سی اور خوب جانتا ہون کہ
خدای تعالے طاعت کے سبب سی کسیکو عذاب نکریگا بلکہ ثواب کا وعدہ کیا ہی
وہ کریم ہی وعدہ خلاف نکریگا فقط تو جب اور دوسرے مکر ان سی درپیش آتا ہی
اور ہر ایک عبادت اور نیکی کے کام مین مانند نماز و روزہ اور زکات اور حج اور
خیرات و صلہ رحم و حسنات مین اسی طرح کے مکر لعین سی درپیش آتا ہی اور انواع
شبہی اور خلل دلمین ڈالتا اور ایمان سی پھرا دینے کے لئے اور شرک بنانے کے لئے
بہت مکر اور کوشش سعی کرتا ہی اور نفس امارہ کو بھی اپنا شریک کرکے کبھی لذتونکی
رغبت دلاتا ہی اور کبھی تکبر مین اور عداوت مین ڈالتا ہی اور کبھی مفلسی سے
ڈرا کر طمع دنیا مین اور مال حرام مین گرفتار کرتا ہی مطلب اسکا یہی ہی کہ تمام
عبادتون سی اور نیکیون سے دور رکھی اور کفر اور گناہون مین گرفتار کرکے دوزخی
بناوے نیک بندونکو لازم ہی کہ اول اسکی مکر جو لکھے گئے ہین سو خوب پہچانے
اور اسکی برخلاف عمل کرے دوم متابعت شریعت کی اختیار کرے جو امر ہے
سو کرے اور جو منع ہی سو نکرے اسمین کوئی شبہہ کو دخل نا دیوے سویم جو
جو کام واسطے دفع کرنے شیطان کے مذکور ہوچکے مانند متوجہ ہونے طرف

وسوسے اسکے اور کام کرنا برخلاف خواہش نفس امارہ کے اور برخلاف خواہش اسکی
اور پناہ مانگتی رہنا خدا تعالے سے بدی سے اسکی اور اختیار کرنا دلمین خدا کے
ذکر کو اور سونپنا اور توکل کرنا سب کام اوپر خدا کے اور ترک کرنا ہوا اور غضب اور
تکبر وغیرہ تمام بد صفتونکا سوافق مقدور کے اختیار کرے چوتھا احسان کی
صفت اختیار کرے یعنی ایسا یقین رکھے کہ خدا حاضر ہے اور اپنی کو ہمیشہ
دیکھتا رہتا ہے اور کوشش کرکے یہہ اعتقاد درست پر یقین رکھے اور شبہہ کو دخل
ندیوے اور شریعت اور سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مستقیم رہے اور ذکر سے
حق تعالی کے کبھی غافل نہو اگر فضل و عنایت سے حق تعالی کی پیر کامل سے بیعت
نصیب ہو تو دولت بیقیاس اور اگر علی نور ہی نہین تو ایسی کا سوت پر مستقیم
رہی اسمین امید ہے کہ حقتعالی شیطان اور نفس امارہ کے شر سے بچا دیوے اور دلکو
ایسی روشنائی اور بینائی عنایت فرمادے کہ معرفت الہی کے دل پر تجلی کرے
تب عظمت اور قدرت اور جلال اور جمال اور وسعت رحمت حقتعالی کی دلپر ظاہر
ہوونگی اور عجائب و جہان کے اور اسرار اور بلند درجے قرب کے اور بینہایت
نعمتان حقتعالے کی کشف ہوونگی اور حمد و روز ازل کا دلکو ظاہر ہوسکے
دل عشق مین غرق اور بیخود رہیگا اور تن دنیا مین اور دل خدا کے قرب مین
رہیگا اسوقت دلکو خدا کی معرفت کے نور سے ایسی بینائی اور قوت حاصل
ہوگی کہ شیطانکے مکر اور نفس امارہ کے فریب بخوبی معاینہ کریگا اور قوت منے

ایمان کی حفظ کریگا اور نفس اور شیطان پر غالب رہیگا اور خدا کی عنایت سے بچکر اور خوش رہیگا
اور جبکہ سالک کو لذت اور اُنس ساتھ جمال حضرت الٰہیت کے حاصل ہوگی تو ہمیشہ اسی
لذت مین غرق رہیگا تمام نعمتان دو نو جہان کی اس کے مقابلے مین مختصر دیکھیگا یہہ
نعمت بیقیاس فضل الٰہی پر موقوف ہی لاکن آدمی کو لازم ہی کہ بقدر مقدور محنت مین
قصور نکرے تاکہ ہمیشہ پشیمان اور غمگین نرہی حقتعالے اپنی پناہ مین رکھے اور یہہ
نعمت عظمٰی ہمکو اور تمام مسلمانونکو نصیب فرماوے آمین

فصل چوتھی

بیان مین احوال قبر کی فرمایا حقتعالے نے یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَیُضِلُّ اللّٰہُ الظّٰلِمِیْنَ
وَیَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ یعنے ثابت رکھتا ہی اللہ ایماندارونکو سچے بات پر کہ وہ
بات کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہی زندگانی مین دنیا کی
ف یعنی تمام عمر کسی بلا مین ایمان نہین چھوڑتے اور موت کے وقت بھی کلمے
اعتقاد کی ساتھ مرتے ہین فقط اور چھوڑ دیتا ہی اللہ ظالمون کو کہ انکو راستا کلمے
کا کسی جاسی نہین ملتا ہی اور جو چاہتا ہی اللہ سو ہو کرتا ہی فقط اور روایت ہی
مشکات شریف مین براء ابن عازب رضی سے کہ فرمائی حضرت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آتے ہین میت کے پاس قبر مین دو فرشتے پھر بٹھاتے ہین اسکو
اور کہتے ہین اسکو کون ہی رب تیرا تب وہ کہتا ہی کہ رب میرا اللہ ہی پھر کہتے ہین اسکو
کیا ہی دین تیرا وہ کہتا ہی دین میرا اسلام ہی پھر کہتے ہین اسکو کون ہی یہہ شخص

کہ بھیجا گیا تم مین تب وہ کہتا ہی کہ رسول ہین اللہ کے پھر کہتے ہین اسکو کس چیز نے
معلوم کروایا تجکو تب وہ کہتا ہی کہ پڑھا مین نے کتاب اللہ کی پھر ایمان لایا مین
اسپر اور سچ جانا مین نے اسکو سو یہہ قول ہی اللہ کا ثابت رکھیگا اللہ ان لوگونکو کہ ایمان
لائے قول ثابت پر آخر آیت تک فرمائی پھر پکارتا ہی پکارنے والا آسمان سی کہ سچ کہا میرے
بندہ نے سو بچھاؤ واسطے اسکی بچھونا بہشت کا اور پوشاک پہناؤ اسکو بہشت کا اور
کھول دو اسکے واسطے دروازہ بہشت کی طرف سے پھر کھولا جاتا ہی دروازہ پھر آتے
ہی اسکو ہوا اور خوش بوی اسکی اور کشادہ کی جاتے ہی اسکی واسطے قبر مین اسکے
نگاہ کی درازی تک یعنے جہانتک اسکی نگاہ جاتی ہے وہانتک قبر کشادہ ہوتی
ہی پھر ذکر فرمائی حضرت صلعم نے کافر کی موت کا اور فرمائی پھر ڈالے جاتے ہی روح
کافر کی اسکے بدن مین اور آتی ہین اسکی پاس دو فرشتی پھر بٹھاتے ہین اسکو
پھر کہتے ہین کون ہی رب تیرا تب وہ کہتا ہی کہ ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پھر کہتی ہین
دین تیرا تب کہتا ہی ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پھر کہتی ہین کون ہی یہہ شخص جو بھیجا گیا تھا تم پاس تب
کہتا ہی ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پھر پکارتا ہی پکارنے والا آسمان سی کہ جھوٹ کہا سو بچھاؤ اسکی واسطے
بچھونا آگ سے اور پہناؤ اسکو پوشاک آگ سے اور کھول دو اسکے واسطے دروازہ
دوزخ کیطرف سی پھر آتی ہی اسکو گرمی اور لوہ اسکی اور تنگ کیجاتی ہی اسپر قبر اسکے
یہانتک کہ ادہر کی ادہر ہو جاتی ہین قبر مین پسلیان اسکی پھر مقرر کیا جاتا
ہے اسکے لیے فرشتہ اندھا اور بہرا اور ہوتا ہی اسکی پاس گرز لوہی کا اگر

مارے اس سے پہاڑ کو بیشک ہوجاوے خاک پھر مارتا ہی اسکو اس سے سخت مار کہ چلاتا ہی بڑے زور سے سنتا ہی اسکو جو بیچ مین ہی مشرق اور مغرب کے سوائے آدمی اور جن کے **ف** یعنی آدمی اور جن کو اسواسطے نہین سناتے ہین کہ جسمین کارخانہ دنیا کے گذران کا موقوف نہو جاوے اور قبر کے عذاب کو نہ دیکھی تک ایمان لانا چاہئے سو یہہ بات بھی باقی نہین رہی کہ فقط پھر ہو جاتا ہی اسکا بدن خاک پھر ڈالتے ہین اسمین روح کو **ف** یعنی اسیطرح باربار مارتی اور جلاتی عذاب دیتے رہتے ہین اور روایت ہی امیر سے کہا کہ جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فارغ ہوتے دفن سے میت کے توکھڑے ہوتے اسکی قبر کے پاس اور فرماتے گناہ بخشوا اپنے بھائی کا پھر مانگو اسکے لئے ثابت رہنا کیونکہ وہ بیشک اسوقت پوچھا جاتا ہی اور فرمائی کہ بیشک تمین کئے جاتے ہین کافر کی قبر مین ننانوے اژدہے کاٹتے ہین اور ڈستے ہین اسکو جب تک کہ ہو قیامت اگر کوئی اژدہا اسمین سے پھونکا رے مارے زمین مین تو نہ اگاوے زمین سبزہ روایت ہین یہہ احادیث مشکات شریف مین **فصل پانچوین** بیانمین بچنے کی گمراہی سے بدعتون کے اور مضبوط پکڑنے احکام کتاب اللہ کے اور سنت حضرت رسول اللہ کی فرمایا حق تعالی نے مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ یعنی جو حکم فرمایا تمکو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو سیرنل کرو اور جس کام سے منع فرمایا تمکو سو پرہیز کرو اس سے اور ڈرو اللہ سے **ف** یعنی نافرمانی رسول صلعم کی ہرگز مت کرو اور فرمایا وَهٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا

فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

یعنے جو قرآن شریف مین مذکور ہی سوو ہ میرا راستا ہی سیدھا **ف** یعنی بیشک یہ راہ بہشت کو اور رحمت بی نہایت کو پہونچاتی ہی فقط پھر تم پیروی اسکی کرو اور مت کرو پیروی دوسرے راستون کی پھر وہ راستے مختلف جدا کردینگے تمکو حق کی راہ سی یہہ کتاب اللہ کی پیروی کرنیکے وصیت فرمایا ہی تمکو حق تعالے شاید کہ تم بچو گمراہی سی فقط اور روایت ہاین کتاب مشکات شریف مین کہ فرمائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد حمد اور صلوات کی تحقیق بہترین باتون کی کتاب اللہ کی ہی اور بہترین راہون مین راہ محمد کی ہی اور بدترین کامون کا وہ کام ہی کہ نئی سر نکالا گیا ہی دین مین اور جو بدعت ہی گمراہی ہی اور روایت ہی کہ آئے تین شخص ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پوچھتے ہوے حال عبادت نبی صلعم کا پھر جبکہ سنی تو گویا کہ کم جانی اسکو اور کہی ہم برابر نہین ہین نبی صلعم کے بخشا خدا انکی اگلی اور پچھلی گناہ کو پھر کہا ایک نے مین نماز کیا کرونگا تمام شب ہمیشہ اور کہا دوسرا کہ مین روزہ رکھا کرونگا ہمیشہ اور کہا تیسرا کہ مین الگ رہونگا عورتون سے ہمیشہ اور نکاح نکرونگا پھر آئی نبی صلعم انکی پاس اور فرمائے کہ تمہی نے کہی تھی ایسا اور ایسا خبردار ہو قسم اللہ کی مین تم سے زیادہ ڈر رکھتا ہون اللہ کا اور تم سے زیادہ پرہیزگار ہون پر مین روزہ بھی رکھتا ہون اور افطار بھی کرتا ہون اور نماز بھی پڑھتا ہون اور سوتا بھی ہون اور نکاح بھی کرتا ہون جو کوئی پھر گیا میرے طریقے سے وہ مجھ سی نہین ہی اور فرمائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہین ہو سکتا کوئی تم مین کا یہانتک

کہ خواہش اسکی تابع اس چیز کے ہو کہ لایا ہون مین اسکو **ف** یعنے قران اور حدیث شریف فقط اور فرمائی کہ بیشک اویگا میری امت پر جیسا کہ آیا ہی بنی اسرائیل پر موافق اور ٹھیک ٹھیک یہانتک کہ تھا بنی اسرائیل مین سی کوئی شخص کہ آیا اپنی ماں پاس کھلا کھلے بیشک ہوگا میری امت مین وہ شخص کہ کریگا یہہ فعل بد اور تحقیق بنی اسرائیل ہوئے متفرق بہتر مذہب پر اور متفرق ہوگی امت میری تہتر مذہب پر وہ سب دوزخ مین مگر ایک مذہب والا عرض کئی صحابہ نے کون ہی وہ ایک مذہب یا رسول اللہ فرمائی وہ راہ جسپر مین ہون اور میرے اصحاب اور تحقیق نکلینگے میرے امت مین کتنی قوم اثر کریگا انمین خواہشان نفسانی جیسا کہ اثر کرتا ہی زہر دیوانی کتے کا کتے کے کاٹی ہوئی کو فقط اور فرمائی کہ بیشک اللہ نہین جمع کریگا امت محمد کو گمراہی پر اور ہاتھ اللہ کا جماعت پر ہی اور جو شخص جدا ہوا جماعت سی جا پڑا آگ مین اور فرمائی جسنی کھایا حلال اور عمل کیا موافق سنت کے اور امن مین رہی لوگ اسکی شرارت سی داخل ہوگا بہشت مین اور فرمائی نازل ہوا قران پانچ طرح پر حلال اور حرام اور محکم اور متشابہ اور مثالین پہر حلال کو جانو حلال کو اور حرام کو جانو حرام کو اور عمل کرو محکم پر اور ایمان لاو متشابہ پر اور عبرت پکڑو ساتھ مثالون کے اور فرمائی تحقیق شیطان بہیڑیا ہی آدمی کا مانند بہیڑی بکری کی لیتا ہی منہ سی پہوٹی ہوئی بکری کو اور دور ہوئی والی کو اور کنارے والی کو سو بچو تم دو پہاڑ کے بیچ کی راہ سے اور لازم پکڑو جماعت کو جس راہ پر بہت لوگ ہون اور فرمائی چہوڑا ہون مین دو چیزین تم مین کہ ہرگز گمراہ نہوگے جب تک کہ پکڑے رہوگے ان دونوں کو وہ کیا ہی کتاب اللہ کی اور سنت

اسکے رسول کی اور فرمایا جسنے پیروی کی کتاب اللہ کی نہین گمراہ ہوگا دنیا مین اور نہ بدبخت
ہوگا آخرت مین پھر پڑھی حضرت نے یہہ آیت فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَ
لَا یَشْقٰی یعنے جسنی پیروی کیا میرے ہدایت کی پھر نہ گمراہ ہوگا اور نہ بدبخت ہوگا اور فرمایے
کہ شرع کے حکم تین طرح کے ہین ایک حکم وہ ہی کہ ظاہر ہی راہ پہ ہونا اسکا پھر پیروی کر تو اسکے
اور ایک حکم ظاہر ہی گمراہی اسکی پھر بچ تو اس سی اور ایک حکم ہی کہ اختلاف کیا گیا ہے
اسمین پھر سونپ اسکو اللہ عزوجل کیطرف فقط اور فرمایا جسنی تعظیم کری بدعت والی کی
پھر تحقیق کہ اس نے مدد کیا گرانے پہ اسلام کی فقط اور فرمائی کہ جسنے دلیل پکڑا میری
سنت پہ میری امت کی بگڑنے کے وقت مین تو اسکے واسطے ہی ثواب سو شہیدون کا اور فرمایے
انس رضی اللہ عنہ کو اگر قدرت رکھتا ہی تو کہ صبح کرے اور شام کرے اس حالمین کہ نہین ہی تیرے دلمین
کینہ کسی سے تو کر کہ یہہ ہی سنت میری اور جسنی دوست رکھا سنت میری سو دوست رکھا مجھکو اور جو دوست رکھیگا
مجھکو وہ ہوگا میرے ساتھ بہشت مین اور فرمائی کہ خبردار رہو دیا گیا ہون مین قرآن اور مانند
اسکی اسکے ساتھ خبردار رہو قریب ہی کہ ایک شخص پیٹ بھرا اپنے چھپر کھٹ پہ پڑا ہوا کہیگا
اختیار کرو تم اس قرآن کو اور جو پاؤ قرآن مین حلال سو حلال جانو اسکو اور جو پاؤ قرآن مین
حرام سو حرام جانو اسکو اور بیشک جو چیز کہ حرام کیا ہی رسول اللہ کا مانند اس چیز کے ہی
کہ حرام کیا اللہ نے سن رکھو نہین حلال ہی تمہارے واسطے گدھا بستی اور نہ نیش و دندان
والا درندہ جانورون مین سے ف جیسا کہ باگ اور چیتا اور ریچھ وغیرہ فقط اور نہ پڑا ہوا
مال ذمی کا مگر یہہ کہ بے پروا ہو وس سے مالک اور جو شخص کہ مہمان ہو کسی قوم کا پھر لازم ہی

پھر لازم ہی کہ مہمانی کرین اُسکی پھر اگر مہمانی نکرین اُسکی تو پھر اُسکو پہونچتا ہی کہ لے اُنسے بقدر مہمانی اپنی
اور فرمائے جو شخص کہ جدا ہوا جماعت سے بالشت بھر پھر تحقیق نکالا اُن نے
حلقہ اسلام کا اپنی گردن سے اور فرمائے جسنے کہ بلایا سیدھی راہ کیطرف ہوگا
اس کے لیے ثواب مانند اُن لوگون کے کہ پیروی کیا اُسکے نہین کم کرتا یہہ ثواب ملنا
ان کے ثواب مین سے کچھ اور جسنے بلایا گمراہی کیطرف ہوگا اُسپر گناہ مانند گناہ اُن
لوگون کے کہ پیروی کرے اُسکی نہین کم کرتا یہہ گنہگار ہونا اُنکے گناہ مین سے کچھ اور
روایت ہی حضرت عایشہ رض سے کہ پڑھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے یہہ آیت هُوَ الَّذِيٓ أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ
هُنَّ أُمُّ الْكِتٰبِ وَأُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ تا آخر آیہ أُولُوا الْأَلْبٰبِ وہ اللہ ایسا ہی جو اتارا
تجھ پر قرآن کو اُسکی بعضی آیتین محکم ہین ف یعنے ایک ہی معنے رکھتے ہین فقط
سو وہ آیتین اصل قرآن کی ہین اور دوسری آیتین متشابہ ہین ف یعنے
دو تین معنے ہو سکتے ہین فقط سو جنکی دل پھرے ہوئے ہین ف یعنی گمراہ
ہین فقط سو وہ ڈھونڈتے ہین اُنکی ڈھب والے آیتون سے تاشا گمراہی کا
اور تلاش کرتے ہین اُنکی کل بٹھانے کو اور اُنکی کل کوئی نہین جانتا سوائے اللہ کے
اور جو مضبوط ایمان والے ہین سو وہ کہتے ہین اُسپر ہم ایمان لائے سب کچھ ہمارے رب
کیطرف سے ہی اور سمجھائی وہی سمجھتے ہین جنکو عقل ہی فقط کہی حضرت عایشہ رض
نے کہ پھر فرمائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر جسوقت

دیکھو گی تو ان لوگونکو کہ پیروی کرتے ہین اس چیز کی کہ متشابہ ہی قرآن سے پھر
وہ لوگ وہی ہین کہ نام رکھا انکا اللہ نے پھرے ہوئے دل کی سو بچتے رہو ان سے فقط
اور فرمائی کہ ہوں گے آخری زمانے مین دجالین جھوٹ کہنے والے لاوینگے تمہاری پاس
حدیثین کہ نہین سنا تمنے اور نہ تمہارے باپون نے سو تم بچو ان سے کہ نہ گمراہ کرین
تمکو اور نہ فتنے مین ڈالین تمکو اور روایت ہو کہ یہودی پڑھتے تورات کو عبرانی زبان مین
اور تفسیر کرتے اسکی عربی مین مسلمانون کیواسطے پھر فرمائی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے نہ سچا جانو اہل کتاب کو اور نہ جھٹلاؤ انکو اور کہو ایمان لائے ہم اللہ پر
اور جو چیز کہ اوتاری گئی ہماطرف فقط اور فرمائی کہ نہین کوئی نبی کہ بھیجا اسکو اللہ نے
اسکی امت مین میرے پہلے مگر کہ تھا اسکی امت مین مددگار کہ لیتے تھے طریقہ
اسکا اور پیروی کرتے تھے اس کے حکم کے بعد اس کے حال یہ ہو کہ پیچھے پیدا ہوئے
ہین ناخلف کہتے ہین وہ چیز جو نہین کرتے اور کرتے ہین وہ چیز جو حکم نہین کئے گئے
سو جو شخص کہ جہاد کرے انسے ساتھ ہاتھ کے پھر وہ مومن ہی اور جو شخص کہ جہاد کرے انسے ساتھ
زبان کے سو وہ مومن ہی اور جو شخص کہ جہاد کرے انسے ساتھ دل اپنے کے سو وہ مومن ہی اور نہین ہی پیچھے
اسکے مرتبہ ایمان سے رائی کے دانے برابر اور فرمائے تحقیق دین سمٹ جائیگا حجاز کیطرف جیسا کہ
سمٹ جاتا ہو سانپ اپنی بل کیطرف اور البتہ جگہ پکڑیگا دین حجاز مین جیسا کہ
جگہ پکڑتی ہی بکری پہاڑ کی چوٹی پر تحقیق دین پیدا ہوا تھا غریب اور پھر ہو جائیگا
جیسا کہ ابتدا مین تھا پھر خوشحالی ہو غربا کو اور غربا وہ ہین جو درست کرینگے

ابن جبیر کو کہ بگاڑا لوگون نے میرے پیچھے میری سنت کو فقط اور فرمائی کہ نہین گمراہ
ہوئی کوئی قوم بعد ہدایت کے کہ تھے اسپر مگر کہ دی گئے جھگڑا پھر پڑھی حضرت نے
یہ آیت مَا ضَرَبُوهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ یعنے نہین بیان کرتے
اسکو تیرے واسطے مگر جھگڑنے کے واسطے بلکہ وہ قوم جھگڑالو ہین فقط اور فرمائے
سختی نکرو اپنی جان پر **ف** یعنے شریعت کی عبادتون سی بیخلاف سختی نکرو
فقط پھر سختی کریگا اللہ تم پر پھر تحقیق ایک قوم نے سختی کی اپنی جانون پر پھر سختی کیا
اللہ نے ان پر سو باقی رہی یہی ان نصاری کے اور یہود کی عبادت خانون مین
کہ انکی لئے اللہ نے فرمایا ہی وَرَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوْهَا آخر آیت تک
یعنے دنیا کا چھوڑنا انھون نے نیا نکالا کہ ہمنے نہین لکھی تھی انپر پھر اسکی رعایت بھی نہوئی
جیسے کی **فصل چھٹی** بیان مین علم کے فضایل کے جنکی سبب سے دونو جہان
کے عذابون سے نجات حاصل ہوتی ہی اور دونو جہان کی نعمتین اور بزرگیان
حاصل ہوتی ہین اور علم صفت حقتعالے کی ہی اسکے فضایل بحساب اور بیقیاس
ہین اور فرمایا حق تعالے نے کہ گواہ ہوا اللہ اور ملائک اور علم والے لوگ اس بات
پر کہ نہین ہی کوئی معبود برحق وہی **ف** یعنے وہی اللہ جو سکت والا اور حکمت
والا ہی فقط اس آیت مین کیا بڑا مرتبہ علم والون کو ہی جو حقتعالے نے اپنی گواہی
اور اپنے فرشتون کی گواہی کے برابر عالمون کی گواہی کو معتبر فرمایا ہی اور اپنی ذات کے
ساتھ ہی مین انکی گواہی معتبر فرمایا ہی اور فرمایا اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

یعنی تحقیق ڈرتے ہین اللہ سے اس کے پہچاننے والے بندونین سے فقط یعنے جتنا علم خدا کے پہچاننے کا زیادہ ہوتا ہی اتنا ہی بندیکو خدا کا خوف زیادہ ہوتا ہی فقط اور کتاب مشکات شریف مین روایات ہین کہ فرمائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے جو شخص کہ چلے ایک راہ مین کہ طلب کرتا ہو اسمین علم کو چلاتا ہی اللہ اسکو بسبب اس کے ایک راہ بہشت کی راہون مین سے اور تحقیق فرشتے رکھتے ہین اپنے پر واسطے رضامندی طالب العلم کے اور استغفار کرتا ہی واسطے طالب علم کے جو آسمانو نمین ہی اور جو کہ زمین مین ہی اور مچھلیان پانی مین اور تحقیق فضیلت عالم کی عابد پر مانند بزرگی چودھوین رات کے چاند کی ہی تمام تارون پر اور تحقیق عالم وارث پیغمبرون کے ہین اور تحقیق پیغمبرون نے وارث نکیا کسیکو دینار کا اور نہ درہم کا اور سوای اسکے نہین ہی کہ ورثہ چھوڑے ہین علم کا پھر جسنے لیا علم کو حاصل کیا حصہ پورا اور فرمائی کہ بزرگی عالم کی عابد پر مانند میرے بزرگی کے ہی تمہارے ادنا پر اور فرمائی تحقیق اللہ اور اسکے فرشتے اور آسمان والے اور زمین والے اور چیونٹیان اپنے بلون مین اور مچھلیان دعای خیر کرتی ہین لوگون کو نیکی تعلیم کرنے والے پر فرمایا کہ ایک فقیہ یعنے عالم سخت زیادہ ہے شیطان پر ہزار عابد سے اور فرمائی طلب علم دین کے کرنا فرض ہی ہر مسلمان مرد پر اور عورت پر اور رکھنے والا علم کا جسکو لیاقت نہین ہی مثل ہار پہنانے والے کی ہی سور کی تئین موتیون کا اور سونیکا اور جواہر کا اور فرمائی جو شخص کہ نکلے علم کے طلب مین پھر وہ اللہ کی راہ مین ہی جب تک کہ پھرے اور جو شخص کہ طلب کرے

علم کو جاتا ہی کفارہ ان گناہون کا جو گذر گئے ہین اور فرمایا نبی کہ ہرگز پیٹ نہین بھرتا
مومن کا نیکی سے **ف** یعنی علم سے کہ سنتا ہی اسکو یہان تک کہ ہووے نہایت
اسکا بہشت اور فرمایا کہ جو شخص کہ پوچھا گیا علم سے کہ جانتا ہی اسکو پھر چھپایا اسکو لگام
دیا جاویگا قیامت کے دن اگ کے لگام سے اور فرمایا جو شخص کہ طلب کرے علم کو
اسواسطے کہ جھگڑا کرے علما سے یا شک مین ڈالے بیوقوفون کو یا پھیرے بسبب اسکے
مونہہ لوگون کے اپنی طرف داخل کریگا اسکو اللہ اگ مین اور فرمایا جو شخص نے سیکھا علم کو اسطرح کا علم
کہ طلب کیجاتی ہی اس سے خوشی اللہ کی نہین سیکھا اسکو مگر اسواسطے کہ پہونچے بسبب اسکے دنیا کو تو نہ پاویگا
بو بہشت کی قیامت کے دن اور فرمایا کہ پہونچاؤ میری طرف سے اگرچہ ایک آیت ہو اور حدیث
بنی اسرائیل سے اور نہین ہی گناہ اور جو شخص کہ جھوٹ بنا دے مجھ پر جان بوجھ کر پھر چاہئے
کہ ڈھونڈے ٹھکانا اپنا اگ مین اور فرمایا کہ حسد نہین ہی مگر دو چیزون مین ایک وہ شخص
کہ دیا اسکو اللہ مال اور توفیق خرچ کرنے کے حق کی راہ مین دوسرا وہ شخص کہ دیا
اللہ نے اسکو علم پھر وہ حکم کرتا ہی ساتھ اس کے اور سکھلاتا ہی اسکو اور فرمایا
کہ جسوقت مرتا ہی آدمی سو موقوف ہوجاتا ہی اس سے عمل اسکا مگر تین عمل صدقہ جاریہ
یا علم کہ نفع لیا جاوے اس سے یا اولاد نیک کہ دعا کرین اس کے واسطے اور فرمایا
جو شخص کہ دور کرے مومن سے سختی کو دنیا کے سختیون مین سے دور کریگا اللہ اس سے
سختیون کو سختیون مین سے قیامت کے دن کی اور جو شخص آسان کردیا تنگدست پر آسانی
کرے گا اللہ اسپر دنیا اور آخرت مین اور جسنے پردہ پوشی کی مسلمان کے پردہ پوشی

کریگا اللہ اسکی دنیا اور آخرت مین اور اللہ مدد مین ہی بندے کے جب تک کہ بندہ مدد
ہی اپنے بھائی کی اور جو شخص کہ چلے ایک راہ کہ ڈھونڈتا ہی اس سی علم کو آسان کریگا
اللہ اس کے واسطے بسبب اس کی راہ بہشت کی اور نہین جمع ہوتی کوئی قوم کسی
گھر مین اللہ کے گھرون مین سی کہ پڑہین کتاب اللہ کو اور بیان کرین اسکی معنے آپس مین
مگر اترتی ہی ان پر تسکین اور ڈھانکتی ہی انکو رحمت اور گھیرتے ہین انکو فرشتے اور ذکر
کرتا ہی انکا اللہ ان لوگون مین جو نزدیک اسکے ہین اور جو شخص کہ تاخیر کرے اس کے
واسطے اسکی عمل نی نہ جلدی کریگا اس کے واسطے نسب اسکا اور فرمائی جو شخص
کہ یاد کرے میری امت کے فایدے کیواسطے چالیس حدیث امت کی دین کے کام مین
سے اوٹھاویگا اسکو اللہ فقیہ **ف** یعنے عالم دین کا بناکر فقط اور ہونگا مین اس کے
لئے قیامت کی دن شفاعت کرنے والا اور گواہ اور فرمائی کہ جو شخص کہ کرے اپنے
تمام مقصدون کو ایک ہی مقصد **ف** یعنے مقصد آخرت کا فقط تو کفایت
کرے اسکو اللہ مقصد اسکی دنیا کا اور جو کہ پریشان کرے اسکو مقصدین احوال دنیا
کی نہین پروا رکھتا اللہ کہ کسی جنگل مین دنیا کی ہلاک ہووی وہ شخص اور فرمائی کہ
بدترین لوگون مین اللہ کے نزدیک مرتبے مین قیامت کی دن وہ عالم ہی کہ نفع
لیا اپنے علم سے **ف** یعنی دنیا کا مال پیدا کیا فقط اور فرمائی کہ جو شخص کہ آوے
اسکو موت اور وہ طلب کرتا ہو علم کو تاکہ زندہ کرے ساتھ اس کے اسلام کو
پھر درمیان اسکے اور درمیان نبیون کے ایک درجے کا فرق ہوگا بہشت مین [illegible]

فرمائی کہ سیکھو تم علم اور سکھلاؤ لوگون کو اور سیکھو تم فرایض کو اور سکھلاؤ اسکو
لوگون کو سیکھو تم قرآن کو اور سکھلاؤ اسکو لوگونکو بیچ تحقیق مین ایک شخص ہون کہ
وفات دیا جاونگا اور علم قریب ہی کہ لے لیا جاویگا اور ظاہر ہونگی فتنے یہان تک کہ اختلاف
کرینگی دو شخص حکم فرض مین نہ پاوینگی کسیکو کہ فیصلہ کرے دونون کے درمیان اور
فرمائی کہ مثل علم کی کہ نہ نفع لیا جاوے اس سے مانند خزانے کے ہی کہ نہ خرچ کیا جاوے
اسمین سے اللہ کی راہ میں اور فرمائی کہ نہین خرچ کیا جاتا کوئی شخص ظلم سے مگر کہ ہوتا ہی آدم کے پہلے
بیٹے پر حصہ اسکی خون مین سے اسواسطے کہ اسنے پہلے طریقہ نکالا قتل کرنیکا اور فرمایا کہ جو شخص کہی قرآن
اپنی عقل سے یا بغیر علم کے پہر جابیٹہی کہ ڈہونڈے ٹہکانا اپنا دوزخ میں اور فرمائی کہ جسنی کہا قرآن مین
اپنی عقل سے پہر اچہا کہا تو بیشک اسنے خطا کیا اور فرمائی کہ جہگڑنا قرآن مین کفر ہی اور فرمائی کہ تحقیق
ہلاک ہوئی وہ قوم کہ تہی تمہارے پہلے مگر اسی سبب سے کہ مارتی کتاب اللہ کی ایک آیت کو دوسری آیت پر
یعنی ایک مقام کی آیت پڑہی پہر دوسری مقام کی آیت پڑہی اور کہی کہ اس آیت
سے یہ آیت خلاف پڑتی ہی فقط اور سوای اسکی نہین ہی کہ نازل ہوئی کتاب اللہ
کی سچائی کرتی ہی بعضی اسکی بعضی کو ف یعنے ایک آیت دوسری آیت کو
سچا کرتی ہی فقط پہر جہوٹ نکرو بعضی اس کے کو بعضی سے اور جو جانو اسمین
سے سو کہو اور جو نہ جانو سو سونپو اسکو عالم کیطرف آور فرمائی کہ جو شخص کہ
راہ دکہلاوی نیکی کی پہر اس کے واسطے ہی ثواب اس نیکی کرنے والی کا اور
فرمائی کہ نازل کیا گیا قرآن سات [illegible] واسطے ہر آیت کے اسمین ظاہر ہے

اور باطن ہی اور واسطے ہر ایک حد ظاہر اور باطن کے مقام بلندی ہی اور فرمائی کہ علم
تین ہین ایک آیت محکم یا سنت جسکی سند ثابت ہی یا فرض جو مثل کتاب اور سنت
کے ہی اور جو چیز کہ سوا اس کے ہی بیہودہ بیفایدہ ہی اور فرمائی کہ کتنے لوگ میری
امت مین سے فقیہ ہونگے دین مین پڑہینگے قرآن اور کہینگے کہ جاوین ہم پاس
سردارون کے پھر لین ہم انکی دنیا مین سے اور گوشہ لین ہم ان سے اپنا دین لیکن ہووے
اور نہین ہوتا یہہ جیسا کہ نہین چنا جاتا درخت قتادہ سے مگر کانٹا اسی طرح نہین
حاصل ہوتا ہی امیرون کے نزدیکی سے مگر گناہ اور فرمائی کہ قیامت کے دن مین
پہلے لاوینگے ایک شہید کو تب کہیگا اسکو اللہ تعالے کیا عمل کیا تونے میری نعمتون کے
شکر مین تب وہ کہیگا کہ لڑا مین یہان تک کہ شہید ہو گیا مین فرماویگا حق تعالے
جھوٹ بولا تونے لڑائی کیا اسواسطے کہ کہا جاوے کہ شجاع ہی سو تحقیق کہا گیا تو پھر
حکم کیا جاویگا اسکو پھر کھینچا جاویگا اپنے موہنہ کے بل یہان تک کہ ڈالا جاویگا آگ مین
پھر لاوینگے ایک عالم کو پھر فرماویگا اللہ تعالے کیا عمل کیا تونے میری نعمتون کے شکر
مین کہیگا وہ کہ سیکھا مین نے علم کو اور سکھلایا اسکو اور پڑہا مین نے قرآن کو فرماویگا حق تعالے
جھوٹ بولا تو لیکن سیکھا تونے علم کو تاکہ کہا جاوے کہ تو عالم ہی پھر حکم کیا جاویگا پھر کھینچا جاویگا
موہنہ کے بل یہان تک کہ ڈالا جاویگا آگ مین پھر لاوینگے ایک تونگر کو پھر فرماویگا اسکو اللہ
کیا عمل کیا تونے میری نعمتون کے شکر مین تب کہیگا کہ نہین چھوڑا مین نے کوئی راہ
کہ دوست رکھتا ہی تو کہ خرچ کیا جاوے بیچ اسکے مگر کہ خرچ کیا مین نے اسمین تیرے

واسطے فرماویگا اللہ تعالی جھوٹھہ بولا تو لیکن خرچ کیا تو نے تاکہ کہا جاوے کہ وہ سخی ہی سو
تحقیق کہا گیا تو پہر حکم کیا جاویگا پھر کھینچا جاویگا مونہہ کے بل یہانتک کہ ڈالا جاویگا آگ مین

باب تیسرا

بیچ بیان شرافت کے بیان مین فضائل اور صفت طہارت کے ملا ہوا اوپر آٹھہ
فصل کے فرمایا حق تعالی نے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ
یعنے کہ مین دوست رکھتا ہون توبہ کرنے والون کو اور دوست رکھتا ہون طہارت
کرنے والون کو اور فرمائے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دین اسلام
کی بنیاد طہارت پر ہی **ف** یعنے سواے طہارت کے اسلام حاصل نہین ہوتا ہی
اور فرمائے کہ طہارت آدھا ایمان ہی اور فرمائے کہ طہارت سے عبادتین مقبول ہوتی
ہین اور گناہ صغیرہ معاف ہوتے ہین اور نامۂ اعمال مین نیکیان لکھی جاتی ہین اور
مرتبون کے درجے بلند ہوتے ہین اور حق تعالی بہشت عطا فرماتا ہی اور قیامت مین
چہرے اور ہاتھہ اور پاؤن ایسے منور ہوتے ہین کہ تمام عالم پہچانتے ہین
اور بزرگیان طہارت کی بہت ہین بعضے انمین سے لکھے جاتے ہین

فصل اوّل بیان مین درجات طہارت کے اور فضایل اسکے جاننا چاہیے
کہ طہارت کے چار طبقے ہین اول طبقہ پاک کرنا دل کا ہی ماسواے اللہ سے تاکہ دل کو سواے
اللہ کے دونو جہان کے خواہش نرہے اور سواے اللہ کے کسی چیز مین مشغول نہو
اور کوئی نعمت اور کوئی مرتبہ دنیا کا اور آخرت کا ہرگز خواہش نرکھے سواے

ذات پاک اللہ کے یہہ درجہ ایمان صدیقون کا ہی اور یہہ طہارت آدھا جزو اس ایمان کا ہی کہ
دوم طبقہ پاک کرنا دل کا ہی بد صفاتون سے مانند حب دنیا اور مال اور جاہ کے اور تند اخلاق
نفسانی فرج و شکم وغیرہ کے اور تکبر اور غضب اور حسد اور غفلت وغیرہ کے تاکہ دل کو
حاصل ہوں زہد اور تقوی اور توکل و قناعت اور صبر اور شکر اور خوف اور رجا
او صدق اور اخلاص اور رضا اور محبت الہی کے یہہ درجہ ایمان متقیون کا ہی اور یہہ طہارت
آدھا جزو اسکا ہی طبقہ سوم پاک کرنا تن کا ہی گناہون سے مانند جھوٹ اور غیبت اور
حرام خواری اور خیانت اور بدکاری وغیرہ سے تاکہ آراستہ ہووے ساتھ فرمانبرداری
حق تعالی کے یہہ درجہ ایمان پرہیزگارون کا ہی اور یہہ طہارت آدھا جزو اسکا ہی طبقہ
چہارم پاک کرنا ہی تن کو اور جامے کو نجاستون سے تاکہ آراستہ ہووے بدن واسطے
ارکان نماز کے یہہ درجہ ایمان مسلمانون کا ہی کہ فرق مسلمان اور کافر مین بیچ
اسکے یہی نماز ہی اور یہہ پاکی بھی آدھا جزو اسکا ہی اور جاننا چاہیے کہ فضائل طہارت
کے بہت ہین بعضے انمین سے روایات سے مشکوۃ شریف کے یہہ ہین کہ فرمایا
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ نہین کوئی مسلمان کہ وضو کرے پھر
اچھی طرح کرے وضو پھر کھڑا ہو اور نماز پڑھے دو رکعت متوجہ ہو کر اپنے دل سے
اور منہ سے ف یعنی اللہ کی طرف متوجہ رہے فقط مگر کہ واجب ہوتی ہی اسکے واسطے بہشت
اور فرمایا کہ نہین کوئی تم مین سے کہ وضو کرے پھر تمام کرے وضو کو پھر کہے

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا

عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود برحق سوائے
اللہ کے کہ وہ اکیلا ہی اسکا کوئی شریک نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اسکے بندے
ہین اور اسکے رسول ہین ف تو مگر کہ کھولے جاتے ہین اسکے لیئے دروازے آٹھو بہشت
کے کہ داخل ہو جس دروازے سے کہ چاہے اور فرمایئے کہ کیا نہ بتاؤن تمکو وہ
چیز کہ دور کرے اللہ بسبب اسکے گناہون اور بلند کرے درجے ورد پورا کرنا ہی وضو کا
بیچ وقت تکلیف کے ف یعنے بیچ وقت سخت جاڑے کے اور تکلیف اور ناتوانی
کے فقط اور چلنا مسجدون کی طرف اور انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کے ف یعنی
ہر ایک وقت کی نماز کے واسطے مسجد مین جانا اور جماعت سے ادا کرنا اور بعد
ایک نماز کے دوسری نماز کے انتظار کرتے ہوئے مسجد مین رہنا فقط یہہ جو
سرحد اسلام کا اور فرمائے جو شخص کہ وضو کرے پھر اچھی طرح سے کرے وضو نکلتے ہین گناہ ہین
اسکے بدن سے یہان تک کہ نکلتے ہین نیچے سے اسکے ناخنون کے اور فرمائے جب وقت
کہ وضو کرتا ہی بندہ مسلمان پھر دھوتا ہی مونہہ اپنا نکلتا ہی اسکے مونہہ سے جو گناہ
کہ دیکھا تھا اسکو اپنی آنکھون سے پانی کے ساتھہ اور جب دھوتا ہی دونو ہاتھہ
نکلتا ہی اسکے ہاتھون سے جو گناہ کہ پکڑا تھا اسکو اسکے ہاتھونے پانی کے ساتھہ
اور جب دھوتا ہی دونون پاؤن کو نکلتا ہی جو گناہ کہ چلے تھے اسکی طرف پاؤن اسکے
پانی کے ساتھہ یہانتک کہ نکل آتا ہی گناہون سے جبتک کہ نہ کیا ہو بڑا گناہ اور ہمیشہ ایسا کیا
ہوتا رہتا ہی اور فرمائے جو شخص کہ وضو کرے پھر لکھی جاتی ہین اس کے لیئے

دس نیکیاں اور فرمائے کہ پاک رہنا آدھا ایمان ہی اور الحمد للہ کہنا بھر دیتا ہی ترازو کو
اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونو کہنا بھر دیتے ہین اس چیز کو کہ درمیان آسمانون اور
زمینون کے ہین اور نماز نور ہی اور صدقہ دلیل ہی اور صبر کرنا روشنی ہی اور قرآن دلیل
ہی تیرے واسطے یا تیرے اوپر **ف** یعنے اگر تو اسپر عمل کرے تو بہشت مین لیجاویگا
اگر عمل برخلاف کریگا تو تو دوزخی ہوگا فقط اور فرمائے ہر شخص صبح کرتا ہی پھر بیچنے
والا ہی اپنی جان کو پھر آزاد کرنے والا ہی اپنی جان کو یا ہلاک کرنے والا ہی اسکو **ف**
یعنے اگر بندگی بجالایا تو عذاب سے آزاد ہوا نہین تو ہلاک ہوا فقط **انتباہ** طہارت
تین قسم پر ہی اول طہارت حدث اور جنابت سے دوم نجاستون سے سوم افزونی
بدن سے **فصل دوم** بیان مین وضو کے **مسئلہ** وضو کے فرض منہ
دھونا ماتھے سے ٹھڈی کے نیچے تک اور کان کی لَو سے دوسرے کان کی
لَو تک اور دونو ہاتھ دھونا کہنیون تک اور چوتھائی سر کا مسح کرنا اور دونو پیر
ٹخنون تک دھونا اور جبکہ ڈاڑھی گنجان ہو تو ڈاڑھی کی چوتھائی کو بھی مسح کرنا
چاہیے **مسئلہ** وضو کی سنت بارہ ہین اول شروع مین بسم اللہ الرحمن الرحیم
بولنا پھر دونون ہاتھ دھونا پہونچے تک اور ہر عضو کو تین تین بار دھونا
اور مسواک کرنا اور کلی کرنا اور ناک مین پانی لینا اور ڈاڑھی اور ہاتھ اور پاؤن کی
انگلیان کا خلال کرنا اور شروع مین نیت وضو کی کرنا اور تمام سر کا ایک مرتبہ
مسح کرنا اور دونو کانون کو سر کے بچے ہوے پانی سے مسح کرنا اور ترتیب وضو کی

یہہ مذہب امام اعظم رحمہ کا ہی اور امام شافعی رحمہ کے مذہب مین تمام سر کا مسح تین بار نیا
پانی سے کرتے ہین اور کانون کا مسح بہی جدا پانی سے کرتے ہین لاکن حنفی
مذہب مین یہہ دونو کام کو مستحب جانتے ہین سنت نہین جانتے ہے مسئلہ وضو کے
مستحب دو ہین اول سیدہی جانب سے دہونا شروع کرنا دوم گردن کا مسح [illegible]

بیان ترتیب وضو کا ساتہہ دعاؤن کے [illegible]

فرمایے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بزرگی رکہتی ہے وہ نماز [illegible]
مسواک کیجاوے اوس نماز پر کہ نہین مسواک کیجاتی اوسکے [illegible]
اور مسواک کرنے کی فضیلتین اور تاکیدین حدیثون مین بہت ہین [illegible]
کرے مسواک کرے اور سیدہی جانب سے شروع کرے اور [illegible]
جانب سے بیٹھے اور منہہ قبلہ کی طرف کرے اور کہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ اور
سیدہے ہاتہہ مین پانی لیوے اور تین بار ہاتہہ دہووے اور کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
جَعَلَ الْمَآءَ طَهُوْرًا وَّلَمْ یَجْعَلْهُ نَجِسًا اور نیت کرے یعنی دلمین کہے کہ
کرتا ہون مین واسطے دور ہونے حدث کے اور واسطے مباح ہونے نماز کے [illegible]
اور اسی نیت پر ثابت رہے یعنی ارادہ دل سے کے خنک کرنیکا اور منہہ کو صاف کرنیکا [illegible]
بعد تین مرتبہ منہہ مین پانی لیوے اور حلق تک پہونچاوے اگر روزہ دار ہو تو حلق تک
نہ پہونچاوے اور کہے اَللّٰهُمَّ لَقِّنِّیْ حُجَّتِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ وَاَطْلِقْ لِسَانِیْ [illegible]

بذکرک بعد تین مرتبہ ناک مین پانی لیوے اور کہے اللھم لا تحرم علی ریح
الجنة واجعلنی ممن یشم ریحھا وروحھا وطیبھا بعد تین بار منہہ دہووے پیشانی کے
بالونکے نیچے سے ٹھڈی تک سیدہے کان کی لوسے بائین کان کی لوتک
اور ہرایک بال کی جڑمین پانی پہونچاوے اور جب داڑہی کے بال بہت ہوئین تو پانی داڑہی
پرڈالے اور انگلیونسے بالونکی جڑمین پہونچاوے اور آنکہونسے سرمہ کا اثر اور میل وغیرہ
پاک کرے بعد سیدہا ہاتہہ تین بار دہووے کہنی تک اور کہے اللھم اعطنی کتابی
بیمینی والخلد فی الجنان بیساری وحاسبنی حسابا یسیرا بعد بایان
ہاتہہ دہووے تین بار اور اگر انگوٹہی ہو تو حرکت دیوے کہ پانی اسکے نیچے پہونچے اور کہے
اللھم لا تعطنی کتابی بشمالی ولا تجعلھا مغلولة الی عنقی واعوذبک
من مقطعات النیران بعد دونو ہاتہہ تر کرے اور پیشانی کے بالونکی جانب سے
سر کے پیچہے گدی تک کہینچے اور پہر وہانسے پلٹا کر دونو ہاتہہ پیشانی تک لادے کہ
تمام سر کے بالونپر ہاتہہ پہرے اور تری پہونچے ایک مرتبہ بس ہو لاکن امام شافعی کے مذہب
مین تین بار نئے پانی سے سرکا مسح کرتے ہین اور کہے کہ اللھم غشنی برحمتک
وبرکاتک وعفوک بعد دونو کانونکا مسح کرے اور کہے اللھم اجعلنی
من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اور امام شافعی کے مذہب مین نیا پانی
کانون کا مسح کرتے ہین بعد گردن کو مسح کرے اور کہے اللھم فک رقبتی
من النار واعوذبک من السلاسل والاغلال بعد سیدہا پانون تین بار

دہووے ٹخنوں تک اور پانوں کی اونگلیوں کو خلال کرے بائیں ہاتھ کی انگلی سے
خلال کرے پاؤں کے نیچے کی طرف سے اور سیدہے پاؤں کی چھوٹی انگلی سے خلال
کرنا شروع کرے اور بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے اور کہے اللّٰھم ثبت
قدمی علی الصراط یوم تزل الاقدام واجعل سعیی فیما یرضیك عنی
اور جب کہ فارغ ہووے تو کہے اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریك
لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللّٰھم اجعلنی من التوابین
واجعلنی من المتطھرین واجعلنی من عبادك الصالحین
اور چاہیے کہ معنی یہہ دعاؤں کے معلوم کرے اور سیکہے کہ فرمایا حضرت صلی اللّٰہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی طہارت کرے اور خدا کا ذکر کرے تو تمام اندام اسکے
پاک ہوتے ہیں تمام گناہوں سے اور خطاؤں سے جو کیا ہے اور نہیں تو سوائے اس
جائے کے جو پانی وہاں پہونچا ہے پاک نہیں ہوتا ہے فقط اور چاہیے کہ واسطے
ہر ایک نماز کے طہارت تازہ کیا کرے اگرچہ حدث نہ کیا ہو کہ حدیث ہے جو کوئی
کہ طہارت کو تازہ کرے حق تعالی اوسکے ایمان کو تازہ کرتا ہے فقط اور جب طہارت
تمام کیا تو جانے کہ یہہ خلق کے نظارہ کی جائے ہے جو پاک کیا اور حق تعالی کے
نظارہ کی جائے دل ہے جب اوسکو ساتہہ توبہ کے اخلاق ناپسندہ سے پاک کیا
تو مثل اوسکی مانند اوسکے ہے جو بادشاہ کو مہمان کیا اور دروازہ مکان کا پاک کیا
اور جائے تخت بادشاہ کی پلید رکہا انتباہ پہہ چیز عضو ہیں کہ وہ ہے بات لکہا

اور ہاتھہ جہاڑنا اور ہاتھہ منہہ پر مارنا اور آفتاب سے گرم ہوے پانی سے وضو
کرنا اور بہت پانی گرانا اور تین تین بار سے زیادہ دہونا **انتباہ** وضو کی توڑنیوالی
یہہ چیزین ہین ناپاک چیز کا نکلنا وضو والے کے بدن سے دو رستون سے ہو
یا سواے اسکے جیسے پیشاب اور پاخانہ اور باو نکلنا اور لہو اور پیپ ملا ہوا نکلنا
اور مذی جو عورت سے ہنستے وقت پانی ذکر سے نکلتا ہی اور ودی جو بعد پیشاب
کے سفید پانی نکلتا ہی اور پتہری یا کیڑا مقعد سے یا ذکر سے یا پہنسیون سے یا زخم سے
نکلنا اور قی منہہ بہر کر ہو یا پیپ ہو یا خون جما ہوا یا کہانا پانی اور سونا ٹیکا لگاے ہوے
ایک چیز سے کہ اگر اوس چیز کو دور کرین سونیوالا گر پڑے اور بیہوشی اور دیوانگی اور
مستی اور کہلکہلا کر ہنسنا نماز مین اسمین نماز بہی ٹوٹ جاتی ہی اور وضو بہی ٹوٹ جاتا ہی
اور مباشرت فاحشہ کرنا یعنی مرد اور عورت کی شرمگاہ مین ننگے ملجاوین فقط لاکن
بلغم کی قی سے وضو نہین ٹوٹتا ہی **فصل سوم بیان مین غسل کے** جاننا چاہیے
کہ جو شروع مین طہارت کے فضایل کا بیان ہوا ہی سو غسل اور وضو اور تیمم اور طہارت
بدن اور جامہ کو شامل ہی اور غسل کی فضیلت ظاہر ہی کہ وضو اور طہارت بدن بہی
اسمین موجود ہی **مسئلہ** غسل کے فرایض منہہ مین اور ناک مین پانی لینا اور اپنے
تمام بدن پر جاری کرنا اور اگر مرد کے سر مین بال ہوین تو بال کہولنا اور دہونا اور جڑون مین
پانی پہونچانا بہی فرض ہی اگر عورت کے چوٹی ہو تو کہولنا ضرور نہین لیکن بال کو تر
کرنا اور جڑ مین پانی پہونچانا فرض ہی بموجب آیت کے نگاہ رکہنا اور گنتا تارو ہونا

اور نیت غسل کی کرنا فرض ہی یعنی اگر جنابت کا غسل ہو تو نیت کرے کہ مین جنابت کا
غسل کرتا ہون واسطے دور ہونے نجاست کے اور مباح ہونے نماز کے اور اگر حیض کا
یا نفاس وغیرہ کا غسل ہی تو جس چیز کا غسل ہو اسکی نیت کرے **مسئلہ** سنت
غسل کی یہہ ہین کہ اول بسم اللہ الرحمن الرحیم کہی اور تین بار دونو ہاتھ دہوئے
اور وہان کہ بدن مین پلیدی ہو دہو ڈالے بعد وضو کرے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا
ہی لیکن پاؤن دہونے مین صبر کرے تا کہ غسل سی فارغ ہووے اور تین بار پانی
سر پر اور تین بار سیدہی طرف اور تین بار بائین طرف ڈالے اور وہان تک کہ ہاتھ
پہونچے ملے اور دہو دے اور دہو جائیے کہ پانی نہ پہنچ سکے وہان جہد کرکے پانی
پہونچا دے اور ہاتھ شرمگاہ سی بچاوے **مسئلہ** غسل کرنا واجب ہوتا ہی
سبب نکلنے کودتی ہوئی منی کے ساتھ لذت کے اپنے ٹھکانے سے گو کہ ذکر سے
باہر آتے وقت لذت اور کودنا موقوف ہو گیا ہو اور اگرچہ جماع واقع نہوا ہو لاکن
اگرچہ شہوت ہوئی ہو اور منی بالکل باہر نہ نکلی ہو تب غسل واجب نہین ہوتا ہی
مسئلہ غسل واجب ہوتا ہی اس شخص پر کہ کسی آدمی یا حیوان کے قبل یا دبر مین
سر ذکر کا غائب کرے اگرچہ منی باہر نکلی یا نہ نکلی **مسئلہ** غسل کرنا واجب ہوتا ہی
اس شخص پر کہ خواب مین عورت سی جماع کرے اور منی باہر نکلی اور بیداری مین
اثر منی کا دیکھی اور اگر منی باہر نہ نکلی ہو تو غسل واجب نہین ہوتا ہی **مسئلہ**
غسل واجب ہوتا ہی اس عورت پر کہ حیض سے پاک ہو اور مدت حیض کی تمام ہو

اور کمتر مدت تین دن اور زیادہ مدت دس دن رات ہین مسئلہ غسل واجب ہوتا ہے
اس عورت پر کہ زچگی کی لہو اور پانی سے پاک ہوا اور زیادہ مدت چالیس دن اور کم
مدت کا حساب نہین ہی نہایت کمی ایک ساعت بہی ہی اگر کسی عورت کو بالکل
زچگی کا لہو پانی ظاہر نہو تو غسل بہی واجب نہین ہوتا ہی مسئلہ غسل کروانا میت کا
واجب ہی مسئلہ غسل کرنا واجب ہی اس شخص پر کہ مسلمان ہوا اور کفر کی حالتمین
غسل کرنے کی حاجت رکہتا تہا مسئلہ نکلنے سے مذی کی اور ودی کے غسل
واجب نہین ہوتا ہی اور مذی رطوبت ہی کہ بازی کرنے سے ساتھ عورتون کے مرد کے
ذکر سے نکلتی ہی اور ودی سفید پانی ہی کہ پیشاب کرنے کے ذکر سے باہر نکلتا ہی

فصل چہارم بیان مین تلقین اور غسل اور کفن اور دفن میت کے جب بیمار
قریب موت کے ہو پہنچے سونہہ اسکا قبلہ کیطرف کرین اور سیدہی کروٹ لٹادین
اور کلمہ شہادت تلقین کرین یعنے ایسا پڑہین کہ وہ سنے اور سورہ یٰسین کا پڑہکے
اسکو سناوین اور حلق اسکا پانی سے یا شربت سی تر رکہین اور اسکو اعضا پہیلا دین
اور سیدہی رکہین اور بری باتین نکرین اور خدا کو یاد کرتی رہین اور میت کے
اور حاضرین کے لئے اچہی دعا کرین کہ اسوقت فرشتے آمین بولتے ہین جب کہ روح
اسکی قبض ہو سونہہ اور آنکہین اسکی بند کرین اور تختہ پر نہلادین اور ننگا نکرین
اسکا ستر عورت ڈہانکی رکہین اور وضو کروا دین بغیر کلی اور ناک مین پانی ڈالنی کے
لاکن ہتر کپڑے سے سونہہ اور ناک پاک کرین ہے اگر حیض یا نفاس والی عورت ہو

تو کلی کرے اور ناک مین پانی ڈالین اور جو پانی کہ اسمین بیر کی پتی وغیرہ جوش کیا ہو
وہ پانی اوسکی سر پر بہاوین اور سر اور ڈاڑہی گل خیرو کے ساتھ دہو دین اور بائین
کروٹ پر لٹا دین اور سیدہی طرف تین بار پانی بہا دین پھر سیدہی کروٹ لٹا دین اور
تین بار بائین طرف سے پانی بہا دین پھر بٹہلا دین اور اسکا پیٹ نرم نرم ملین
جو کچہ پیشاب کے رستے سے نکلی پاک کرین نہ دوبار غسل دین اور دوسرے کپڑے
سے اس کے بدن کی تری خشک کرین بعد کفنا دین کفن سنت مرد کو ازار ہے
اور لفافہ ہی اور کفنی ہی اور کفن کفایت ازار ہی اور لفافہ ہی اور کفن سنت عورتونکو
کفنی اور ازار اور اوڑہنی اور لفافہ اور سینہ بند ہی اور کفن کفایت عورتونکو
ازار ہی اور لفافہ اور اوڑہنی ہی **انتباہ** ازار چادر ہی سر سے قدمون تک
اور کفنی گردن سے پیرون تک کہ اوسکا گریبان کندہون کیطرف ہو اور لفافہ
یعنی ایک چادر ازار سے لمبی کہ اوسکی نیچے گرہ دے سکین اور اوڑہنی عرض اوسکا
بالشت بہر طول اوسکا تین گز شرعی کہ اوسکی سر کے بال اسمین لپیٹ کر سینہ پر
رکھین اور سینہ بند عرض اوسکا میت کی بغل سے رانونتک طول اوسکا تین گز
شرعی ہی بہتر یہ ہی کہ ازار اور لفافہ کے درمیان اوسکو درج کرین پہر نماز جنازہ
پڑہین پہر قبلہ کے سمت سے قبر کی لحد مین میت کو لا دین اور سیدہی کروٹ سے
پایں لٹا دین اور سونہ اوسکا قبلہ کیطرف کرین اور گرہ کفن کی کھولین اور پتہر سے
کہہ کچی اینٹین اوسپر رکھین اور مٹی ڈالین اور قبر اونٹ کی کوہان کے مانند بنا دین

اور جو گور نکرین اشتباہ نماز جنازہ فرض ہی وہ نماز اس کتاب کی چوتھی باب مین آخیر
فصل مین مذکور ہی **فصل پنجم** بیان مین غسل سنت کے غسل سنت بہت ہین
اور بہت فضایل رکھتی ہین انمین سی جو ثواب بہت رکھتی ہین سو غسل جمعہ کا اور عید
رمضان اور عید قربان کا اور احرام کا اور عرفہ کا غسل ہی **فصل ششم** حیض
و نفاس کے بیان مین اور تیمم کے بیان مین جو شخص کہ وضو کے لیے پانی نپاوے یا پانی
سے زیادہ ہو یا ایک کوس دور ہے یا راہ مین موذی جانور یا دشمن ہو یا پانی سے
بیماری یا زخم زیادہ ہونے کا خوف ہو تو وقت نماز کے خاک پاک طلب کرے یا جو چیز
کہ خاک کی جنس سے ہو کہ نا جلے اور نا گلے اگرچہ غبار نرکھتی ہو تب دونو ہاتھ خاک پر مارے
انگلیان ملا دوے اور نیت مباح ہونی نماز کے کرے اور تمام مونہہ کو دونو ہات سے ملے
اور دوسری مرتبہ دونو ہاتھ خاک پر مارے بعدہ بائین ہاتھ کی انگلیونکو سیدہی ہاتھ
کی انگلیون کی پیٹھ پر رکھے اور شروع سے انگلیون کی کہنی تک کھینچے پھر بائین ہاتھ
کی ہتیلی کو سیدہی ہاتھ کی کہنی کے سونہہ سے انگلیون تک پھیرا دے بعد سیدہا
ہاتھ اسی طور سے اوپر بائین ہاتھ کے پھیرا دے پس ہتیلیان دونو ہاتھ کی آپس مین
ملاوے اور انگلیان درمیان ایک دوسرے کے رکھے اور سطح جب اس طور سے کیا تو ایکوقت ہاتھ
خاک پر مارنا بس کرتا ہی اگر ایسا نہو تو روا ہی کہ ایکدو مرتبہ ہاتھ خاک پر مارے کہ غبار تمام ہاتھ کو پہنچے
اور تیمم سے جسقدر چاہے نماز فرض و سنت ادا کرے لیکن امام شافعی کے نزدیک ہر ایک فرض نماز
کے واسطے تیمم جدا کرنا واجب ہی اور سنت جسقدر چاہی پڑھی **مسئلہ** توڑتی ہین

تیمم کو جو چیز کہ توڑتی ہی وضو کو اور پانی پانا اور دور ہونا اس عذر کا جو تیمم کو جایز کیا تھا **مسئلہ** مسح کرنا موزی پر جایز ہی واسطے مسافر کے تین روز شب اور واسطے مقیم کے ایک روز شب **مسئلہ** ایام میں حیض اور زچگی کی نماز و روزہ او طواف کعبہ کا اور تلاوت قرآن کی اور جماع حرام ہی اور زچگی والے روزہ قضا کرے اور نماز معاف ہی لاکن وہ خون جسکو استحاضہ کہتی ہین وہ حیض اور زچگی سے جدا ہی وہ حکم زخم کا رکھتا ہی نماز وغیرہ سے منع نہین کرتا ہی نماز کے وقت وضو کرکے نماز پڑہی گو کہ خون جاری رہی لاکن وقت کے نکلنی سے وضو ٹوٹ جاتا ہی چاہئی کہ ہر ایک وقت کی نماز کیو اسطے وضو جدا کرے **فصل ہفتم** بیان مین طہارت کرنے کی نجاستون سے جاننا چاہئیے کہ بدن اور کپڑا پاک ہوتا ہی پانی سے اور جو اسکے مانند ہی جیسے سرکہ اور گلاب اور ایک درم کی قدر کہ لمبائی اور چوڑائی مین ہاتھ کی ہتیلی کے برابر ہو معاف ہی نجاست غلیظہ جیسے آدمی کا پیشاب اور پیخانہ اور لہو اور شراب اور بیٹ مرغون کی اور ان جانورون کا پیشاب جنکا گوشت کہانا روا نہین ہی اور گوبر اور گہوڑے کی لید اور اور چوتھائی کپڑے کی کہ بقدر ایک بالشت کی لنبا چوڑا ہو معاف ہی نجاست خفیفہ جیسے پیشاب ان جانورون کا جنکا گوشت کہایا جاتا ہی او پیشاب گہوڑے کا اور ان پرندون کی بیٹ جنکا گوشت نہین کہایا جاتا ہی اور معاف ہی مچھلی کا لہو اور گدہی اور خچر کی رال اور وہ پیشاب کہ جیسکے قطرہ سوئی کے سر کی برابر کپڑے پر پڑین اور نجاست لگی ہی پاک ہوجاتی ہی اسکی دور ہونے سے اور نجاست

پتیلی پاک ہوتی ہی تین بار دھونے سے مسئلہ غسل اور وضو جائز ہی مینہ اور چشمہ
اور دریا کے پانی سے اگرچہ بدل و یا ہو پاک چیز نے اس کے ایک صفت کو ان صفتون
سے جو رنگ اور بو اور مزہ ہی اور پانی ناپاک ہوتا ہی ناپاکی پڑنے سے اگر جارے
یا دہ در دہ کہ جاری کے حکم مین ہی نہووے مسئلہ کوئی مین اگر نجاست گری
اسکا سارا پانی کہینچنا چاہئی اگرچہ نجاست تہوڑے ہو یا تخفیفہ ہو اور اسی طرح جان دار
کے مرنے سے جیسی آدمی اور بہیڑ اور بکری اور کتا وغیرہ اور اس کے سوجہنے سے
اور پہٹنے سے اگرچہ چھوٹا ہی جانور ہو لاکن اگر سوجا اور پہٹا نہو تو چڑیا کے مانند کی مرنے
سے بیس ڈول اوسط درجے کے کہینچین اور مرغ اور بلی کے مانند سے چالیس ڈول
کہینچین فصل ہشتم بیان مین طہارت کرنیکے افزونی بدن سے سنت ہی
کہ میل بالون مین اور ڈاڑہی مین اور گوشۂ چشم مین اور ناک اور کان مین اور
دانتون مین اور انگلیون کی بند مین اور پاؤن کی پشت مین اور ناخونون مین اور
تمام بدن مین جمع ہونے نہ دیوین اور ہمیشہ پاک رکھین کہ اسمین بہت خوبیان اور
برکتین حاصل ہوتی ہین

باب چہارم

بیان مین فضائل اور صفت نماز کی اسمین دس فصل ہین **فصل اول**
بیان مین فضائل نماز کے جاننا چاہئے کہ قرآن مجید اور حدیث شریف مین جو
فضائل اور بلند درجے اور بڑی نعمتین واسطے نمازیون کے ہین سو تمام شمار نہ

لانا دشوار ہی بعد ایمان کے کوئی نعمت اور بلند مرتبہ برابر نماز کے اور زکات کے
نہین ہی جیسا کہ حق تعالی نی فرمایا ہی قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ
هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ الی اخرہ یعنے نجات اور مراد
پائی ایمان والی جو نماز مین خوف کرتے ہین اور نکمی باتون سی بچتے اور زکات دیتے
اور زنا سے بچتے اور اپنی اقرار پر اور امانتون پر محافظت کرتے اور نماز پر محافظت کرتے
ہین سو وہ لوگ وارث ہین کہ جنت فردوس کو میراث لیوینگی اور وہ اسمین ہمیشہ
رہین گے اور حق تعالے ابتدا مین قرآن شریف کے فرمایا ہی کہ اَلَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ
آخر مفلحون تک یعنے جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہین اور اچھی طرح نماز ادا
کرتے اور ہمارے دئی ہوئے رزق مین سے حق دارون اور محتاجون کو بانٹتے
ہین اور قرآن شریف پر اور خدا کی اگلی تمام کتابون پر ایمان لاتے اور قیامت پر
یقین رکھتے ہین سو وہ سیدہی راہ پر ہین اپنی رب کی اور وہ نجات پائی ہوئی اور
مراد کو پہونچی ہوئی ہین اور فرمایا ہی کہ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا الی اخرہ یعنے جو لوگ کہ اوٹھتی ہین
بچھونون سے پکارتے ہین اپنی رب کو ڈرتے ہوئے اور امید رکھتے ہوئی نعمت
کے سوا انکی عمل کے بدلے مین ہمنی انکی لئے ایسی نعمت چھپا کر رکھی ہین کہ کسی کو
معلوم نہین ہی فقط اور حدیث مین ہی حق تعالے نے فرمایا کہ مین نیک بندون کے

واسطے وہ چیز رکھا ہون کہ کوئی آنکھہ نہین دیکھی اور کوئی کان نہین سنا اور کوئے دل پر اوسکا خطرا نہین گذرا ہی اور حدیث مین ہی کہ یہہ نعمت واسطے تہجد کے نماز والون کی ہی اور بعضے علما کہتے ہین کہ عشا کی نماز پڑھنے والون کے واسطے ہی اور مشکات شریف مین بہہ احادیث مذکور ہین کہ فرمائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ نمازین پانچ وقت کی اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک مٹانے والے ہین گناہون کو جو گناہین انکے درمیان مین ہوتے ہین جبکہ پرہیز کیا جاوی گناہان کبیرہ سے آور فرمائی کہ یہہ پانچ نمازین مانند نہر پانی کے ہی اوپر دروازے کسی کے جاری ہی اور وہ شخص ہر روز پانچ مرتبہ اپنی کو اس نہر کے پانی سے دہوتا رہی کیا ممکن ہوگا کہ اسپر میل باقی رہیگا تب عرض کی صحابہ نے کہ نہین باقی رہیگا میل یا رسول اللہ تب فرمائی کہ پانچ نماز گناہ کو ایسا ہی بہاتے ہین جیسا کہ پانی میل کو آور روایت ہی کہ آیا ایک شخص اور کہا کہ یا رسول اللہ تحقیق پہونچا مین نے حد کو ف یعنے ایسا گناہ کیا کہ لایق حد کے ہوا سو قایم کیجیے حد کو مجھہ پر کہا راوی نے نہ پوچھے حضرت نے اسکو اس فعل سے اور آیا وقت نماز کا تب پڑہا اس نے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ پھر جب تمام ہوئی نماز پھر کہا یا رسول اللہ مین حد کو پہونچا ہون سو قایم کیجیے مجھہ پر حکم اللہ کا فرمائی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا نہین نماز پڑہا تو نے ہمارے ساتھہ کہا ہان پڑہا فرمائی پھر تحقیق

الله نے بخش دیا تجھ سے تیرے گناه کو یا فرمائی تیری حد کو اور روایت ہی کہ ایا ایک
شخص اور کہا کہ یا رسول الله مین نے گلی لگایا ایک عورت کو کنارے مین مدینی کے
پھر مین حاضر ہون سو حکم کیجیی میرے حق مین جو چاہیئے پھر جواب ندئی نبی صلی الله
علیه وآله وسلم نے اسکو کچھ اور کھڑا ہوا وه شخص پھر چلا گیا پھر بھیجا پیچھے اسکے نبی
صلی الله علیه وآله وسلم نے ایک شخص کو اور بلائی اسکو اور پڑھی اسپر یہه آیت
وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ
يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ یعنے اچھی طور سی ادا کر تو نماز کو
دونو کنارے مین دن کے اور تھوڑی سی رات مین تحقیق نیکیان لیجاتی ہین برائیونکو
یہه نصیحت ہی نصیحت ماننی والون کی واسطے فقط تب کہا ایک شخص نے قوم مین
سے ای نبی الله کے یہه اسکی واسطے خاص ہی تب فرمائی کہ بلکہ یہه سب لوگون کے
واسطے ہی اور روایت کئی ابن مسعود رض نے کہ پوچھا مین نے نبی صلی الله علیه
وآله وسلم سے کون ساکام بہت پسند ہی نزدیک الله تعالے کے فرمائی نماز ادا کرنا
اسکی وقت مین کہا مین نے پھر کونسا کام فرمائی نیکی کرنا مان باپ سی کہا مین نے
پھر کونسا کام فرمائی جہاد کرنا الله کی راه مین اور روایات ہین اصحاب کرام سے
رضوان الله تعالے عنہم اجمعین کہ فرمائی حضرت رسول الله صلی الله علیه وآله
وسلم نے کہ پانچ نمازین ہین کہ فرض کیا انکو الله تعالے نے پھر جسنے اچھا وضو کیا
انکی واسطے اور پڑھا انکو انکی وقت مین اور پورا کیا رکوع انکا اور سجده انکا ہوگا اسکے

واسطے اللہ پر وعدہ کہ بخشی اسکو اور جو شخص کہ نکرے پھر نہین اسکے واسطے اللہ پر
وعدہ اگر چاہی بخشی اسکو اور اگر چاہی عذاب کے اسکو اور فرمائی کہ آڑ درمیان بندی
کے اور درمیان کفر کے چھوڑ دینا نماز کا ہے اور فرمائی کہ پڑھو پانچون نمازین اپنی
اور روزی رکھو اپنی مہینے کی اور اداکرو زکات اپنی مال کی اور تابعداری کرو اپنے
صاحب کی اور جاؤ بہشت مین اپنی رب کے اور فرمائی تحقیق بندہ مسلمان نماز پڑہتا ہے
چاہتا ہی اس نماز سے ذات اللہ کی پھر گرتے ہین اس سے اسکی گناہ جیسی کہ گرتے ہین درخت
سے پتے بیچ ایام پت گرتے کے اور فرمائی جو شخص کہ پڑہی دو رکعت نماز نہ غفلت
کرے اسمین بخشی گا اللہ تعالی اسکی لیے جو کچہ کہ پہلے گذری ہین اسکی گناہ اور فرمائی
کہ حکم کرو اپنی اولاد کو نماز کا جبکہ ہون سات برس کے اور مارو انکو نماز کے واسطے
جبکہ ہون دس برس کے اور جدا کرو درمیان لڑکون کے سونے کی جگہہ ف یعنی بھائی
بہن کی جگہہ اور فرمائی کہ قول قرار ہمارے اور منافقون کے درمیان یہی سو نماز ہے
ف یعنے نماز پڑہنے سے قتل سے بچی ہین فقط سو جسنی چھوڑا نماز کو پھر تحقیق
وہ کافر ہوا اور فرمائی جو شخص کہ محافظت کرے نمازون کی ہووین وہ نمازین اسکے
لیے نور حجت اور سبب نجات کا قیامت کے دن اور جو کہ نکرے محافظت نمازون کی
نہوں گے اسکے لیے نور اور نہ حجت اور نہ سبب نجات کا اور ہوگا قیامت کیدن
ساتھہ قارون اور فرعون اور ہامان کے اور ابی ابن خلف کے اور روایت ہی ابو درداء
رض سے کہ وصیت کی مجکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شریک نکر تو اللہ کا

کسی چیز کو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے اور جلایا جاوے تو اور مت چھوڑ تو نماز فرض کو
جان بوجھکر پھر جسنے چھوڑا نماز کو جان بوجھکر بیشک نکل گیا اس سے ذمہ ف
یعنے مسلمان کے عہد سے نکلا فقط اور مت پی شراب پھر تحقیق وہ کنجی ہی سب
برائیون کی فقط اور فرمائی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص کہ پڑہی
دو نمازین ٹھنڈی یعنی صبح اور عشا کی داخل ہوا بہشت مین اور فرمائی کہ آتی مین
پیچھے تمہاری فرشتے راتکو اور فرشتی دنکو اور اکٹھا ہوتی ہین فجر کے اور عصر کی نمازمین
تب اوپر چڑھتے ہین وہ فرشتی جو رات کو رہتی ہین تم مین پھر پوچھتا ہے ان سے رب انکا
اور وہ خوب جانتا ہے حال انکا کیونکر چھوڑا تمنی میرے بندون کو تب وے کہتی ہین چھوڑا
ہمنے انکو اور وہ نماز پڑہتے تھے اور آئی ہم انکی پاس اور وہ نماز پڑہتے تھے اور فرمائی جو
شخص کہ پڑھی نماز فجر کی پھر وہ اللہ کے ذمے مین ہے اور فرمائے کہ اگر جانے آدمی اس ثواب کو جو اذان
دینے مین اور پہلے صف مین ہے پھر نہ پاوین مگر یہ کہ قرعہ ڈالین اسپر البتہ اور اگر جانین اس ثواب کو
جو پہلے جانے مین ہے ف یعنی ہر ایک نماز کے واسطے طرف مسجد کے تو البتہ دوڑین اسکی طرف اور اگر جانین
اس ثواب کو جو عشا اور صبح مین ہے تو البتہ آوین اسمین اگرچہ چلین گھٹنون پر
اور فرمائی نہین کوئی نماز بھاری منافقون پر فجر اور عشا سے اور اگر جانین اس
ثواب کو جو انمین ہے تو البتہ آوین انمین اگرچہ گھٹنون پر چلین اور فرمائی جو شخص
کہ پڑہی نماز عشا کی جماعت مین پھر گویا کہ نماز پڑہا آدہی رات تک اور جو شخص
کہ نماز پڑہا صبح کے جماعت مین گویا کہ نماز پڑہا تمام رات انتباہ حق تعالے

چار نعماسی عظما کو عبادتون مین مخفی رکھا ہی کہ سوای عابدون کے انکو نپا دین
اول صلواۃ الوسطے یعنے درمیان کی نماز ہی کہ وہ پانچ نمازون مین رات دن
کی اور جمعہ کی نماز مین مخفی ہی دوم شب لیلۃ القدر جو حق تعالی نے فرمایا ہی کہ وہ
ایک شب کے عبادت ہزار مہینون کی عبادت سی بہتر ہی وہ تمام سال کی تمام
راتون مین مخفی ہی سوم اسم اعظم وہ تمام نامون مین حق تعالی کے مخفی ہی چہارم
ساعت اجابت یعنی دعا قبول ہونیکا وقت وہ تمام ساعتون مین رات دن
کی مخفی ہی جو نیک بندہ کہ خدا کا دوست ہی اسکو لازم ہی کہ ہر روز پانچ وقت کی
نماز کو اور جمعہ کے نماز کو اچھی طہارت سی تمام آداب کے رعایت سی دل کے
حضور کے ساتھ اول وقت مین ادا کیا کری اسمین صلوات الوسطی کو پاویگا
اور واسطے لیلۃ القدر کے رمضان مبارک کی طاق راتون کو خصوصا اکیسوین
رات سے آخر مہینے تک طاق راتون کو عبادت سی گذاری اور رجب کی
پندرہوین اور ستائیسوین رات اور شعبان کی پندرہوین رات اور ذی الحجہ
کی اول کی دس راتین عبادت سی گذاری اسمین لیلۃ القدر کو پاویگا اور اسم
اعظم کے لئے تمام نام حق تعالے کے خصوصا جنکی فضائل مشہور ہین ساتھ
اچھی طہارت کے اور ادب کی ورد کیا کرے تاکہ وہ نوجہانکی خوبیان اور بلند
مرتبی پاوی لاکن اول و آخر مین درود شریف پڑھنا لازم رکھے تاکہ اسم اعظم
کے فوائد ہر ایک تمام آلہی مین پاوی اور سبب درود شریف کے کوئی آفت

اور رجعت مین نہ آوے اور مقرب درگاہ الٰہی کا ہووے اور ساعت اجابت کے
واسطے ہر ساعت مین دعا کیا کرے خصوصًا پچھلی رات مین اور جمعہ کی رات اور دن
کی ساعتون مین خصوصًا نماز جمعہ کے وقت اور بعد اس کے مغرب کی قریب تک اسمین
ساعت اجابت پاویگا اور مرادون کو پہونچے گا **فصل دوم** بیان مین اول وقت
کی فضیلت کے روایت ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمائی کہ اے علی تین چیزین ہین کہ نہ دیر کر تو انمین نماز جسکہ آوے وقت اسکا
اور جنازا جس وقت کہ تیار ہوا اور عورت بے خاوند کی جب کہ پاوے تو اوسکی واسطے
ہم قوم اور روایت ہی معاذ ابن جبل رضہ سے کہا کہ باز رکھی گئی ہم سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز صبح کی نماز سے یہان تک کہ نزدیک تھا کہ دیکھین ہم
آفتاب کو پھر نکلی گھر سے جلدی کرتے ہوئی پھر اقامت کہی گئی نماز کے واسطے
پھر نماز ادا کئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہلکی کیئے نماز پھر جب سلام پھیرے
پکاری ہمکو اور فرمائی ہم سب کو بیٹھے رہو اپنی صفون پر پھر پھیرے ہماری طرف بعد
اس کے فرمائی خبردار ہو بیشک مین خبر دونگا تمکو اس چیز کی کہ بند کیا تھا مجکو تم سے
آج کی صبح کو تحقیق مین اٹھا رات کو پھر وضو کیا اور نماز پڑہا جس قدر کہ تقدیر کی گئے
تھے میری لئے پھر اونگا مین نے اپنی نماز مین یہانتک کہ بھاری ہوا مین پھر یکایک مین
کیا دیکھتا ہون کہ اپنی رب تبارک وتعالے کے پاس ہون اچھی صورت مین **ف**
یعنے لطف وکرم کی شان مین دیکھا فقط پھر فرمایا اے محمد کہا مین حاضر ہون اے میرے رب

فرمایا کس چیز مین گفتگو کرتے ہین فرشتی نزدیکی کی کہا مین نے نہین جانتا مین فرمایا اسکو
تین بار کہی حضرت نی پھر دیکھا مین نے کہ رکھا اپنا ہاتھ ف یعنے اپنی قدرتکا ہاتھ فقط
میرے مونڈھون کے درمیان یہان تک کہ پایا مین نے سردی اسکی انگلیون کی
اپنی چھاتی کے درمیان پھر ظاہر ہوئی مجکو سب چیز اور پہچانا مین نے سب چیز کو پھر
فرمایا ای محمد کہا مین نے حاضر ہون ای میرے رب فرمایا کس چیز مین گفتگو کرتے ہین
فرشتی نزدیکی کی کہا مین نے کفارات مین ف یعنی ان عملون مین کہ گذری ہووے
گناہ سبب سی انکو معاف ہوتے ہین فقط فرمایا کیا ہین وہ کہا چلنا پیادہ جماعتون کیطرف
اور بیٹھنا مسجدون مین بعد نمازون کے اور پورا کرنا وضو کا وقت تکلیف کے ف
یعنی جس وقت کہ پانی ناخوش معلوم ہووے جاڑے کے سبب یا بیماری کے سبب
فقط فرمایا پھر کس چیز مین کہا مین نے درجون مین ف یعنے ان عملون مین
جنکے سبب اللہ تعالے کے پاس درجے بلند ہوتے ہین فقط فرمایا اور کیا ہین وہ
کہا مین نے کھانا کھلانا اور نرم بات کرنا اور نماز پڑھنا رات کو اور لوگ سوتی ہون
فقط فرمایا مانگ ف یعنی جو تجکو نیکی مانگنا ہو سو مانگ کہی حضرت صاحب نے

کہا مین نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ فِعۡلَ الۡخَیۡرَاتِ وَ تَرۡکَ السَّیِّئَاتِ وَحُبَّ
الۡمَسَاکِیۡنِ وَاَنۡ تَغۡفِرَ لِیۡ وَ تَرۡحَمَنِیۡ وَاِذَا اَرَدۡتَّ فِتۡنَۃً فِیۡ قَوۡمٍ
فَتَوَفَّنِیۡ قَبۡلَ الۡفِتۡنَۃِ وَاَسۡئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنۡ
اَحَبَّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیۡ اِلٰی عِنۡدِکَ یعنے یا الٰہی تحقیق مین

مانگتاہون تجسے کرنا نیکیون کا اور چھوڑنا برائیون کا اور دوستی مسکینون کی اور یہہ کہ
بخشے تو مجکو اور رحمت کرے اور جب ارادہ کرے تو کوئی فتنہ کا کسی قوم مین پھر تب
وفات دے مجکو بغیر فتنہ دیکہے کے اور مین مانگتاہون تجسے محبت تیری اور محبت اس
شخص کے کہ دوست رکھے تجھے اور محبت اس عمل کی کہ نزدیک کرے مجکو تیری محبت کیطرف
فقط پھر فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق یہہ خواب حق ہے پھر یاد کرلو
معنی اس کے اور لوگون کو سکھلاوو اسکو **فصل سوم** صفت مین نماز کی روایت
ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہ آیا ایک شخص مسجد مین اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بیٹھے تھے کونے مین مسجد کے پھر نماز پڑہا اور آیا پھر سلام کیا حضرت کو تب
فرمائی اسکو حضرت نے وعلیک السلام پھر جا اور نماز پڑھ پھر تحقیق تو نے نماز نہین
پڑھا تب پھر گیا اور نماز پڑھا پھر آیا اور سلام کیا آپکو تب پھر فرمائی وعلیک السلام
پھر جا اور نماز پڑھ پھر تحقیق تو نے نماز نہین پڑھا تب اسنے کہا تیسری مرتبہ
کے بعد سکھلائی مجکو یا رسول اللہ تب فرمائی حضرت نے کہ جب چاہے کہ کھڑا ہو
نماز کے واسطے تب پورا کر وضو کو پھر مونہہ کر قبلہ کیطرف پھر تکبیر کہہ پھر پڑھ جو کچھ کہ
موجود ہو تیرے پاس قرآن مین سے ف یعنے الحمد کا سورہ اور قل ہو اللہ
یا اور کوئی سورہ یا آیت فقط پھر رکوع کر یہان تک کہ آرام لیوے تو رکوع مین
پھر اوٹھا سر اپنا یہان تک کہ سیدہا کھڑا ہو تو پھر سجدہ کر یہان تک کہ آرام لیوے تو
سجدہ مین پھر اوٹھا سر اپنا یہان تک کہ آرام لیوے تو بیٹھنے مین اور ایک

ہی کہ پھر سر اوٹھاوے ف یعنے دوسری سجدی سے یہان تک کہ سیدھا کھڑا ہوئے

پھر کر اسی طرح سی اپنی سب نماز ف یعنی ہر ایک رکعت اسی طرح سی کیا کہ فقط اور

روایت ہی کہ فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص طہارت اچھی کرے

اور اول وقت مین نماز کری رکوع سجود کو پورا کرے دل کو حاضر رکھی خوف اور تواضع

سی نماز ادا کری تب وہ نماز جاتی ہی عرش تک سفید روشن ہوکر کہتی ہی خدا تجکو محافظت

کرے جیسا تونے مجکو محافظت کیا اور جو شخص کہ اچھی طہارت نکری اور اول وقت بیچ

ادا نہ کرے اور رکوع و سجود پورا نہ کرے اور دل کو حاضر نرکھے خوف

اور تواضع دلمین نرکھے تو وہ نماز جاتی ہی آسمان تک کالی ہوتی ہی اور کہتی ہی کہ خدا

تجکو ضایع کرے جیسا تونے مجکو ضایع کیا ہی اسوقت نماز کو اسکی مانند پورانے کپڑی

کے اسمین لپیٹتی ہین اور اسکی موہنہ پر مارتے ہین ف یعنے قبول نہین کرتے ہین

اور فرمائی چورونمین بدتر وہ ہی جو اپنی نمازمین سے چوری کرے ف رکوع اور سجود

مین کم کرے اور وقفہ درمیانمین نا کرے انتباہ بیت جب نماز آدمی تو سب چھوڑ

کے رب سی دل جوڑ طہارت اول وقت کو مسجد کو جماعت کو نچھوڑ عابد کو لازم ہی کہ

کہ بدن اور جامہ اور نماز کے جائی پاک رکھی اور وضو بہت اچھی طرح کرے اور اذان

اور اقامت کو سنی اور اول وقت مین جماعت کے ساتھ حضور دل سی نماز پڑھی اور

چاہی کہ سیدھا کھڑا ہی اور قبلہ کی طرف موہنہ کرے اور سب دنیا کے کامونکو

اور انکی محبت کے دل سی دور کرے اور دلکو خدا کی یاد مین اور خوف مین رکھے اور

اور یقین جانی کہ حق تعالے حاضر ہی اور دلکے خطرونکو اور تمام اعضا کو دیکھتا ہی
اگر دل غافل ہوگا تو نماز ناقص ہوگے اور حق تعالے راضی نہوگا پھر چاہئے کہ ہیبت
خوف اور ادب سے دلکو حاضر رکھی اسوقت نیت کرے کہ مثلا فلانی وقت کی نماز ادا یا قضا
بجا لاتا ہون واسطے اللہ کے پھر نیت مین مبالغہ اور وسواس نکرے اور اسی وقت
اللہ اکبر بولے اور دونو ہاتھہ کانون تک اوٹھا وے پھر ہاتھہ باندھی اور ثنا کہی پھر
بسم اللہ اور الحمد کا سورہ دہیرسے پڑھے جیسا کہ کوئی بادشاہ سے عاجزی کرتا ہی اگر
معنی یاد کرے اور دہیان رکھے تو بہت عمدہ کام ہی نہین تو دلکو عاجزی مین حاضر رکھے
پھر اور کوئی سورہ یا آیت دہیرسے پڑھے اور صبح کی نماز اور مغرب اور عشا کی نماز کے
پہلے دو رکعت مین الحمد اور سورہ کو بلند آواز سے پڑھے باقی تمام رکعتین اور دوسری
نمازین آہستہ پڑھے اور بعد سورہ پڑھنے کی تھوڑا وقت خاموش کھڑا رہی اور جلد
رکوع مین نجاوے بعد اللہ اکبر کہی اور رکوع مین ایسا جھکے کہ پشت اور گردن مانند
ایک تختی کے برابر جھکی رہین اور ہتھیلیان گھٹنون پر اور انگلیان کھلی ہوئی اور بازو
پہلو سے دور رہین مگر عورتون کے بازو پہلو سے ملے رہین بعدہ اگر امام ہو تو تین
بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهٖ کہی اگر منفرد ہو تو پانچ یا سات بار کہنا اور معنی انکے
اسکے دلکو رکھنا بہت بڑا ثواب ہی اور چاہئی کہ دہیرسے پڑھی جلدی نکری اور بعد
پڑھنے کے بھی تھوڑی وقت ٹھیری رہی بعد سیدہا کھڑا رہی اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ
حَمِدَهٗ کہی اگر مقتدی ہو تو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْأَ

تمام تشہد کہی اور جلدی نکرے اور قبل کہنے کے سجدی مین نا جہکے بلکہ کہنے کے
بعد ہی تہوڑا وقت کہڑا رہی بعد اسکی سجدی مین جاوی اول دو نون زانو زمین پر لگاوے
بعد دو نو ہتیلیان بعد پیشانی اور ناک زمین پر لگا دے اور اگر امام ہو تو تین بار کہی
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ اگر منفرد ہو تو پانچ یا سات بار کہی بڑا ثواب ہے
لیکن دیر سے پڑہی جلدی نا پڑہی اور بعد پڑہنے کے ہی تہوڑی وقت ٹہیرا رہی کیونکہ
کہ اسمین بہت تاکید ہی اگر منے یاد کرکے اسمین دل لگا دی تو بڑا عمدہ کام ہی تہیرنے
دلکو خدا کی عاجزی مین حاضر رکہی بعد ٹہیرنے کے اوٹہی اور اپنے بائین پاؤن کے
تلوی پر بیٹہی پہر دیر سے یہہ دعا پڑہنا بڑا ثواب ہی رَبِّ اغْفِرْ لِیْ
وَارْحَمْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَاَجِرْنِیْ وَاعْفُ عَنِّیْ وَعَافِنِیْ
اور جلدی نہ پڑہی اور جلدی سے دوسری سجدہ مین نجاوے کہ اسمین بہت
تاکید ہے بعد پڑہنے کے دوسرا سجدہ کرے مانند پہلے سجدہ کے بعد تہوڑا وقت
بیٹہے بعد اسکی اللّٰہ اکبر کہی اور اوٹہی اور دوسری رکعت مانند پہلی رکعت کے
ادا کرے تب واسطے تشہد پڑہنے کے بائین پاؤن کے تلوی پر بیٹہی اور تشہد
پڑہے دیر کے ساتھ اور پہلی مرتبہ کے تشہد مین جبکہ کہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ تب اوٹہہ کر کہڑا ہووے اور ایک رکعت یا دو رکعت باقی کی
ادا کرے جسطور سے کہ پہلے رکعت ادا کیا ہی بعد تمام رکعتون کے دوسرا
تشہد تمام پڑہی بعد دعا مشہور جو مشہور ہی پڑہی بعد اسکے کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

تو پیرنگا تب اور سو نہہ سیدہی جانب پھیرے کہ اگر کوئی اسکی پیچھے ہو تو آدہا سو نہہ اسکا
دیکہے پہر بائین طرف سلام کہی دوسری بار جیساکہ اول کہا تھا اور مونہہ بائین طرف
پہیرا دے اور اس دونو سلام کہتی وقت نیت نماز سے باہر آنی کے کرے اور نیت
سلام کرنے کی اوپر حاضرون کے اور اوپر فرشتون کے کرے جبکہ نماز کو ساتھ حضور دل کے
اور ساتھ ان تمام آدابون کے جو مذکور ہوئے ہین ادا کریگا تب نماز کامل اور مقبول ہوگی
اور گناہین معاف ہونگی اور جنتِ فردوس کا جو حق تعالی وعدہ فرمایا ہی سو عطا
فرماویگا اور اگر حضور دل اور آداب مین خلل ہوگا تو نماز ناقص اور عیب دار ہوگی
پہر حق تعالے مالک ہی اگر معاف فرما دے تو فضل و کرم اسکا ہی نہین تو قباحت
اسکی ظاہر ہی **انتباہ** یہہ نماز کا حال جو لکھا گیا سو موافق مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ
علیہ کے ہی بعضی افعال مین نماز وغیرہ کے بیچ مذہب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ
علیہ کے اور مذہب دوسرے امامان رحمت اللہ علیہم کے اختلاف ہین سو ہر
ایک مسلمان کو چاہئی کہ جس امام کے اقتدار کھتا ہی اسیکی حکم کے موافق عمل کیا کرے
لیکن دوسری امامون کے مذہب کو باطل نجانے اور باطل نکہے **مسئلہ**
یہہ چند کام نماز مین مکروہ ہین نماز کرنا وقت مین بہوک اور پیاس کے اور وقت
تقاضا بول اور براز کے اور وقت ہر ایک مشغولی کے جو دلکو پریشان کرتا ہی اور
پاؤن ملا کر رکھنا اور ایک پاؤن اوٹھا کر کہڑے رہنا اور سجدہ مین ایک پاؤن
اوٹھانا اور دونو پاؤن پر بیٹھنا اور دونون چوتڑون پر بیٹھنا اور دونو گھٹنون کو

سینے تک لانا اور ہاتھہ پیجامی مین رکھنا اور سجدہ کے وقت جامی کو آگی تیتھیسے
سنبھالنا او سرکانا اور پیجامی سے کمر باندھنا اور ہاتھہ چھوڑنا اور ہر طرف نگاہ کرنا
اور انگلیان چٹکانا اور بدن کو کھجانا اور جمائی لینا اور داڑھی کے بالونسی بازی
کرنا اور سجدہ کرتے وقت زمین کو پھونکنا اور انگلیان آپس مین ملا کر رکھنا حاصل
یہہ کہ نماز مین تمام اعضا اوب سی رہین تا کہ نماز مقبول ہو

فصل چہارم

بیانمین اصل اور حقیقت نماز کی منقول کتاب سی کیمیای سعادت کی جاننا چاہی
کہ جو سابق مین لکھا گیا سو نماز کے قالب کا بیان ہی اس قالب کو جان ہونا اور اعضا ہونا
ضرور ہی کہ اگر قالب کو جان نہو گی تو قالب بیجان مانند مردی کے ہوگا کچہ کام نہ آویگا
اور اگر جان رہی لاکن اعضا نرہین تو نماز مانند آدمی ناک کان کٹی ہوئی کے اور
مانند اندہی اور لولی کے ناقص اور عیب دار ہوگی اسکا قبول ہونا مشکل ہی
اسواسطے واجب ہی کہ جان اور اعضا نماز کے نماز کے ساتھہ رہین تا کہ مقبول
بیچ درگاہ حق کے ہووے سو اعضا نماز کے اسکی اعمال اور ارکان اور آداب
ہین واجب ہی کہ اچھی طرح سی تعدیل کے ساتھہ اور آرام کے ساتھہ بجالا وین
جیسا کہ پہلے مذکور ہوئی ہین لاکن حقیقت اور جان نماز کی یہہ ہی کہ دلکو اور
جان کو سب کامون سے نکال کر یاد الٰہی مین اور خوف مین ایسا حاضر
رکھے کہ کوئی خیال کسی کام کا دلمین نہ آوی اور نماز کی ہر ایک کلمی کی معنے
دلمین گذرانی اور دلکو اس معنی مین اور خدا کی عاجزی مین مشغول رکھے

اور یقین جانے کہ حق تعالی اپنے ظاہر کو اور اپنے دل کو دیکھتا ہی اور حق تعالی
کی عظمت مین اور خوف مین دلکو اور جان کو ایسا غرق رکھے کہ ہرگز اپنی جان سے
اور کسی چیز سے خبر نرہے تب نماز پوری اور مقبول ہوگی اور [illegible]
جنت فردوس کا وعدہ ہی۔ **انتباہ** نماز کے ہر ایک عمل ظاہر [illegible]
ایک حقیقت باطن کی موجود ہی اور ہر ایک عمل مین ادب اسکا لازم ہی
جیسا کہ حقیقت اذان کی یہہ ہی کہ وہ واسطے عبادت کے بلاتی ہی اور روز
قیامت کی نداکو یاد دلاتی ہی ادب اسکا یہہ ہی کہ اسکو سننے اور سبکام چھوڑ
اور واسطے نماز کے دوڑے اور طہارت جاے اور [illegible] حقیقت یہہ ہی کہ دلکو پاک
کرے گناہون سے اور بدخصلتون سے ساتھہ توبہ اور پشیمانی کے اور جانے کہ دل حق تعالی
کے نظر کرنے کی جاے ہی اور جاے حقیقت نماز کی دل ہی اور حقیقت ستر عورت کی
یہہ ہی کہ جو چیز کہ دلمین بد ہی اسکو خدا کی نظر سے چھپا دیوے یعنی اس سے توبہ
نصوحا کرے اور گذرے ہوے پر پشیمان رہے تب دل پاک ہوگا اور
حقیقت قبلہ کیطرف مونہہ کرنے کی یہہ ہی کہ دل کا مونہہ دونو جہان سے پھیر کر خاص
حق تعالی کی طرف کرے جیسا کہ ظاہر کا مونہہ دوسری طرف کرنے سے نماز باطل
ہوتی ہی ویسا ہی دل کا مونہہ دوسری جانب پھیرنے سے نماز باطل ہوتی ہی اور
حقیقت قیام کی یہہ ہی کہ دلکو تمام حرکتون سے باز رکھے اور ساتھہ تعظیم اور عاجزی کے
کھڑا رہے اور روز قیامت مین حق تعالی کے سامنے کھڑے رہنے کو یاد کرے

که یهه قیام اشاره اسی بات کا هی اور حقیقت رکوع کی اور سجود کی یهه هی که
حق تعالی کی عظمت کو پهچانے که عرش و کرسی وغیره تمام مخلوقات کو اسکے
سجده سے شرف هی اور نجات هی اور اپنی بیکسی اور لاچاری کو
پهچانے که خاک سے بنا هی اور خاک مین جا دے گا اسواسطے لازم هی
که تواضع اختیار کرے اور تکبر سے حذر کرے اور پناه مانگے اور حقیقت
قرارت کی یهه هی که جو کلمه که بولتا هی اس کے معنی جانے اور اپنے کو
ویساهی بناوے جیسا که جب کها که وَجَّهْتُ وَجْهِيَ یعنی مینے دل کے
منهه کو تمام عالم سے پهیرا اور حق تعالی کی طرف کیا پهر فقط بس اگر
دل اس کا اس وقت کسی اور طرف متوجه هوگا تو یهه بات جهوٹ هو جاویگی
اور جبکه اول مناجات مین خدا تعالی سے جهوٹ کها تو خطر اس بات کا
ظاهر هی غرض جو کچهه که کهے دل کو اوس کے معنی کی صفت پر حاضر رکهے
اگر چاهے که حقیقت سے نماز کے فائده پاوے تو ایسا کرے انتباه
دل کو حاضر رکهنے کا علاج چار قسم پر هی اول یهه که اگر کسی جاے پر تماشا
یا غوغا خلق کا یا اور کچهه تردد هووے تو چاهیے که نماز کو جاے خلوت
مین پڑهیے دوم یهه که اگر وقت نماز کے دل کهانے پانی مین یا اور
کچهه کام مین لگا رهے تو اول اوس کام سے فارغ هو کر بعد نماز ادا کرے
سوم یهه که اگر کوئی اندیشه نماز مین بهی دل مین خطره لاوے تو ثنا نه کی

حقیقت کے آداب جو پہلے مذکور ہوئے ہین اون کے بجا لانے سے فرض ہوتے
ہین یعنی ایسا یقین کرے کہ حق تعالی کے روبرو کھڑا ہی اور حق تعالی
دیکھتا ہی پھر حق تعالی کے خوف مین رہے اور نماز کے معنون مین دل کو
مشغول رکھے جیسا کہ حق تعالی سے مناجات اور عاجزی کر رہا ہی پھر
محنت کرے تا کہ نماز بغیر خطرہ کے ہووے پھر نوافل زیادہ کرنا چاہیے
کہ اگر کچھ خطرہ بے اختیاری سے آگیا ہو تو نفل کے ثواب سے اس گناہ
کو حق تعالی معاف کرے چوتھا یہ ہی کہ اگر دنیا کے کوئی کام کا اندیشہ
نماز مین غالب رہا کرے اور کسی تدبیر سے دل کو نچھوڑے تو خدا کے
نیک بندے کو واجب ہی کہ واسطے اپنی آخرت کے وہ کام بالکل چھوڑ دیوے
کہ دنیا فانی ہی آخر کو فنا ہو گی اور آخرت باقی ہی اور خدا کی خوشی کے
برابر اور بہشت کے برابر کوئی دولت اور نعمت نہین ہی جب کہ اس
طرح سے نماز ادا کرے گا تو نماز قبول ہو گی حق تعالی راضی ہو گا اور
اپنے نیک بندون مین داخل کرے گا اور دوزخ سے آزاد کرے گا
جنت فردوس اور عالی مراتب عطا فرماوے گا اور وہ نعمتین کہ جنکی
خوبیان لا بیان ہین اور وہ نعمتین کہ سواے خدا کے کسیکو معلوم نہین
ہین جو رات کو اوٹھہ کے نماز کرنے والون کے لئے وعدہ فرمایا ہی
سو عطا فرماوے گا اور اگر نماز مین دل حاضر نہ رکھے گا یا [illegible]

قصور کرے گا تو اوس کی خرابیان ظاہر ہین فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ بہت شخص ہین کہ اون کو نماز سے سوائے رنج کے
کچھہ حصہ نہین ملتا ہی اور فرمایا کہ نماز ایسی کر جیسا کہ کوئی کسی کی آخری
ملاقات سے جدا ہونے کے وقت پر کرتا ہی یعنی سب کامون کو چھوڑ کے
اپنے دل کو اللہ کے خوف مین اور محبت مین مشغول رکھہ اور فرمایا کہ جو
نماز کہ دل اوسمین حاضر نرہے حق تعالی اوس مین نظر نہین کرتا ہی اور
حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم جب کہ نماز پڑھتے تھے اونکے
دلکے جوش کرنے کی آواز دو کوس تک لوگ سنا کرتے تھے اور
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہ نماز مین مشغول ہونے تھے
دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا جوش کرتا تھا جیسا کہ تانبے کی دیگ
پانی بہری ہوئی آگ پر جوش کرتی ہی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب کہ
چاہتے کہ نماز مین داخل ہووین تو لرزہ بدن مبارک پر پڑتا اور رنگ
بدل جاتا اور فرماتے کہ آیا وقت اس امانت کا جس کو ساتون آسمان
اور زمین پر پیش کرے طاقت اس کے سنبھالنے کی آسمانون مین اور زمین
مین نہ تھی اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص کو
نماز برے کامون سے نہ روکے تو اوس کو نماز سے کچھہ فایدہ نہین
ہی مگر یہہ کہ خدا سے دور رہے گا اور حضرت طلحہ اپنے باغ مین نماز کرتے

تھے ایک پرند درختون مین ایسا پھرا کہ دل مشغول ہوگیا سو حضرت نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین اپنے دل کی شکایت کی اور اس
گناہ کے کفارہ مین وہ تمام باغ جس مین نخلستان تہا خیرات کیا فقط یہہ احادیث
مشکوٰۃ شریف مین ہین اور فرمایا حق تعالی نے لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی
تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ یعنی کہ نیکی نہین پاوٴگے جب تک کہ نہ دوگے جو
چیز کہ دوست رکہتے ہو اوس کو فقط اس لئے کہ خدا کے دوستون نے تمام
دل کی خواہشون کو چھوڑا اور بہت بزرگون نے واسطے خدا کے ملک اور مال
اور جان اور عزت اور نام اور ننگ اور وطن اور خویشان اور اولاد سے
درگذر کرکے اس کے بدلے مین حق تعالی کی رضامندی اور محبت اور
بہشت اور دیدار اور قرب الٰہی حاصل کیا حق تعالی سب مسلمانون کو اس
طرح کی نماز اور بندگی خالص نصیب کرے آمین یا رب العالمین

فصل پانچوین بیان فضایل جماعت کی نماز کے

فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ثواب ایک نماز کا
ساتھ جماعت کے برابر ثواب ستائیس نماز کے ہے جو تنہا پڑہے اور فرمایا
کہ نماز عشا کی جو کوئی جماعت سے پڑہے اوس کو آدہی رات تک عبادت
کرنے کا ثواب ہے اور جو کوئی نماز صبح کی ساتھ جماعت کے پڑہے اوس کو
تمام رات کی عبادت کرنے کا ثواب ملتا ہے اور فرمایا کہ جو چالیس دن تک

ساتھہ جماعت کے پڑہے دایم کہ پہلی تکبیر بہی قضا نہوتی ہے اوس کے لیے دو
آزادیان لکہتے ہین ایک آزادی نفاق سے اور دوسری آزادی دوزخ سے
فقط یہہ احادیث مشکوٰۃ مین ہین اسی سبب سے جب اصحاب کو پہلی تکبیر
جماعت کے ساتھہ میسر نہوتی تہی وہ تین دن تک ماتم کرتا تھا اور اگر جماعت
فوت ہوتی تو سات دن ماتم کرتا تھا اور بہت علما کہتے ہین کہ اگر بغیر
عذر کے جماعت کو ترک کرے تو نماز درست نہین ہوتی ہے اسواسطے جماعت
مہم جاننا لازم ہے **انتباہ** ہر ایک نماز پانچ وقت کی نمازون سے اول
وقت مین ادا کرنا بہت ثواب رکہتا ہے اور اس کے فضایل بہت ہین اور
اس کام کے واسطے بہت تاکیدین آئی ہین غرض جیسے کہ جماعت کے فضایل
ہین ویسے ہی اول وقت مین نماز ادا کرنے کے فضایل ہین یہہ کام بہت
ضروری خوف سے طول عبارت کے مختصر کیا گیا

فصل چھٹی بیان مین فضایل جمعہ کے دن کے اور نماز جمعہ کے

منقول مشکوٰۃ شریف سے ہے فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
جو شخص جمعہ کے روز مرتا ہے اوس کا مرتبہ شہیدون کا لکہا جاتا ہے اور عذاب
قبر سے بچاتے ہین اور فرمایا کہ خدای تعالی ہر ایک جمعہ مین چھہ لاکہ آدمی کو
آگ دوزخ سے آزاد کرتا ہے اور فرمایا کہ ہر روز وقت زوال آفتاب کے آتش
دوزخ کو سلگاتے ہین اس وقت نماز پڑہنا لاکن جمعہ کے دن وقت زوال

آفتاب کے آتش دوزخ کی تہین سلگاتے ہین مگر دزوال کے نماز جمعہ کی پڑہنا چاہیئے فقط اور بعضے علما کے نزدیک مقرر ہی کہ صلوٰۃ وسطیٰ جمعہ کی نماز ہی جسکے ادا کرنے کی تاکیدین قرآن مجید مین بہت ہین غرض نماز جمعہ کے فضایل بہت بڑے ہین اور سب کو معلوم ہین اور غسل کرنا جمعہ کے دن فجر کے وقت سے زوال کے قریب تک سنت موکدہ ہی بعضے علماء واجب جانتے ہین اس مین بڑا ثواب ہی جس قدر پہلے وقت فجر سے قریب غسل کرے گا ثواب زیادہ پاویگا اور پوشاک پاک پہنا اور خوشبو لگانا اور اول سب کے مسجد مین آنا اور ذکر مین مشغول رہنا اور قرآن پڑہنا اور سورہ کہف پڑہنا بہت ثواب ہی خصوصاً درود شریف پڑہنے کا بہت ثواب ہی جیسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو کوئی جمعہ کے دن اسّی مرتبہ درود شریف پڑہے گا اوس کے اسّی برس کے گناہ معاف ہونگے وہ درود یہہ ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اور اگلے کے بزرگون کا معمول یہہ تہا کہ جمعہ کے دن ہزار بار قل ہو اللہ احد اور ہزار بار درود شریف اور ہزار بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اور ہزار بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑہا کرتے تہے اگر جمعہ کے روز مغرب تک مسجد مین رہے تو بہت ثواب ہی نہو سکے تو گہر مین جاوے لاکن خدا کے ذکر سے غافل نرہے کہ اس دن مین ایک وقت ہی کہ جو دعا کرین سو قبول ہوتی ہی

اس مین کچھ شک نہین لاکن وہ وقت کونسا ہی سو معلوم نہین اس واسطے
لازم ہی کہ اس دن سب وقت دعامین مشغول رہے تا کہ مقصد حصول ہو مسئلہ
دو رکعت نماز جمعہ کی ہی واجب ہوتی ہی بدلین نماز ظہر کے بشرط آزادگی کے
اور اقامت اور تندرستی کے اور مرد ہونا اور آنکھہ اور پیر سلامت ہونا اور
جائز نہین ہی جمعہ ادا کرنا مگر شہر مین یا شہر کے گرد اور بادشاہ یا نائب اوسکا
موجود ہوا اور ظہر کا وقت ہو اور دو خطبے نماز سے پہلے پڑہے اور
مسجد مین اذن عام دیوے اور مقتدی تین سے کم نہون اور امام شافعی
کے قول سے چالیس سے کم نہون بغیر ان شرطون کے جمعہ کی نماز روا
نہین ہی **انتباہ** اس کتاب مین عبادتون کے فضائل کا بیان ہی اور کچہ
احکام ضروری بہی ہین تمام مسائل فقہ کے کتابون مین موجود ہین باقی مسائل
بوقت حاجت وہان سے دریافت فرماوین اور اس مختصر مین بہی جس جای
خطا نظر مین آوے اپنے لطف و کرم سے اصلاح فرماوین

فصل ساتوین بیان مین باقی واجب نمازون کے

جاننا چاہئے کہ نماز عیدین کی اور نماز طلب باران کی اور سورج گہن اور چاند
گہن کی اور نماز طلب دفع خوف کی واجب ہی اور نماز جنازہ کی فرض
کفایہ ہی مسئلہ عید رمضان اور عید قربان کی نماز واجب ہی جسپر جمعہ کی نماز
واجب ہی اوس کی تمام شرطون کے ساتھہ جو آگے مذکور ہوئین سوا ہے

خطبہ سے دو رکعت پڑہے پہلی رکعت مین بعد تکبیر کے اور ثنا کے تین تکبیرا یہ کہے
اور ہر تکبیر کے ساتھہ ہاتھ اوٹھاوے اور تکبیرون کے درمیان بقدر تین تسبیح
کی تقدار ٹھہرے اور دوسری رکعت مین بعد الحمد اور سورہ پڑہنے کے تین
تکبیر کہے اسی طرح سے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد خطبہ پڑہے اور خطبہ مین
بیان کرے احکام صدقہ فطر اور قربانی کرنے کے اور ایام تشریق کی تکبیرین
واجب ہین عرفہ کے روز فجر سے تیئیس نمازون تک یعنی تیرہوین کی عصر تک
ہر نماز کے بعد **مسئلہ** سورج گہن کے وقت دو رکعت نماز جماعت کے
ساتھہ پڑہین اور چاند گہن اور ہوا سخت اور دشمن اور موذی جانور وغیرہ
کے خوف کے وقت بغیر جماعت کے اور نماز کے پیچہے دعا کرین حادثہ کے
دور ہونے تک **مسئلہ** بارش کی طلب کے لئے ایک جنگل مین کہ وہان
کوئی ذمی نہو باجماعت نماز پڑہین اور استغفار کرین اور واسطے پانی کے
دعا مانگین **مسئلہ** دشمن یا جانور پہاڑنے والے مانند شیر یا سانپ یا بہیڑیا وغیرہ
غلبہ کے وقت مقتدی دو گروہ ہووین ایک جماعت مقابل دشمن کے کہڑی ہین
دوسری جماعت آدہی نماز امام کے ساتھہ پڑہ کے روبرو دشمن کے جاوین اور
وہ لوگ پہلی کے آکر پہلے امام کے ساتھہ آدہی نماز ادا کرین پہر امام فارغ ہوا
تو پہلا گروہ آکر اپنی باقی نماز تمام کرے اور یہہ دوسرا فرقہ سامنے دشمن کے
کہڑی ہووین اور وہ فرقہ دوسرا اپنی باقی کی نماز تمام کرین اور مغرب کی نماز مین

چاہیے کہ امام پہلے فرقہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑہے اور دوسرے فرقہ
کے ساتھ ایک رکعت۔

فصل آٹھوین جاننا چاہیے کہ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یعنی ایک آدمی نے
ادا کی تو سب سے ساقط ہو جاتی ہے اگر کسی نے بھی ادا نہ کی تو سب گناہگار
ہوتے ہین۔ تین صف جماعت کی ہونا بہتر ہے اگر سات آدمی ہون تو تین پہلی
صف مین دو درمیان کی صف مین اور دو آخر کی صف مین اور امام ان
تینون صفون کے آگے کہڑا رہے اور اس نماز مین چار تکبیرین ہین اول
تکبیر کے بعد ثنا کہے یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ
اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ
پہر دوسری تکبیر کہے بعد اوسکے درود پڑہے یعنی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
پہر تیسری تکبیر کہے اور پڑہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا
وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ

وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ بعد اوس کے چوتھی تکبیر کہے اور دعا دونو طرف سلام پھیرے اور اگر مردہ لڑکا ہو تو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور اگر مردہ لڑکی ہو تو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً کہے

فصل نوین بیان مین نمازہاے سنت کے

فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑہے ایک دن رات مین بارہ۱۲ رکعت بنایا جاوے گا اوس کے لئے ایک گہر بہشت مین چار رکعت قبل ظہر کے اور دو رکعت بعد ظہر کے اور دو رکعت بعد نماز مغرب کے اور دو رکعت بعد نماز عشا کے اور دو رکعت پہلے نماز فجر سے اور بہت اصحاب سے روایتین ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی سنت دو رکعت پڑہنے پر ایسی تاکید فرمایا کرتے تہے اور کسی نماز پر ایسی تاکید نہین فرماتے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دو رکعت فجر کی بہتر ہین دنیا سے اور اوس چیز سے کہ جو دنیا مین ہی اور فرمایا جو شخص محافظت کرے چار رکعت پر قبل نماز ظہر کے اور چار رکعت پر بعد نماز ظہر کے حرام کرے اوسکو اللہ دوزخ پر اور فرمایا چار رکعت قبل ظہر کی کہ نہین بیچ اونکے سلام پہیرنا یعنی چارون ایک ہی تحریمہ سے پڑہی

جاوین کہولے جاتے ہین اونکے واسطے دروازے آسمانون کے یعنی قبول ہوتی ہین
اور روایت ہی کہ پڑہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار رکعت قبل ظہر کے اور فرمایا
کہ یہہ ایسا وقت ہی کہ کہولے جاتے ہین دروازے آسمان کے سو دوست کہتا
ہون کہ اوپر چڑہے میرے واسطے اسمین عمل نیک آور فرمایا رحم کرے اللہ
اوس شخص پر کہ نماز پڑہے قبل عصر کے چار رکعت اور روایات ہین کہ پڑہتے
تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل عصر کے چار رکعت آور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑہے بعد نماز مغرب کے چہہ رکعت کہ انکے
درمیان بُری بات نہ کہے تو برابر کی جاتی ہین واسطے اوسکے ساتہہ عبادت
بارہ برس کے یعنی بارہ برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہی آور فرمایا کہ چار رکعت
بعد زوال کی برابر ہی ثواب اوسکا چار رکعت نماز تہجد کے آور فرمایا جو شخص کہ نماز
پڑہے بعد نماز مغرب کے چار رکعت تو اوٹہائی جاتی ہی نماز اوسکی علیین مین فقط
مرقوم ہین یہہ تمام روایات مشکوۃ شریف مین انتباہ بیان مین فضایلون کے
جو تہجد کی نماز کے ہین۔ روایات ہین اصحاب کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے کہ فرمایا
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اوترتا ہی رب ہمارا برکت والا
ف یعنی حق تعالی اپنی رحمت خاص کو اُتارتا ہی فقط ہر ایک رات کو دنیا کے آسمان
کی طرف جس وقت کہ باقی رہتی ہی پچہلی تہائی رات فرماتا ہی کون ہی کہ دعا کرے
مجہہ سے کہ قبول کرون مین اوسکی دعا کو کون ہی کہ مانگے مجہہ سے کہ دون مین

اوسکو کون ہی کہ گناہ بخشواوے مجھ سے کہ بخشوں مین اوسکو اور فرماتا ہی کہ کون
ہی جو قرض دیوے اوس کو جو محتاج نہین ہی اور ظلم کرنے والا نہین ہی یعنی
مجھکو قرض دو کہ مین محتاج نہین اور ظلم کرنے والا نہین ہون اور فرمایا کہ تحقیق
رات مین ایک ساعت ہی کہ نہین مانگتا ہی اس مین کوئی مسلمان بھلائی کام مین
دنیا اور آخرت کی اللہ سے مگر کہ دیتا ہی اللہ اوسکو وہ بھلائی اور یہہ ساعت
ہر ایک رات مین ہی اور فرمایا کہ بہت پسند نمازون مین اللہ کے نزدیک نماز
حضرت داؤد پیغمبر کی ہی اور بہت پسند روزون مین اللہ کے نزدیک روزہ
حضرت داؤد پیغمبر کا ہی اور تھے داؤد پیغمبر علیہ السلام سوتے آدہی رات اور
قیام کرتے تہائی رات مین پھر سوتے چھٹا حصہ رات مین اور روزہ رکھتے
ایک دن اور افطار کرتے ایک دن اور فرمایا کہ اوٹھنا رات کا عادت ہی نیکون
کی جو تمھارے پہلے تھے اور نزدیکی کا سبب ہی تمھارے رب پاس اور سبب
مٹانے گناہون کا ہی اور سبب باز رہنے کا گناہون سے ہی اور فرمایا کہ
تین شخص ہین کہ ہنستا ہی اللہ تعالی طرف اونکے یعنی تین شخص سے راضی ہوتا ہی
اور اپنی رحمت سے نظر کرتا ہی طرف انکے ایک وہ شخص کہ جب اوٹھے رات
کو نماز پڑھے دوسرا وہ کہ نماز کی صف درست کرے تیسرا وہ کہ جہاد مین
صف درست کرے اور فرمایا کہ بہت نزدیک ہوتا رب کا اپنے بندہ سے
درمیان مین پچھلی رات کے ہی پھر اگر ہوسکے کہ ہووے تو درمیان مین ان

شخصوں کے کہ ذکر کرتے ہیں اللہ کا اوس وقت میں تو ہوا ۔ فرمایا کہ رحمت کرے
اللہ اس شخص پر کہ اوٹھا رات کو پھر نماز پڑھی اور جگایا اپنی عورت کو پہ نماز
پڑھی اوس عورت نے پھر اگر نہ جاگی تو چھینٹے دیا اوس کے منہہ پر پانی کی رحمت
کرے اللہ اوس عورت پر کہ اوٹھی رات کو پھر نماز پڑھی اور جگایا اپنے خاوند
کو پھر اگر نہ جاگا تو چھینٹے دی اوسکے مونہہ پر پانی کی آور روایت ہی کہ عرض
کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہ یا رسول اللہ دعا کون سی بہت قبول ہوتی ہی تب
فرمایا کہ درمیان پچھلی رات کے اور پیچھے فرض نمازوں کے آور فرمایا کہ تحقیق
جنت میں محل ہیں کہ دیکھا جاتا ہی جو اسکے باہر ہی اسکے اندر سے اور جو اسکے
اندر ہی اسکے باہر سے تیار کیا ہی اوسکو اللہ نے ایسے شخص کے لیے کہ نرمی
سے کلام کرے اور کہلا وے کہانا اور پے در پے روزے رکھے اور نماز پڑھے
رات کو اور لوگ سوتے ہوں آور فرمایا کہ افضل نمازوں میں بعد فرض کے
نماز ہی درمیان رات کی آور فرمایا کہ تہا واسطے داؤد علیہ السلام کے رات
کو ایک وقت کہ جگاتے اسمیں اپنی اہل وعیال کو اور فرماتے ای داؤد کے
لوگو اوٹہو اور نماز پڑہو تحقیق یہہ ایک وقت ہی کہ قبول کرتا ہی اللہ عزوجل
اسمیں دعا کو سوائے جادوگر اور تحصیلدار کی دعا کے آور فرمایا کہ اشرف
میری امت کے حافظ قرآن شریف کے ہیں اور عمل کرنے والے اسپر اور جاگنے
والے پچھلی رات کے اور پڑہنے والے نماز تہجد کے ہیں مذکور ہیں یہہ احادیث

مشکوۃ شریف مین اقتباس معتبر کتابون مین بزرگان دین کے قول سے ثابت ہوئی تہجد کی نماز پڑہنے والا آسودہ رہتا ہی اور اس ضعیف نے اس بات کا بہت تجربہ کیا ہی اور اس بات کو تحقیق پایا اور بہت دوستون کو یہہ عمل یعنی تہجد کی نماز بتایا تہی اور اللہ تعالی نے اونکو روزی کی کشایش عطا فرمائی ہی

فصل چوتہی بیچ بیان فضایل نوافل نمازون کے

جاننا چاہئے کہ بعد نماز فرض اور سنت کے کسی عمل کی بزرگی اور ثواب برابر نماز نفل کے نہین ہی اور نفل بہت سے بیان کئے جاتے ہین روایات ہین اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے کہ فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی نماز تسبیح کو ہر روز ایکبار پڑہے گا حق تعالی اوسکے گناہون کو معاف فرما وے گا اگر ہر روز نہو سکے تو ہر ہفتہ مین ایک بار پڑہے نہین تو ہر ماہ مین یا ہر سال مین ایکبار پڑہا کرے اگر نہو سکے تو تمام عمر مین ایکبار پڑہے کہ گناہ معاف ہوتے ہین صفت اوس کی یہہ ہی کہ دو دو گانہ تسبیح پڑہے نفل کی نیت سے اول رکعت مین بعد الحمد کے سورہ اذا زلزلت الارض پڑہے اور دوسری رکعت مین بعد الحمد کے سورہ والعادیات پڑہے تیسری رکعت مین بعد الحمد کے سورۂ قل یا ایہا الکافرون یا سورہ اذا جاء پڑہے چوتہی رکعت مین سورۂ قل ہو اللہ پڑہے اور ہر ایک رکعت مین بعد الحمد اور سورہ کے پندرہ مرتبہ تسبیح اربعہ پڑہے یعنے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑہے

بعد اوس کے رکوع کرے اور بعد ذکر رکوع کے دس مرتبہ وہی تسبیح اربعہ پڑہے
پہر رکوع سے سر اوٹہاوے اور سمع اللہ کہے اور دس مرتبہ تسبیح اربعہ بولے پہر
سجدہ مین جاوے بعد ذکر سجدہ کے دس مرتبہ تسبیح اربعہ کے پہر سر اوٹہاوے
اور دس مرتبہ تسبیح مذکور کہے پہر دوسرے سجدہ مین بعد ذکر کے تسبیح مذکورہ
دس مرتبہ پڑہے پہر سر اوٹہاوے اور دس مرتبہ تسبیح مذکور پڑہے یہہ تسبیح
ہر ایک رکعت مین سستر پہ پانچ مرتبہ ہوتی ہے اور چار رکعت مین تین سو
مرتبہ ہوتی ہے بزرگان دین اس نماز کو ہمیشہ پڑہتے تہے اس نماز کے
فواید پڑہنے والون کو معلوم ہوتے ہین بہت بڑی قسمت والے کو اسکے
ہمیشہ پڑہنے کی توفیق ہوتی ہے یہہ غیب کی نعمت کا خزانہ اور دل کی
روشنی کی دوا اور آخرت کی دولت ہے ایک دوست اس ضعیف کے
ایک مدت ہر شب بعد نماز مغرب کے یہہ نماز پڑہا کرتے تہے کہ حق تعالے
نے بڑی نعمتین باطن کی عطا فرمائی تہین کہ حال اونکا بہت بہتر ہوا اور
چاہئیے کہ بعد ہر دوگانہ کے تیس پہ چار بار اللہ اکبر اور تیس تیس بار
الحمد للہ اور تیس تیس بار سبحان اللہ پڑہے کہ بنہایت ثواب ہے اور
روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص کو
حاجت ہووے اللہ تعالی سے یا کسی آدمی سے پہر چاہتیے کہ اچہا کامل وضو
کرے پہر دو رکعت نماز پڑہے پہر تعریف اور ثنا کرے اللہ کے واسطے اور

درود بھیجے نبی پر پھر کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ
الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ
وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ
کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ
وَلَا حَاجَةً هِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ
اور فرمایا نہیں کوئی شخص کہ گناہ کرے کوئی گناہ پھر کھڑا ہووے اور طہارت کرے اور
نماز پڑھے پھر بخشش مانگے اللہ سے مگر بخشتا ہے اللہ اوسکو پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَکَرُوا
اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ اور روایت ہے
کہ جب سخت ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی کام تب نماز پڑھتے تھے
اور روایت ہے کہ صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر بلایا حضرت بلال کو
اور فرمایا کہ ساتھ کس چیز کے میرے پہلے گیا تو بہشت میں کہ نہ داخل ہوا میں
کبھی مگر سنا میں نے آواز تیرے جوتے کی اپنے آگے تب عرض کیا بلال نے
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں اذان دی میں نے کبھی مگر پڑھی میں نے
دو رکعت نماز اور نہ پہونچا مجھکو حدث کبھی مگر وضو کیا میں نے اسی وقت اور
جانا میں نے کہ تحقیق اللہ تعالی کا حق ہے مجھ پر دو رکعت تب فرمایا حضرت رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبب انہیں دونوں کے یعنی انہیں دونوں

کام سے تو نے یہہ مرتبہ پایا آخر روا ہیت ہے جابر رضی سے کہا کہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سکھلاتے ہمکو دعا استخارہ کی جیسا کہ سکھلاتے ہمکو سورہ میں قرآن شریف کی اور فرماتے کہ جب قصد کرے ایک تمہارا کسی کام کا تب چاہئے کہ پڑہے دو رکعت سواے فرض کے پہر چاہیے کہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّی

اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ فقط

یہہ نماز اور یہہ دعا پڑہنے سے جو کام نیک ہی سو بن آتا ہی اور جو کام بد ہی سو بن نہیں آتا ہی یہہ عمل بہت مجرب ہی اور مشہور اور مروج بہی ہی اکثر اولیا اللہ اور اہل تقوی اسپر عمل کرتے ہیں انتباہ نماز سنت تراویح ماہ رمضان مبارک کی مشہور ہی اور سواے انکے بہت نمازیں ہیں کہ ثواب بے نہایت رکہتی ہیں یہہ

نماز مین جو مذکور ہوئین سو کنجیان نعمت کے خزانون کی اور سبب نجات اور حصول مال و جاہ کے ہین حق تعالی نے جنکی قسمت مین عالی مرتبے اور قرب درگاہ اور جنت فردوس مقرر فرمایا ہی او نکو توفیق عطا فرماتا ہی سوائے دوستان خدا کے دوسرون کو طاقت اور توفیق نہین ہوتی ہی اور نماز کے باب مین جو احادیث لکہی گئی ہین سو وہ تمام مشکوۃ شریف مین موجود ہین او نکی اسناد کو ترک کیا

باب پانچوان

بیان مین فضایل اور آداب تلاوت قرآن مجید کے ملا ہوا اوپر چار فصل کے

فصل اول بیان مین فضایل تلاوت قرآن شریف کے ۔ جاننا چاہیے کہ قرآن مجید کے فضایل مین بہت آیات اور احادیث ہین اس کتاب مختصر مین تمام کے لکہنے کی گنجایش نہین ہی اس لئے بعضے فضایل لکہے جاتے ہین فرمایا حق تعالی نے لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ الی اخرہ یعنی اگر اس قرآن کو ہم اوتارتے پہاڑ پر تو البتہ دیکہتے تم یا محمد اس پہاڑ کو کہ خوف کرتا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا خوف سے اللہ کے فقط اور فرمایا وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰی بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا فقط یعنی اگر کوئی چیز ایسی ہو کہ جس سے پہاڑ راہ چلین اور زمین قطع ہو اور مُردے بات کرین تو وہ چیز البتہ قرآن شریف ہوگا ولیکن سب کام خدا کے اختیار مین ہین اور فرمایا اَلرَّحْمٰنُ

عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ یعنی مین ایسا بڑا رحم کرنے والا ہون کہ اپنی رحمت کے باعث
سے قرآن کو سکہلاتا ہون اور فرمایا بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ
یعنی یہہ قرآن بہت بڑے مرتبہ والا ہی لوح محفوظ مین لکہا ہوا ہی اور فرمایا
لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ یعنی ہاتہہ نہ لگاوین اسکو سواے پاک لوگون
کے۔ اور فرمایا کہ اگر تمام آدمی جنات جمع ہون کہ مانند اس قرآن کے
بناوین تو نہین بنا سکین اگرچہ ایک دوسرے کی مدد کرین۔ سو کافرون نے
حق تعالی کی یہہ شرط باطل کرنے کے لئے اور مسلمانون کو باطل کرنے کے
لئے ہر طرح کی خلایق کو جمع کرتے رہے اور بہت مال خرچ کرتے رہے
لاکن بارہ سو برس سے زیادہ گذرے کہ اب تک ایک آیت بہی نہین بنا سکے
سو سب حیران ہین اور یہہ معجزہ موجود ہی اور آزمایش جاری ہی جو کوئی چاہے
سو آزمایش کر لیوے اور جاننا چاہئیے کہ قرآن مجید کے معجزے بہت بڑے
ہین اور بے شمار ہین ان مین سے بعضے معجزے اس کتاب کے بارہوین
باب کی پانچوین فصل مین مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی فرمایا حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بڑی عبادت میری امت کی قرآن شریف پڑہنا
ہی اور فرمایا کہ جس کو قرآن کی نعمت دی ہی اور جانے کہ کسی شخص کو قرآن کی
نعمت سے بڑی نعمت دی ہی تو چہوٹی سمجہا اس نعمت کو کہ خدا ہی تعالی نے
بزرگ بنایا ہی اسکو تو بڑا گناہ گار ہوا اور فرمایا کہ روز قیامت مین خدا کے پاس

قراٰت سے بڑا شفاعت کرنے والا نہین ہی نہ کوئی پیغمبر نہ کوئی فرشتہ نہ اور کوئی
سوای ان کے اور فرمایا کہ حقتعالی فرماتا ہی کہ جس شخص کو قرآن کا پڑہنا دعا کرنے
کے واسطے فرصت نہ دیوے گا تو مین اوس کو بہت بڑا ثواب دونگا وہ بڑا ثواب
جو شکر کرنے والون کے واسطے مقرر ہی اوس کو ملے گا اور فرمایا کہ ان دلون کو
زنگار نے پکڑا ہی مانند لوہے کے عرض کیا کہ کس چیز سے نکالا جاوے گا زنگار
یا رسول اللہ فرمایا قرآن پڑہنے سے اور موت کو یاد کرنے سے اور فرمایا کہ مین
گیا اور واسطے تمہارے دو نصیحت کرنے والون کو چہوڑا کہ ہمیشہ تمکو نصیحت کرتے
رہین گے ایک بولنے والا ہی اور دوسرا خاموش ہی بولنے والا قرآن مجید ہی اور خاموش
نصیحت کرنے والا موت ہی اور فرمایا قرآن پڑہو کہ ثواب ہر ایک حرف کا
دس نیکیان ہین اور نہین کہتا ہون مین کہ الم ایک حرف ہی بلکہ الف ایک حرف ہی
اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف ۔ اور حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ مینے حقتعالی کو خواب مین دیکہا اور عرض کیا کہ یا رب نزدیکی کا تیرے
ساتھہ تیرے کس چیز مین بہت بڑا حاصل ہوتا ہی حکم ہوا کہ ساتھہ کلام میرے کے
جو قرآن ہی عرض کیا مینے اگر معنی اسکے جانے یا نہ جانے فرمایا اگر جانے یا نہ جانے بہت احادیث
جو مذکور ہوئین سو کتاب کیمیاے سعادت مین ہین ۔ اور روایات ہین کہ خبر دیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پڑہنے والے قرآن شریف کے سردار اور
عزت والے اہل جنت کے ہین اور فرشتے آسمان کے قرآن پڑہنے والون کو

جو زمین پر ہین ایسا دیکھتے ہین جیسا کہ زمین کے رہنے والے آسمان کے ستارون کو
دیکھتے ہین ۔ اور روایات ہین مشکوۃ شریف مین اصحاب کرام رضی اللہ عنہم
اجمعین سے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ صورت حسد کی
نچاہیے مگر دو شخصون پر ایک تو وہ مرد کہ دیا جسکو اللہ تعالی نے حفظ قرآن کا
وہ کھڑا رہتا ہو قرآن پڑھتا ہوا رات اور دن کی ساعتون مین اور دوسرا وہ
کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نے مال سو وہ خرچ کرتا ہو اوسے رات اور دن کی
ساعتون مین اور فرمایا کہ بیشک اللہ بلند کرتا ہو بسبب اس قرآن کے مرتبہ
کتنی جماعتون کا اور نیچا کرتا ہے بسبب اس کے مرتبہ دوسرون کا یعنی جو ایمان
لایا اور عمل کیا سو مرتبہ پایا اور جو ایمان نہ لایا سو وہ ذلیل ہوا اور فرمایا کہ پڑہو
قرآن اس لئے کہ آوے گا قرآن قیامت کے دن شفیع ہو کر اپنے قاریون کا
اور پڑہو دو چمکتی ہوی سورتون کو یعنی سورہ بقر اور سورہ آل عمران کو اس لئے
کہ یہہ دونون سورتین آوین گی قیامت کے دن جیسے دو ٹکڑے سفید ابر کے
یا جیسے دو ٹکڑیان یا جیسے دو جماعت صف باندہ کر اوڑتے جانورون کی طرح
کوشش کرین گی شفاعت مین اپنے پڑھنے والون کی پڑہو سورہ بقر کو کہ بیشک
پڑھنا اس کا برکت ہے اور چھوڑنا اسکا ندامت ہے اور نہین پڑھ سکتے اسکو سست لوگ
اور فرمایا کہ کہین گے آخرت مین قرآن پڑھنے والے اور اوسپر عمل کرنے والے کو
کہ قرات کر قرآن کی اور چڑہ جنت کے درجون پر اور خوبی سے قرآن پڑہ جیسا کہ

جیسا کہ خوبی کے ساتھہ پڑہتا تہا دنیا مین پہر بیشک مقام تیرا اخیر کی آیت کے پاس
ہوگا جو پڑہتا ہی تو دت یعنی ہر ایک آیت کے پڑہنے سے حق تعالی ایک درجہ
بہشت مین دیتا ہی کہ پہلے درجہ سے دوسرا درجہ بلند زیادہ اور بہتر زیادہ ہوتا ہی
اور اوس سے تیسرا درجہ بہتر زیادہ اور اوس سے چوتہا درجا اور اسی طرح سے
جس قدر آیتین زیادہ یاد ہون گی اتنے ہی درجے زیادہ ملین گے اور ایک سے
ایک درجہ بہتر ہوگا اور فرمایا جو شخص کہ نہو دل مین اوس کے کچہہ بہی قرآن
سے سو وہ دل مانند ویران گہر کے ہی اور فرمایا کہ فضیلت اللہ کے کلام کی
سب کلام پر ایسی ہی جیسے فضیلت اللہ کی اوسکی خلقت پر اور فرمایا کہ جس نے
قرآن پڑہا اور عمل کیا اوس کی آیتون پر پہنا دین گے اوس کے ماں باپ کو
قیامت کے دن ایسا ایک تاج کہ روشنائی اوسکی بہتر ہوگی آفتاب کی روشنی
سے اور فرمایا کہ قرآن پڑہنا نماز مین بہت بہتر ہی قرآن پڑہنے سے سواے
نماز کے اور قرآن پڑہنا نماز کے سواے بہی بہت بہتر ہی سبحان اللہ اور
اللہ اکبر کہنے سے اور تسبیح وغیرہ بہت بہتر ہی خیرات دینے سے اور خیرات دینا
بہت بہتر ہی نفل روزے سے اور نفل روزہ بچاو ہی دوزخ سے۔ یعنی قرآن
کی تلاوت سب تمام عبادتون سے فضیلت زیادہ رکہتی ہی اور فرمایا کہ قرآن پڑہنا
بغیر دیکہنے کے ہزار درجے ثواب رکہتا ہی اور قرآن پڑہنا دیکہہ کر دو ہزار درجے
تک ثواب رکہتا ہی اور فرمایا کہ مہارت رکہنے والا قرآن پڑہنے کی اچہے فرشتے

عزت والے لکھنے والون کے ساتھہ ہی اور جو کوئی پڑہتا ہی قرآن اور وہ ہچکتا ہی
ہی پڑہنے مین اور قرآن پڑہتا ساتھہ مشکل سے کے ہو تو اوسکے واسطے دو مزدوریان
ہین یعنی ایک مزدوری قرآن پڑہنے کی دوسری محنت اوٹھانے کی
اور فرمایا جس شخص نے قرآن پڑہا اور حلال جانا اوس کے حلال کو اور حرام جانا
اوسکے حرام کو داخل کرے گا الله اوسکو بہشت مین اور شفیع کرے گا اوسے
دس شخصون کے حق مین اوسکے گہر والون سے کہ انہین سبہی لایق ہونگے
دوزخ کے اور روایت ہی کہ ایک مرد رات کو قرآن پڑہتا تہا اور پاس
اوس کے گہوڑا بندہا ہوا تہا ناگہان ایک سایبان آسمان سے اوترا اور
ڈہانپ لیا اور گہوڑا بہاگنے لگا اوس مرد نے یہہ حال دیکہہ کر سکوت کیا تب وہ
سایبان چلا گیا پہر صبح کو آنحضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آیا
اور عرض کیا تب فرمایا کہ وہ سکینہ ہی کہ ظاہر ہوا تہا بسبب قرآن شریف کے
ف سکینہ ایک چیز ہی الله کی نعمتون سے کہ دیکہنے سے اوسکے مومن کے دل مین
تسکین ہوتی ہی اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اونہون نے کہ مقرر کیا
مجہکو رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے نگہبانی پر رمضان کے فطرے کے
سو آیا میرے پاس ایک شخص پہر لگا دونو ہاتہہ سے غلہ لینے پہر پکڑا مینے اوسکو
اور کہا کہ البتہ لیجاؤنگا تجہکو رسول الله کے پاس کہا اوسنے مین محتاج ہون
اور مجہہ پر بال بچون کا خرچ ہی اور بہت ضرورت ہی کہا ابو ہریرہ رض نے پہر

پہر چہوڑ دیا مینے اسکو پہر صبح کو اوٹہا مین سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
ای ابا ہریرہ کیا کیا تیرے قیدی نے کل کی رات کو عرض کیا مینے یا رسول اللہ
صلعم گلہ کیا سخت حاجت کا اور بال بچون کا سو رحم کیا مینے اوسپر اور چہوڑ دیا
اسکو فرمایا خبردار جہوٹ کہا اوسنے اور پہر بہی آوے گا سو منتظر رہا مین سو
آکر دونو ہاتہہ سے غلہ لینے لگا سو پکڑ لیا مینے اوسکو اور کہا کہ لیجاؤن گا
تجہکو پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پہر کہا اوسنے جیسا کہ کہا تہا پہلے
اور کہا کہ پہر نہ آؤنگا سو رحم کیا مینے اور چہوڑ دیا اوسکو پہر صبح کو فرمایا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ای ابو ہریرہ کیا کیا تیرے قیدی نے
تب عرض کیا مینے جو حال گذرا تہا تب فرمایا خبردار جہوٹ کہا اوسنے
پہر بہی آوے گا سو منتظر رہا مین اوسکا پہر آیا دونو ہاتہہ سے غلہ لیتا ہوا
پہر پکڑا مینے اور کہا کہ لیجاونگا تجہکو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس
تین بار تو نے کہا کہ نہ آونگا پہر آتا ہی تب کہا اوسنے کہ چہوڑ دے مجہکو
کہ سکہلاؤن تجہکو اون باتون کو کہ نفع دے اللہ تجہکو سبب اونکے جب کہ
قصد کرے تو سونے کا تو پڑہ آیت الکرسی کو جو یہہ ہی اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ آخر تک تب رہے گا تجہپر اللہ کی طرف سے نگاہبان اور نزدیک
نہ آوے گا تیرے کوئی شیطان صبح تک سو چہوڑ دیا مینے اوسکو پہر صبح کو
اوٹہا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کیا کیا تیرے قیدی نے عرض کیا

مینے سکھلایا مجھکو اون باتون کو کہ نفع دیگا اللہ مجھے بسبب اونکے تب فرمایا
خبردار سچ کہا اوس نے تو جانتا ہی کہ کس سے بات کرتا ہی تو تین رات سے
عرض کیا مینے کہ نہین فرمایا کہ وہ شیطان ہی

فصل دوم بیان مین فضائل اور خواص قرآن مجید کے — روایات
ہین اہل بیت عظام اور اصحاب کرام رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین سے کتاب
مشکوۃ شریف سے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ثواب
اذا زلزلت الارض کا سورہ پڑہنے کا برابر ثواب آدہا قرآن پڑہنے کے ہی
اور ثواب سورۂ قل ہو اللہ پڑہنے کا برابر ہی قرآن کی ایک تہائی کے اور
سورۂ قل یاایہا الکفرون کا برابر ہی ایک چوتہائی قرآن کے اور فرمایا کہ
ثواب دو آیتون کے پڑہنے کا صبح کو مسجد مین بہتر ہی ملنے سے دو اونٹنیون کے
اور تین آیتون کا ثواب بہتر ہی تین اونٹنیان ملنے سے اور چار کا چار سے
اور زیادہ کا بہتر ہی زیادہ سے اور فرمایا سورہ فاتحہ سبع مثانی ہی اور
قرآن عظیم وہی ہی اور اسمین شفا ہی ہر ایک بیماری کی یہہ سورہ کسی نبی پر نہ
اوترا خدا نے مجہی کو عنایت فرمایا اور سورہ فاتحہ اور دو آیتین سورہ بقر کی
آخر کی یعنی آیت امن الرسول سے آخر تک سورہ بقر کے جب اتری یہہ تو
تو آسمان کا دروازہ کہلا اور فرشتہ اترا تو کہا کہ خوش ہو جاؤ ان دو نورسے
کہ تمہین کو ملے ہین جو نہین ملی تہی تمہارے پہلے کسی نبی کو تو پڑہیگا کوئی

ایک حرف کو ان دونوں سے مگر دیوے گا خدا او سکو یعنی جو اس حرف مین مراد ہو سو حق تعالی عطا فرما دیے گا۔ اور فرمایا جو کوئی ایک رات مین ان دونون کو پڑہے گا بلا دفع کرینگے اوسکی اور فرمایا کہ قرآن گہر مین پڑہو بیشک شیطان بہاگتا ہی جس گہر مین سورہ بقر پڑہا جاتا ہی اور فرمایا کہ سب آیتون سے زیادہ بزرگی آیت الکرسی کو ہی اور روایت ہی کہ ایک شخص ہر نماز مین سورہ قل ہو اللہ احد پڑہتا تہا جب کہ اوسکا سبب پوچہا اوس سے تو کہا کہ یہہ سورہ خدا کی صفت مین ہی اور مین دوست رکہتا ہون اسکو تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک اللہ دوست رکہتا ہی اس شخص کو اور عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین دوست رکہتا ہون سورہ قل ہو اللہ احد کو تب فرمایا کہ تحقیق محبت نے تیری اوس سے مستحق کیا تجہکو بہشت کا اور فرمایا جو کوئی ہر روز دوسوبار قل ہو اللہ احد پڑہے گا تو مٹا دینگے اوس سے گناہ پچاس برس کے سوائے گناہ قرض کے اور فرمایا جو کوئی پڑہے گا سورہ قل ہو اللہ احد کو دس بار بنے گا اوس کی برکت سے اوس کے لئے ایک بڑا مکان جنت مین اور جو کوئی پڑہیگا بیس بار بنینگے اوس کے لئے دو مکان اور جو کوئی پڑہے گا تیس بار بنین گے تین مکان جنت مین تب عرض کیا عمر ابن خطاب نے قسم اللہ کی یا رسول اللہ صلعم اب تو زیادتی کرینگے ہم مکانون مین تب فرمایا

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا کا فضل اس سے زیادہ ہی اور
روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات کو بچھونے پر تین مرتبہ قُلْ
هُوَ اللّٰهُ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے اور
ہتھیلیوں پر دم فرماتے اور تمام جسم پر پھیرتے اور روایت کی ایک صحابی نے کہ
پایا مینے ایک جائے سخت ہوا مین اور اندھیری رات مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرمایا کہ پڑھو سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اور قُلْ أَعُوذُ
بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور فرمایا ایک اصحابی کو کہ نہ پڑھیگا
تو کوئی سورہ کہ زیادہ مفید ہو اللہ کے پاس قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ سے اور
فرمایا کہ جو کوئی پڑھے گا سورہ مومن کو إِلَيْهِ الْمَصِيرُ تک اور آیۃ الکرسی
صبح کو محفوظ رہے گا برکت سے ان دونو کے شام تک اور جو کوئی پڑھے گا
شام کو محفوظ رہے گا صبح تک اور فرمایا کہ ہر چیز کا دل ہو اور دل قرآن کا سورہ
یٰسین ہی جو کوئی ایک بار پڑھے گا ثواب دیوے گا اوسکو اللہ تعالی دس بار
تمام قرآن شریف پڑھنے کا اور فرمایا کہ جو کوئی پڑھے گا سورہ یٰسین کو دن
نکلتے وقت اوسکی حاجتین روا ہونگی اور جو کوئی پڑھے گا سورہ یٰسین کو اللہ
کی رضامندی کے واسطے جا بکر بخشے جاوینگے اوسکے اگلے گناہ سو پڑھو
اسکو اونکے پاس جنکو جان کندنی لگی ہو اور فرمایا کہ اللہ تعالی نے ہزار برس
پہلے زمین اور آسمان بنانے کے سورہ طٰہٰ پڑھی تب فرشتے بولے کہ خوشی

ہی اس امت کی کہ نہیں ہے قرات اپنے اور فرمایا جس نے پڑہا سورہ حٰم دخان
تو کسی رات میں صبح کرے گا اوس حال میں کہ مغفرت مانگتے ہونگے اوسکے
واسطے ستر ہزار فرشتے اور جس نے پڑہا سورہ حٰم دخان کو شب جمعہ
میں معاف ہونگے گناہ اوسکے اور روایت ہی کہ پڑہتے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سونے وقت مسبحات کو اور فرماتے کہ ایک آیت انمین ہی ہزار
آیت سے بہتر اور فرمایا کہ سورہ تبارک نے سپارش کیا ایک مرد کیواسطے
یہانتک کہ مغفرت ہوئی اوسکی اور روایت ہی کہ ایک اصحاب نے کسی قبر سے
سورہ تبارک کے پڑہنے کی آواز سنی اور عرض کیا آنحضرت صلعم سے تب
فرمایا کہ وہ سورہ باز رکہنے والا ہی نجات بخشنے والا ہی اپنے پڑہنے والے
کو عذاب سے اللہ کے اور روایت ہی کہ سوتے نہ تہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جب تک کہ نہ پڑہتے سورہ الٓمٓ تنزیل الکتاب اور سورہ
تبارک کو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی پڑہے گا صبح کو
تین بار اس دعا کو اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم پہر
پڑہے گا تین آیت آخر سورہ حشر کی مقرر کرے گا اللہ اوسپر ستر ہزار فرشتونکو
کہ دعا کرینگے اوسکے لئے یہانتک کہ شام کرے اور اگر مرجاوے اوس
روز تو ثواب پاوے گا شہادت کی موت کا اور جو کوئی پڑہے اسکو رات کو
تو حاصل کرے گا اسی مرتبے کو اور فرمایا جو پڑہے گا سورہ آل عمران کو

جمعہ کے دن مغفرت مانگین گے فرشتے اوسکے لئے رات تک اور فرمایا کہ پڑہو
سورۂ ہود کو جمعہ کے دن اور فرمایا کہ جو کوئی پڑہے گا سورۂ کہف کو
جمعہ کے دن تو اوسکے ایمان کا نور روشن رہے گا درمیان دو جمعہ کے
اور فرمایا کہ پڑہو نجات دینے والی کو وہ سورہ ہی الٓمٓ سجدہ کا اس لئے
کہ ایک مرد نے ورد کیا تہا اسکو اور بڑا گناہگار تہا سو اس سورۃ نے اپنے
دونو بازو پہیلا دیئے اور عرض کیا ای رب میرے بخش دے اسکو کہ وہ
میری قرارت بہت کیا کرتا تہا سو شفاعت قبول کیا اسکی پروردگار نے اور فرمایا
کہ لکہو اسکے لئے جگہہ پر ہر گناہ کے نیکی اور بلند کرو اس کا درجہ اور فرمایا
کہ وہ سورہ جہگڑے گا اپنے پڑہنے والے کی طرف سے قبر میں اور کہیگا ای رب
میرے اگر ہون مین تیری کتاب کی سورہ تو شفاعت قبول کر میری اسکے
حق مین اور اگر نہین تو نکالدے مجہکو کتاب سے اور وہ سورہ ہوگا بطور
پرندہ کے پہیلا دے گا اپنے بازو اوسپر پہر سپارش کریگا اوسکی سو بچا دیگا
اللہ اوسکو قبر کے عذاب سے اور سورہ تبارک کا بہی اسکے مانند ہی اور
بعضے اصحاب ہرگز سوتے نہ تہے بغیر پڑہنے ان دونو سورتون کے اور فرمایا
کہ فضیلت ملی سورہ الٓمٓ سجدہ کو اور سورۂ تبارک کو ہر ایک سورہ پر قرآن کی
ساٹھہ نیکیون کے ساتھہ اور فرمایا کہ ہر ایک چیز کو بلندی ہی بلندی قرآن کی
سورۂ بقر ہی اور ہر چیز کو خلاصہ ہی خلاصہ قرآن کا مفصل کے سورے ہین

ف یعنی سورۂ حجرات سے قرآن کے آخر تک اور فرمایا کہ ہر چیز کا حسن ہے اور
حسن قرآن کا سورۂ الرحمٰن ہے اور فرمایا کہ جو کوئی پڑہے گا سورۂ واقعہ
ہر رات کو تو نہ پہونچے گا اوسکو فاقہ کبہی - اور ابن مسعودؓ حکم کرتے تہے اپنے
بیٹون کو کہ پڑہا کرو ہر رات سورۂ واقعہ کو اور فرمایا کہ ثواب سورۂ
الھٰکم التکاثر کے پڑہنے کا برابر ثواب ہزار آیت کے ہے اور فرمایا کہ
جس نے پڑہا ایک رات مین سو آیتون کو جہگڑے گا اوس سے قرآن اوس
رات مین اور جسنے پڑہا ایک رات مین دوسو آیتون کو ثواب ملے گا اوس کو
تمام رات کی عبادت کا اور جسنے پڑہا ایک رات مین پانسو آیت سے ہزار
آیت تک - تو صبح کرو گے کا ایک قنطار ثواب لیکر عرض کیا صحابہ نے رضی
کیا ہے قنطار فرمایا ہزار درم یا ہزار دینار غرضکہ جاننا چاہیئے کہ قرآن مجید کی سورتون
اور آیتون کے خواص بیشمار ہین کہ برکت سے انکے حقتعالیٰ دونون جہان
کے مقصد عطا فرماتا ہے چنانچہ کتابون مین خواص قرآن مجید کے مرقوم ہین
اس مختصر مین واسطے عباد کے بعضے فضایل مرقوم ہوئے

فصل سوم بیان مین تاکید واسطے یاد رکہنے قرآن مجید کے
روایات ہین اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہمیشہ تلاوت کرتے رہو قرآن کی پہر قسم ہے اوس ذات
کی کہ جس کے ہاتہہ مین میری جان ہے کہ البتہ قرآن زیادہ بہاگ جاتا ہے

رتیون سے بندہی ہوئی اونٹون سے اور فرمایا بری چیز ہے حق مین کسی کے
ہم مین سے کہنا اس بات کا کہ بھول گیا مین فلانی اور فلانی آیت کو بلکہ
کہ بھلا دیا کسی نے اور فرمایا کہ نہین کوئی مرد کہ پڑھے قرآن کو پھر بھولے
اوسکو مگر ملے گا اللہ سے قیامت کے دن دانت گرا ہوا اور فرمایا ہم مین
سے نہین ہے جو شخص خوش آواز سے پکار کر قرآن نہ پڑھے اور فرمایا سات
قرارت پر قرآن اترا ہے پڑھو جس قرارت سے کہ چاہو اور فرمایا کہ پڑھو قرآن
کو عرب کے الحان سے اور آواز سے عرب کے اور دور رکھو اپنے کو
راگنیون سے فاسقون کے اور الحان سے یہود اور نصارٰی کے اور پیدا ہونگے
بعد میرے لوگ کہ الاپ کر پڑہینگے قرآن کو جیسے الاپ راگ کی اور نوحون
کی اور نہین تجاوز کرتے اونکے آواز اونکے حلق سے یعنی دلمین انہین اثر نہین
ہوتا ۔ فریفتہ ہونگے اونکے دل دنیا مین اور دل اونکے جو اچھی لگے اونکو
قرارت اونکی اور فرمایا قرارت اچھی اسکی ہے کہ جب پڑھے گمان کیا جاوے
کہ وہ ڈرتا ہے اللہ سے اور فرمایا کہ نہ ایمان لایا قرآن پر جس نے ارتکاب
کیا مناہی کا اور فرمایا سمجھ نہ سکے گا جس نے پڑھا قرآن کو تین رات سے
کم اور فرمایا کہ جس نے قرآن پڑھا اور کھانا مانگا لوگون سے آوے گا قیامت
کے دن کہ مونہہ پر اسکے ہڈیان ہونگی بن گوشت کی

فصل چوتھی بیان مین آداب تلاوت قرآن مجید کے منقول کتاب کیمیا

کیمیاے سعادت سے جاننا چاہیئے کہ جس شخص نے قرآن کو سیکھا اوس کا مرتبہ بڑا ہوا پھر چاہیئے کہ حرمت قرآن کی محافظت کرے اور اپنے کو نالایق کامون سے دور رکھے نہین تو خوف ہی کہ قرآن اس کا دشمن ہووے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بہت منافق میری امت کے قرآن پڑہنے والے ہونگے اور حق تعالی توریت مین فرماتا ہی کہ ای بندہ سے شرم نہین کرتا مجہسے کہ اگر کوئی کسیکا نامہ تجہے پہونچا وے تو تو اگر راہ مین ہوگا تو بیٹہیگا اور ایک ایک حرف پڑہیگا اور سمجہیگا اور یہہ کتاب میری نامہ میرا ہی کہ تجہکو لکہا ہی کہ تو سمجہے اور اسپر عمل کرے اور تو اوس سے بیجان ہوتا ہی اور عمل نہین کرتا اور اسمین غور نہین کرتا ہی کہ کیا حکم کیا ہی انتباہ جاننا چاہیئے کہ تلاوت کے ظاہر مین چہہ ادب ہین اور باطن مین چہہ ادب ہین ظاہر کے یہہ ہین اول یہہ کہ اچہی طہارت کرے اور منہ قبلہ کی طرف کرے اور بہت خوف اور حاضری کے ساتہہ پڑہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی کہ جو کوئی قرآن نماز مین کہڑا ہوا پڑہے تو ہر ایک حرف پڑہنے کی سو نیکیان لکہتے ہین اور اگر نماز مین بیٹہا ہوا پڑہے تو ہر ایک حرف کی پچاس نیکیان اور اگر سواے نماز کے طہارت سے پڑہے تو پچیس نیکیان اور اگر طہارت بہی نہو تو دس نیکیون سے زیادہ نہین لکہتے ہر ایک حرف کے اجر مین اور جو رات کو نماز نفل مین پڑہے تو بہت بڑا ثواب ہی دوسرا ادب یہہ

کہ آہستہ پڑہے اور معنون مین فکر کرتا ہوا اور سمجہتا ہوا پڑہے تیسرا یہہ کہ روے اگر رونا نہ آوے تو تکلف سے اپنے کو رونے بین لاوے کہ قرآن واسطے غم کے آیا ہی چوتہا ادب یہہ کہ حق ہر ایک آیت کا ادا کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب کوئی آیت عذاب کی پڑہتے تہے تو پناہ مانگتے تہے اور جب آیت رحمت کی پڑہتے تہے تو حقتعالی سے رحمت مانگتے تہے اور جب اللہ کی پاکی کے بیان کی آیت پڑہتے تو تسبیح پڑہتے اور ثنا کہتے تہے اور ابتدا مین اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیم پڑہتے تہے پانچوان ادب یہہ کہ اگر دل مین ریا آوے یا کوئی نزدیک نماز پڑہتا ہو تو آہستہ پڑہے اور مصحف مین دیکہہ کر پڑہنے سے ثواب زیادہ ہی چھٹا ادب یہہ کہ خوش آواز سے پڑہے لیکن آگاہ رہے کہ راگ کی قسم سے نہ پڑہے اور باطن کے بہی چہہ ادب ہین اوّل یہہ کہ بزرگی قرآن کی سمجہے کہ یہہ کلام خدا کا ہی اور قدیم ہی اور صفت خدا کی ہی اور قایم ہی اوسکی ذات پر اور حقیقت قرآن کی اوسکے حرفون مین مخفی ہی اگر ظاہر ہووے تو تمام آسمان اور زمین اور تمام مخلوق طاقت اوسکی تجلی کے نور کی نہ لا کر نابود ہو جاوین اور پوشیدہ اسواسطے ہی کہ آدمی پڑہ سکے اور اوسکے فیض سے نجات پاوے اور بڑے مرتبے کو پہونچے اور قرآن کے چار بطن ہین اول اور دوم اور سوم بطن سے مومنین اور اولیاء اللہ اور پیغمبر اور بڑے فرشتے اپنے اپنے مرتبے کے موافق معرفت اور نور اور حکمت اور فیض پاتے ہین اور چوتھے بطن کے کمالات سواے اللہ کے کوئی

نہین جانتا تھا اور بعد خدا تعالی کے قرآن سے بڑا کوئی نہین ہی اور قرآن دل کو ایسا
روشن کرتا ہی کہ بغیر پیر اور استاد کے خدا کی معرفت دل کو سکھاتا ہی اور خدا
کا راستہ بتاتا ہی اور کفر اور شرک اور تمام بد اعتقاد اور بد خصلتین کہ جن کے
سبب سے دل اندھا رہتا ہی دل سے دور کرتا ہی اور دل کو یقین اور نیک صفات
اور بینائی اور خوف خدا اور محبت بخشتا ہی لاکن جس دل مین کہ کفر اور بد عقیدے
اور بد صفتین اور تکبر اور شہوت غالب رہے اور کچھہ ادب قرآن کا نکرے تو
اوسکے دل پر ایسا پردہ ہوتا ہی کہ کچھہ فایدہ نہین ہوتا بلکہ بد اعتقادی اور بدیان
زیادہ ہوتی ہین جیسا کہ منافقون کا حال ظاہر ہی اسواسطے ادب کرنا ضرور
ہی دوسرا ادب یہہ ہی کہ بہیبت قرآن پڑھنے سے عظمت حق تعالی کی دلمین حاضر
کرے اور سمجھے کہ یہہ کلام اوسکا ہی کہ جو مالک دو جہان کا ہی تب نہایت خوف
سے اور دل کے حضوری سے تلاوت کرے تیسرا ادب یہہ ہی کہ دل کو ایسا
حاضر رکھے کہ جیسے مالک کے روبرو ہی اور بات کرتا ہی چوتھا ادب یہہ کہ
حرفون مین اندیشہ کرے اور معنی سمجھے پانچوان ادب یہہ ہی کہ جب غضب کی
آیت آوے تو خدا سے پناہ مانگے اور جب رحمت کی آیت آوے تو خدا سے نعمت
مانگے چھٹا ادب یہہ ہی کہ قرآن کو ایسا سنے جیسا کہ حقتعالی سے سنتا ہی ایسا دلمین تصور کرے

باب چھٹا کتاب سے میراث جنت کے

بیان مین فضایل دعا کرنے کے اور ثواب مشہور دعاؤن کے اور وسعت رحمت

الٰہی کے اور فضایل اور درجات ذکر الٰہی کے اور مقرر کرنے اوقات واسطے
عبادتون کے ملا ہوا اوپر تیجہ فصلون کے

فصل پہلی بیان مین فضائل اور آداب دعا کرنے کے ۔ جاننا چاہیے کہ دعا کرنا یعنی اپنے مقصد اور مراد کو خدا سے مانگنا خواہ دلمین مانگے یا زبان سے مانگے کنجی ہی تمام مقصدون کی اور مرادون کی کہ بندہ جو مراد حق تعالی سے مانگے وہ مراد ملتی ہی اور سخت بلائین اور بڑی مشکلین دفع ہوتی ہین اور دعا کرنا ایسی بڑی عبادت ہی کہ جس سے حق تعالی راضی ہوتا ہی دعا کرنے کے فضایل قرآن مجید مین اور حدیث شریف مین بہت ہین بعضے اونمین سے مذکور ہوتے ہین فرمایا حق تعالی نے وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ یعنی فرمایا ہی رب تمہارا کہ دعا کرو مجھسے کہ قبول کرون مین واسطے تمہارے تحقیق جو لوگ تکبر کرتے ہین میری عبادت سے یعنی میری دعا سے سو جلد داخل ہونگے جہنم مین ذلیل ہوکر اور فرمایا فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ یعنی تحقیق مین نزدیک ہون قبول کرتا ہون دعا کرنیوالے کی دعا کو اور فرمایا جس وقت کہ ذوالنون پیغمبر نے مچھلی کے پیٹ مین جاکر پکارا کہ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ یعنی کہ نہین کوئی معبود برحق مگر توہی ہی پاک ہی تو اس بات کہ کسی چیز مین عاجز ہووے تحقیق کہ مین ہون گناہگاروں سے ۔ فَاسْتَجَبْنَا

لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ یعنی قبول کیا ہم نے
اوسکی دعا کو اور نجات دی ہمنے اوسکو اور جیسے کہ اوسکو نجات دی غم سے ہمنے
ویسے ہی نجات دیوینگے ہم مومنون کو۔ یعنی جو ایمان دار بلا مین پڑکر دعا
کرے گا تو ہم اوسکو نجات دینگے۔ اور فرمایا اَمَّنْ يُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ
اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ یعنی میرے سوا کون ہی جو قبول کرتا ہو لاچاری
دعا کو اور دور کرتا ہی اوسکی ایذا کو اور فرمایا وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى
فَادْعُوْهُ بِهَا۔ یعنی اللہ کے نیک نام ہین سو اون ناموں کے ساتھہ
اللہ سے دعا کرو۔ جاننا چاہیے کہ حق تعالی کے نود پر نو نام نیکی کے ہین کہ دنیا
اور آخرت مین ہر ایک نام کے واسطے نور اور بلند درجے اور نعمتین اور فوایدکثیرہ
جدا جدا مقرر ہین جیسے کہ قَاضِیُ الْحَاجَاتِ حَلُّ الْمُشْکِلَاتِ دَافِعُ الْبَلِیَّاتِ
شَافِی الْاَمْرَاضِ۔ یعنی حاجتین برلانے والا۔ مشکلین آسان کرنے والا
بلاؤن کو دفع کرنے والا۔ مرضون کو شفا دینے والا۔ اور بہت نام نیکی کے ہین
سو جس بندے کو جس چیز کی حاجت ہووے تب وہ نام خدا کا جو اوس حاجت
روا کرنیکے واسطے ہی حق تعالی کو اوس نام سے یاد کرکے اپنے مقصد مانگا کرے
کہ دنیا کی مرادین برآوین اور آخرت کے عالی درجات اور نعمتین بھی ملین اور بہت
بڑی قسمت اوسکی جو ننانوے نام کو یاد کرکے ورد رکھا کرے کہ فرمایا حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک حق تعالی کے ننانوے نام ہین جو کوئی

اخلاص سے یاد رکھے گا اونکو داخل ہوگا بہشت مین اور فرمایا حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کرنا مغز اور خلاصہ عبادت کا ہی اور فرمایا کوئی چیز
پہیرتی نہین تقدیر کو مگر دعا اور کوئی چیز بڑہاتی نہین عمر کو مگر نیکی اور احسان اور فرمایا
کہ دعا کام آتی ہی اتری ہوئی بلا کے دور کرنے کو اور نہین دور کرتی اتری ہوئی
بلا کو سوائے دعا کے سو لازم کر لے ای بندے اللہ کے دعا کرنا اور فرمایا کوئی
چیز عزت والی نہین اللہ کے پاس زیادہ دعا سے اور فرمایا نہ مانگے گا کوئی
کسی طور کی دعا مگر دیگا اوسکو اللہ جو مانگا یا دور کرے گا اوس سے بدی کو مانند
اسکے یہہ بات جبتک ہی کہ نہ کرے دعا کسی گناہ کی یا قطع رحم کی اور فرمایا کہ
مانگو اللہ سے اوسکے فضل کو اس لئے کہ اللہ دوست رکہتا ہی کہ کوئی مانگے اوس
فضل اوسکا اور سب سے افضل عبادت انتظار کرنا ہی کشایش کا وقت یعنی بلا اور
غم مین امید وار کشایش کے رہنا اور فرمایا کہ جو شخص کہ نہ مانگے اللہ سے اوسکی
رحمت کو تو محروم رکہتا ہی اوسکو اللہ رحمت سے اور فرمایا جسپر کہلا دروازہ دعا کا بیشک
اوسپر کہلا دروازہ رحمت کا اور کسی چیز کا سوال نہیں کیا کسی نے اللہ سے یعنی کہ اللہ کے پاس بہت
محبوب ہو دعا عافیت کے سوال سے اور فرمایا کہ دعا کیا کرو اللہ سے قبولیت پر یقین کیے
اور سمجھ لو کہ اللہ قبول نہین کرتا دعا کو کہیلنے والے غافل دل سے اور فرمایا جب
دعا کرو اللہ سے تو ہتھیلیان اپنی پہیلایا کرو اور پیٹھ دعا کرو ہاتہہ اونچا کرکے اور
جب فارغ ہو کرو دعا سے تو پہیرا کرو اپنے ہاتہہ منہ پر اپنے اور روایت ہی کہ دو وقت

رسے کہتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی دعاؤن کو کہ سب باتونکو شامل ہون
اور ترک کرتے سواے اونکے اور فرمایا کہ جب دعا کرے کوئی تو یون نہ کہے کہ
اے اللہ بخشدے میرے گناہ اگر چاہے تو رحم کر مجہپر اگر چاہے تو پس لازم ہیہ ہے کہ
اگر چاہے تو کا لفظ مت کہو بلکہ یقین اور جزم سے دعا کرو بیشک اللہ کرتا ہی جو چاہتا
ہی کوئی زبردستی کرنے والا نہین اوسپر اور فرمایا کہ بد دعا نہ کرو اپنی جانونپر
اور اپنی اولادپر اور مال پر کہ کہین موافق نہ پڑجاوے اللہ کی طرف سے ایسی
گہڑی کی کہ مانگی جاتی ہی اوسمین بخشش پہر قبول کرلیوے تمہارے لئے اور فرمایا
نہین کوئی مسلمان کہ کرے ایسی دعا کو کہ جسمین گناہ نہو اور قطع رحم کا مضمون
نہو مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ اوسکے سبب سے تین چیزون سے ایک چیز یا تو
دنیا ہی مین جلد قبول کرتا ہی اوسکی دعا کو اور یا رکہہ چہوڑتا ہی اوسکو اوسکے
لئے آخرت مین یا دور کرتا ہی اوس سے کوئی بدی مانند اوسکے تب عرض کیا
صحابہ نے اب تو بہت دعا کرینگے ہم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے خدا کا فضل بہت زیادہ ہی اور روایت ہی کہ جب یاد کرتے آنحضرت صلی اللہ
علیہ آلہ وسلم کسیکو تو پہر دعا کرتے اوسکے لئے تو شروع کرتے اول دعا اپنی سے اور فرماتے
چاہیئے کہ مانگے ہر ایک تم مین کا اپنے رب سے اپنی حاجتین سب یہانتک کہ مانگے
اوس سے تسمہ اپنی نعلین کا جب کہ ٹوٹ جاوے بیان ہوئین یہہ سب احادیث
کتاب سے مشکوۃ شریف کی۔ جاننا چاہیئے کہ دعا کے قبول ہونے کیواسطے

اور ثواب ملنے کیواسطے نو آداب کی محافظت کرنا ضرور ہی اول یہہ کہ دعا کو
بہت عاجزی سے دل کو خدا کی طرف متوجہ کرکے دعا کے معنون پر دل لگا کر
مانگے دوم اچھے دنون مین مانند دن عرفہ اور رمضان اور جمعہ وغیرہ کے دعا
کرے سوم یہہ کہ اچھے وقتون مین مانند وقت آدہی رات اور پچھلی رات اور
صبح کے اور وقت ادا کرنے نماز فرض کے اور افطار کرنے روزے کے اور
وقت اذان کے اور بارش کے اور جب کہ دل مین رقت آوے دعا کرے
چہارم یہہ کہ دونو ہاتہہ اوٹہاوے پنجم یہہ کہ یقین رکہے کہ حق تعالی دعا کو قبول
کرے گا ششم یہہ کہ دعا کو خوف سے اور حضور دل سے کرے اور بار بار کرے
ہفتم یہہ کہ تکرار بہت کیا کرے ہشتم یہہ کہ اول تسبیح اور درود شریف پڑہے
بعد اوسکے دعا کرے نہم یہہ کہ اول توبہ کرے اور جسپر ظلم کیا ہو اوس سے
بخشاوے بعد اوسکے دعا کرے قبول کرے گا اوسکی دعا کو حق تعالی اور دیویگا
اوسکی مراد کو روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا
اللہ تعالی نے کہ ای آدم کے بیٹے مقرر تو جب تک دعا کرے مجہہ سے اور امید
رکہے مجہہ سے تو بخشش کرونگا تیری باوجود اس عمل کے کہ ہو تجہہ مین اور نہین
پروا رکہتا مین ف یعنی کسیکے کہنے کی کہ ایسے بڑے گناہگار کو کیون بخشدیا
ای بیٹے آدم کے اگر پہونچین تیرے گناہ ابر تک آسمان کے پہر مغفرت چاہے تو
مجہہ سے تو بخش دونگا مین تیرے گناہ اور پروا نہین کسی کی مجہکو ای بیٹے آدم کے

بیشک اگر تو ملے گا مجھ سے زمین بھر کے گناہ لیکر پھر اتنا ہو کہ ملے تو شریک نکر کے
میرے ساتھ کسی چیز کو تو آؤنگا مین تیرے پاس زمین بھر کے بخشش لیکر

فصل دوم بیان مین فضایل مشہور دعاؤن کے اور بیچ اسکے چند فواید عظیم ہین

اشتباہ دعا کرنا وہی ہی کہ بندہ اپنے دل کا مقصد حق تعالی سے مانگے جس
زبان مین کہ چاہے حق تعالی قبول فرماتا ہی جیسا کہ اسکے فواید بیان ہوچکے ہین
اس کام مین مشہور دعاؤن کی حاجت نہین ہی لاکن مشہور دعاؤن مین یہہ
فائدہ بھی موجود ہی اور سوائے اس فائدے کے دوسرے فائدے بھی
بہت ہین کہ حق تعالی نے ہر ایک مشہور دعا اور تسبیح کے واسطے عالی مراتب اور
بڑی نعمتین جدا جدا مقرر فرمایا ہی سو اسمین دعا کرنے کا فائدہ اور ہر ایک دعا کے
فائدے جدا جدا حاصل ہوتے ہین جیسا کہ بیان کیا جاتا ہی **فائدہ اول**
بیان مین فضائل کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے فرمایا حق تعالی نے وَاعْلَمْ
اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ یعنی
جان لے کہ تحقیق نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ تعالی تب معافی مانگ واسطے
گناہون اپنے اور مومنین اور مومنات کے - یعنی تو ایمان لا کہ سوائے خدا کے
کوئی مالک اور معبود نہین ہی اوسوقت اپنے اور دوسرے ایمانداروں کے
گناہون کے لئے معافی مانگ **ف** یعنی حق تعالی ایمان کی برکت سے تیرے
اور دوسرونکے گناہ معاف فرماے گا - جاننا چاہیئے کہ بزرگی اس کلمہ کی ایسی ہے

کہ حق تعالی اسپر ایمان لانیوالے کو اپنے اور دوسرے ایمان وار وں کے لئے
گناہوں کی بخشش چاہنے کا حکم فرماتا ہی تو یقین ہی کہ گناہ بخش دیگا اور جب
کلمہ کو ایکبار صدق دل سے پڑھنے سے حق تعالی ایسا فضل کرتا ہی کہ کافر
دوزخی کو مومن جنتی بناتا ہی اور اگر کفر کے ایام مین کروڑون گناہ کبیرہ کیے
ہون تو وہ تمام معاف فرماتا ہی اوسکی پرسش بالکل نہین کرتا ہی اگر کوئی شخص
ہر روز سو بار یا ہزار بار یا زیادہ ورد اپنا مقرر کرے یا رات دن مین ہر وقت
اپنا ذکر مقرر کرے تو اوس سے زیادہ کوئی بڑی نعمت نہین ہی اس کلمہ کی
برکت سے بزرگون کو خدا کی نزدیکی اور کرامت اور ولایت ملی ہی سو ظاہر ہی
اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی سچے کلمہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو نکلتا ہی اوسکے منھہ سے ایک پرندہ سبز رنگ کا جسکے
پر سفید ہوتے ہین اوسپر جڑا ہوا سونا او یاقوت اور جاتا ہی آسمان پر پھر عرش تک
پہونچتا ہی اور آواز کرتا ہی مانند شہد کی مکھی کے حکم ہوتا ہی اسکو کہ خاموش رہ
تب عرض کرتا ہی کہ کیسے خاموش رہون جب تک کہ بولنے والا میرا بخشا نجاے
حق تعالی فرماتا ہی تب اوسکو خاموش رہو کہ تیرے بولنے والے کو بخشدیا
اور اے فرشتو تم بھی گواہ رہو کہ اوسکے بولنے والے کے گناہون کی کتاب کو
زعفران کے پانی سے مٹا دیا ہی پھر اوس پرندے کو حق تعالی ستر زبانین
عطا فرماتا ہی کہ معافی گناہون کی اپنے بولنے والے کے لئے قیامت تک چاہتا

اور دن قیامت کے آتا ہی اور اپنے بولنے والے کا ہاتھ پکڑتا ہی اور داخل کرتا ہی
بہشت تک اور فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہر نیکی جو
بندہ کرتا ہی ترازو مین رکہتے ہین قیامت کے دن سواے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کے
کہ اگر اوسکو ترازو مین رکہین تو اوپر سات آسمان اور زمین کے اور جو کچہ انہین
ہی زیادہ آویگا اور فرمایا کہ کہا حضرت موسی علیہ السلام نے ای رب میرے سکہا مجہے
کوئی ذکر کہ یاد کرونگا تجہے اوس سے یا پکارونگا تجہکو اوس سے تب فرمایا اللہ تعالی
نے کہ ای موسی تو کہہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پہر کہا موسیٰ نے ای میرے رب تیرے سب
بندے یہ کہتے ہین اسکو مین نہین چاہتا مگر ایسا ذکر کہ خاص مجہکو تو سکہا وے فرمایا
ای موسی اگر سات طبق آسمان کے اور انکے نگہبان سواے میرے اور سات طبق
زمین کو رکہین ایک پلّے مین اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کو رکہین دوسرے پلّے مین
تو البتہ جہک جاوے گا ان سبہون کے پلّے سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کا پلّہ
اور فرمایا کہ کہنے والا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کا اگر صدق دل سے کہے اور جتنے کہ خاک
زمین کی ہی اتنے بہت گناہ رکہتا ہو تو معاف ہونگے اور فرمایا کہ جو کوئی لَآ
اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ۔ ساتہہ اخلاص کے کہیگا تو بہشت مین جاوے گا ۔ اور بیان
ہو چکے فضایل کلمے کے باب اوّل مین اس کتاب کے اور جاننا چاہئیے کہ کلمۂ طیبہ کے
فضایل بہت ہین یہان گنجایش نہین ہی اس لئے مختصر کیا گیا بلند قسمت اوسکی جو
عمل کرے اسپر فائدہ دوم بیان مین فضایل درود شریف پڑھنے کے

اوپر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاننا چاہیے کہ صلوات پڑہنا اوپر
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرض ہے حکم سے حق تعالی کے اوپر مومنون کے اگرچہ
ایک مرتبہ پڑہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ
عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی بیشک اللہ
اور ملایک اوس کے صلواۃ بہیجتے ہین اوپر نبی کے اے ایمان دار وصلواۃ بہیجو اوپر
اون کے اور سلام - اور روایتین ہین مشکوۃ شریف وغیرہ ... کہ ایک روز نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور خوشی کا اثر چہرہ مبارک پر
ظاہر تہا اور فرمایا کہ جبرئیل ع آئے اور عرض کیا کہ حق تعالی آپ کو فرماتا ہے کہ کیا تم
راضی نہین ہو اس بات سے کہ جو شخص تمہاری امت سے ایکبار درود تمپر بہیجے تو
مین دس بار درود اوسپر بہیجون اور اگر ایکبار تمپر سلام کرے تو مین دس بار اوسپر
سلام کرون فقط اور فرمایا جو شخص کہ مجہپر صلواۃ بہیجتا ہے تمام ملایک اوسپر صلواۃ بہیجتے
ہین اب کہو اگر کوئی چاہے تو مجہپر بہت صلواۃ بہیجے یا اگر چاہے تو کم بہیجے اور فرمایا
کہ میرے پاس نزدیکی کا مرتبہ اوس شخص کو زیادہ ہے کہ صلواۃ مجہپر بہت بہیجتا ہے
اور فرمایا کہ جو شخص ایکبار صلوۃ بہیجے گا تو دس نیکیان اوسکے نامے اعمال مین
لکہی جاوین گی اور دس برائیان مٹا دیجاوین گی اور فرمایا جو کوئی کسی کتاب مین
یا کاغذ مین جو کچہ کہ لکہتا ہے صلوۃ مجہپر لکہے گا تو ملایک اوسکے واسطے استغفار
کرتے رہین گے جبتک کہ وہ کاغذ پر لکہا رہیگا اور فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے

دن مجھپر سو بار صلوات پڑھے گا اسکے اسّی برس کے گناہ معاف ہونگے اور فرمائے
جو کوئی بھولا مجھپر درود بھیجنا سو وہ بھولا بہشت کا راستہ اور فرمائے جو مجھپر
صلوات بھیجے تو صلوات بھیجین گے اسپر ستر ہزار ملایکے اور جسپر صلوات
بھیجین ملائک سو وہ ہوگا بہشت والون سے اور فرمائے جو کوئی صلوات
بھیجیگا مجھپر واسطے ادا کرنے بزرگی میری تو بناویگا حق تعالی اس صلوات سے
ایک فرشتہ کہ ایک بازو اسکا مشرق مین اور دوسرا مغرب مین اور پانو اسکے
ساتوین زمین پر اور پیچ اسکی لگی ہوئی نیچے عرش کے کہیگا اسکو اللہ تعالی کہ یا
دعا کر اور رحمت مانگ میرے اس بندے پر جسنے صلوات بھیجا ہے اوپر نبی میرے تب وہ
فرشتہ دعا کرتا رہیگا واسطے اسکے قیامت تک اور فرمائے جو کوئی صلوات پڑھیگا
مجھپر ایکبار تو صلوات بھیجیگا حق تعالی اسپر دس بار اور جو صلوات بھیجیگا مجھپر دس بار
تو صلوات بھیجیگا اسپر حق تعالی سو بار اور جو کوئی صلوات بھیجیگا مجھپر سو بار تو صلوات
بھیجیگا اسپر حق تعالی ہزار بار اور جو کوئی صلوات بھیجیگا مجھپر ہزار بار تو حرام کریگا
اللہ تعالی دوزخکی آگ کو اسکے بدن پر اور ثابت رکھیگا اسکے قول پر ایمان کی دنیا مین اور
آخرت مین وقت پوچھنے کے اور داخل کریگا اسکو بہشت مین اور آویگا وہ صلوات
نور ہوکر اوپر پل صراط کے راستے سے پانسو برس کی اور دیگا اوسکو حق تعالی
بدلے مین ہر ایک صلوات کے ایک قصر جنت مین اب کوئی چاہے تو بہت
پڑھے صلوات یا کم پڑھے اور فرمائے کہ نہین کوئی بندہ کہ صلوات بھیجے مجھپر

مگر نکلتی ہی وہ صلوات اوسکے موہنہ سے اور نہین چھوڑتی کوئی جنگل اور دریا اور
نہ مشرق اور مغرب مگر پھرتی ہی سب جاے اور کہتی ہی کہ مین صلوات ہون کہ فلان
شخص محکو نبی پر بھیجا ہی پھر باقی نہین رہتا کوئی مخلوق مگر یہہ کہ اس شخص پر
رحمت کی دعا کرتا ہی اور بناتا ہی اللہ تعالی اس صلوات سے ایک پرندہ کہ اسکو
ستر ہزار بازو ہوتے ہین اور ہر بازو کو ستر ہزار پر اور ہر ایک پر مین ستر ہزار
صورتان اور ہر ایک صورت مین ستر ہزار موہنہ اور ہر ایک موہنہ مین ستر ہزار
زبان اور ہر ایک زبان سے تسبیح کرتا ہی حق تعالی کی ساتھہ ستر ہزار لغت
کے اور لکھتا ہی اللہ تعالی یہہ تمام تسبیحون کے ثواب کو واسطے اس شخص کے
جو صلوات بھیجا ہی اور فرماے جو ہر جمعہ کو سو بار درود پڑھے گا قیامت مین ایسا
نور اسکے ساتھہ آویگا کہ اگر تمام قیامت کے خلق پر تقسیم کرین تو پورا پڑے
سب کو فقط اور جاننا چاہیے کہ دلایل الخیرات وغیرہ کتابون مین صلوات بہت
طرح سے ہین نیک قسمت اوسکی جو وہ کتابون کا ورد رکھے یہہ صلوات مشہور
دلایل الخیرات کی کتاب سے ہی کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اور یہہ صلوات عمدہ ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ
وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

اور یہہ صلوات بھی عمدہ ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی
لَا یَبْقٰی مِنَ الصَّلٰوۃِ شَیْءٌ وَّسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی
مِنَ السَّلَامِ شَیْءٌ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ
الْبَرَکَۃِ شَیْءٌ وَّتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ الرَّحْمَۃِ شَیْءٌ
اور یہہ صلوۃ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَعْلُوْمٍ لَّکَ. اور یہہ صلوۃ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ
وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور یہہ صلوۃ بہت بیماریوں اور مشکلوں پر کام آتا ہی اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ دَاءٍ وَّدَوَاءٍ وَّبِعَدَدِ کُلِّ مَرَضٍ وَّشِفَاءٍ
اور یہہ صلوۃ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اور جو صلوۃ کہ اکثر
خلایق کا ورد زبان ہی سو یہہ ہی کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اور یہہ بھی صلوۃ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ نقط اور باقی ہر ایک طرح کے بلند مرتبوں کی صلوۃ کتابوں میں
موجود ہین یہہ صلوۃ جو مذکور ہوئی سو ہر ایک اسنے واسطے ورد کرنے کے
کافی ہی حق تعالی توفیق عطا فرما وے فقط

فایدہ سوم بیان میں تسبیحات اربعہ اور لاحول کے فضائل کے

فرمایا ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ باقیات صالحات

یہ جسے بولتے ہین سو یہہ کلمات ہین سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور فرماے کہ مین یہہ کلمات کو کہنا دوست زیادہ رکھتا ہون تمام
چیزون سے جو کچھ کہ آفتاب کی گردش کے نیچے ہین اور فرماے کہ تمام کلمات سے
حق تعالی کے نزدیک دوست زیادہ یہہ چار کلمے ہین سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور فرماے جو کہ ہر روز سو بار پڑھیگا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ
اسکے تمام گناہان معاف ہونگے اگرچہ برابر دریا کے کف کے گناہ ہووین اور فرماے
کہ جو ہر نماز پنجگانہ کے بعد تیس پر تین بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اور تیس پر تین بار
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور تیس پر تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور بعد اسکے ایک بار یہہ دعا پڑھے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ تمام گناہان اسکے معاف ہونگے اگرچہ دریا کے کف کے برابر ہونگے
اور فرماے جو کوئی صبح کو سو بار اور شام کو سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے دل کے اخلاص سے
تو پاوے گا سو نفل حج کرنے کا ثواب اور جو کوئی صبح کو سو بار اور شام کو
سو بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو پاوے گا ایسا ثواب جو سو گھوڑون پر
سوار کروادیا مجاہدین کو اللہ کی راہ بین اور جو کوئی سو بار صبح کو اور سو بار شام
کو کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پاوے گا ایسا ثواب کہ سو بردے آزاد
کیا اولاد سے اسمٰعیل پیغمبر علیہ السلام کے اور جو کوئی صبح کو سو بار اور شام کو
سو بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے سو نہ لاوے گا کوئی شخص ثواب مانند اسکے

اوسکے قیامت کے دن مگر جو کوئی کہ کہا ہو اوسنے مانند اوسکے یا زیادہ اوسسے
اور روایت ہے کہ گذرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سوکھے پتون کے
درخت پر سو ماری لاٹھی اوپر سو جھڑے پتے اوسکے تب فرمایا بیشک جانو
کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ یہ کلمات
ڈال دیتے ہین بندے کے گناہ کو جیسے کہ جھڑتے ہین پتے اس درخت کے اور روایت
ہے کہ آیا ایک شخص اور کہا کہ دنیا نے مجھکو چھوڑ دیا اور ہو گیا ہون تنگدست لاچار پریشان
تب فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا کر سو بار ہر روز صبح کی نماز کے
پہلے اور بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ دنیا
تیرے پاس آوے گی اگرچہ بیزار ہو پھر بھی لاچار ہو کر آوے گی اور حق تعالی
ہر ایک کلمے سے ایک فرشتہ پیدا کرے گا کہ وہ تسبیح کرتا رہے گا قیامت تک اور
ثواب اوس تسبیح کا تیرے واسطے ہوگا اور فرمایا جو تم مین سے ہر روز سو بار
سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے گا لکھی جاوینگی اوس کے لئے ہزار نیکیان یا دور ہونگے ہزار
گناہ اور فرمایا کہ ان چار کلمہ کا ثواب بہت بڑا ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ
خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ اور فرمایا کہ پڑھا کرو لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہ یہ کلمات ایک گنج ہین جنت کے اور فرمایا جو کوئی کہ پڑھے
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ تو کھولدیگا اللہ
اوسپر ستر دروازے ایذا کے کہ چھوٹا اونمین سے محتاجی ہے یعنی ستر بلا دفع ہوگی

اور فرمایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ دوا ہی ایک کم سو بیماریون کی کہ اونمین سے بہت آسان ہی ناامیدی کی بیماری اور غم کی بیماری **فائدہ چہارم** بیانمین فضایل استغفار کے فرمایا حق تعالی نے قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا

عَلٰی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ

الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ الی اخرہ لَا تُنْصَرُوْنَ

یعنی بولوای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ ای میرے بندو جو تمنے اپنی جانونپر زیادتی کی ہو یعنی بہت گناہ کئے ہون سو ناامید نہو اللہ کی رحمت سے بیشک جانو کہ اللہ تعالی بخشدیگا تمام گناہون کو تحقیق جانو کہ اللہ تعالی بہت بڑا بخشنے والا ہی اور بہت بڑا مہربان ہی اور پہرو اپنے رب کے طرف اور تابعداری کرو اوسکی پیشتر اوس سے کہ آوے تم پر عذاب پہر کوئی مدد نپاؤ تم یعنی بعد مرنے کے توبہ اور پشیمانی بیفایدہ ہی توبہ اب کرو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ قرآن مین دو آیت ہین کہ کیسا ہی گناہگار ہو جو اونکو پڑہے اور استغفار کرے مگر کہ گناہ معاف ہونگے اوسکے اون دو آیت کی پہلی آیت یہہ ہی وَالَّذِیْنَ

اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ وَمَنْ

یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ معنی اسکے یہہ ہی کہ وہ لوگ جبکہ کرتے ہین برے کام اور بڑے گناہ تو یاد کرتے ہین خدا کو اور معافی مانگتے ہین اپنے واسطے گناہون کے اور کون ہو جو بخشنے گناہون کو سواے اللہ کے اور پہر ان گناہونکا قصد نہین کرتے ہین

سوا اوسکے بدلے مین معافی گنا ہون کی پاتے ہین اپنے رب سے اور باغ کہ بہتی ہین
نیچے انکے نہرین جاری ہین اور رہینگے ہمیشہ رہین گے اور یہ اچھا بدلا ہی واسطے عمل کرنیوالون
اور دوسری آیت یہ ہی کہ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ
اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا یعنی جو کوئی بد کام کرتا ہی اور ظلم اپنے پر کرتا ہی اور
بعد اوسکے معافی مانگتا ہی اللہ سے تو پاتا ہی اللہ کو بخشنے والا اور بڑا مہربان جاننا
چاہیے کہ استغفار ایسی بڑی نعمت ہی کہ تمام عمر کے گناہ معاف کراتا ہی اور بہشت
مین داخل کراتا ہی حق تعالی سب مومنون کو نصیب کرے آمین ثم آمین اور حق تعالی
اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہی فرماتا ہی فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ
اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا یعنی پاکی سے سراہ اور شکر کر اپنے رب کا اور معافی مانگ
اوس سے تحقیق کہ وہ توبہ قبول کرنے والا ہی اس سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بہت فرماتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ یعنی پاک ہی تو تمام عیبون سے اے پروردگار تیرا شکر
کرتا ہون اے رب میرے بخش دے مجہے بیشک تو توبہ قبول کرنے والا ہی اور رحم
کرنے والا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی کہ استغفار کرے گا
اگر کیسے ہی غم مین ہوگا حق تعالی فرحت دیگا اور کیسی ہی تنگی مین ہوگا خلاصی پاویگا
اور جہان سے کہ اوسکو گمان نہوگا وہان سے اوسکو روزی پہونچے گی اور فرمایا
کہ مین ہر روز ستر بار توبہ اور استغفار کرتا ہون اور فرمایا کہ جو کوئی سوتے وقت

تین بار کہے اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ تو تمام
گناہ اوسکے معاف ہونگے اگرچہ دریا کے کف کے برابر ہوں اور جنگل کی ریتی
کے برابر اور درختوں کے پتوں کے برابر اور دنیا کے دنوں کے برابر ہوں
تب بھی معاف ہونگے اور فرمایا کہ کوئی گناہ ایسا کیا ہوگا کہ طہارت اچھی کرے
اور دو رکعت نماز پڑھے اور استغفار کرے تو اللہ اوسکا گناہ معاف کریگا اور فرمایا
حق تعالی نے اِنَّمَا التَّوْبَۃُ عَلَی اللّٰہِ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَہَالَۃٍ الآیۃ
یعنی توبہ قبول کرنا اللہ پر لازم ہے اون لوگوں کا جو برے کام کرتے ہیں
نادانی سے پھر توبہ کرتے ہیں جلدی سے سو وہ لوگ ہیں کہ قبول کرتا ہے اللہ انکی
توبہ اور اللہ بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ ای آدم کے بیٹے جب تک کہ تو دعا کرے مجھسے
اور امید رکھے مجھسے تو بخشش کرونگا تیری یا وجود اوس عمل کے کہ تجھ میں ہے
اور میں پروا نہیں رکھتا ہوں یعنی اگر کوئی کہے کہ حق تعالی بڑے گناہگار کو کیوں
بخشتا تو مجھکو اوسکے کہنے کی کچھ پروا نہیں ہے اور فرمایا کہ سردار سب مغفرتوں
کا چاہئے کہ یہ کلمات ہیں جو کوئی پڑھے انکو دن میں کسی وقت یقین رکھکر پھر مرجاوے
اسی دن تو بہشتی ہوگا اور اگر رات کو کہے یقین رکھکر پھر مرجاوے اوس
رات کو تو جنت والا ہوگا وہ کلمات یہ ہیں اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ
خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ

مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اور فرمایا کہ اصرار نکیا گناہ پر جسنے کہ مغفرت چاہی
اگرچہ پہنچی ہو دن مین ستر بار اور فرمایا کہ گناہ سے سیاہی دل مین پیدا ہوتی ہی اور
استغفار کرنیسے صیقل ہو جاتا ہی اور اللہ توبہ قبول کرتا ہی بندہ کی جب تک کہ غرغرا
نہ لگا ہو اوسکو اور فرمایا کہ توبہ کرنیوالا ایسا ہوتا ہی کہ کبھی گناہ نہ کیا ہو اور فرمایا کہ بلند
کریگا اللہ بہشت مین درجہ ایک بندے کا سو عرض کرے گا وہ کہان سے
ملا مجھکو یہہ مرتبہ تب فرماوے گا اللہ کہ بسبب تیرے بیٹے کی مغفرت
مانگنے سے اور فرمایا کہ حال مردے کا قبر مین مانند ڈوبتے ہوے فریاد
کرنیوالے کے ہی کہ انتظار مین رہتا ہی دعا کرنے کا اقربا اور دوستون کی جب
ملتی ہی کسیکی دعا تو پیارا ہی اوسکو تمام دنیا کی از تون سے اور اللہ داخل کرتا ہی
مردو نپر زندون کی دعا کے سبب سے برابر پہاڑون کے اور ہدیہ زندونکا
مردون کی طرف اونکے مغفرت مانگنا ہی مردون کے لئے اور فرمایا کہ قتل
کیا تہا بنی اسرائیل مین کے ایک مردنے ایک کم سو آدمی کو اور پوچھا ایک
درویش سے کہ کیا توبہ میری قبول ہوگی کہا درویش نے نہین ہوگی سو مار ڈالا
اوسکو اور لگا پوچھنے سو کہا ایک مردنے جا تو اوس گانو مین کہ اومین نیک لوگ
رہتے ہین سو پہونچی اوسکی موت سو چلا اپنے سینہ کے بل اوس گانو کی طرف
سو مر گیا تب جہگڑنے لگے اوس کے حال مین فرشتہ رحمت کے اور فرشتے

عذاب سے سو حکم کیا اللہ نے جہان چلا تھا کہ نزدیک ہو جا اور جہان سے نکلا تھا اوسکو
کہا کہ دور ہو جا پھر فرمایا فرشتون کو کہ ماپو مساحت کو دونون کا تون کی سو پایا اوسکو
ایک بالشت نزدیک اوس گانون سے کہ جہان جاتا تھا سو مغفرت ہوئی اوسکی
موجود ہین یہہ تمام حدیثین کتاب مشکوۃ شریف مین - فائدہ پانچوان بیان مین
فضیلت پناہ مانگنے کے ہر ایک بلا اور ایذا سے ساتھہ حق تعالی کے حدیث
قدسی سے ظاہر ہو کہ فرمایا حق تعالی نے جو بندہ کہ پناہ مانگے مجھہ سے تو
مین پناہ مین رکھونگا اوس کو اگر ساتون آسمان اور زمین اوسکے دشمن ہون
تو سبھہ سے بچاونگا اور حق تعالی نے تمام بلاؤن کو دفع کرنیکے واسطے سورہ
فلق اور سورہ ناس نازل فرمائی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پناہ
مانگنا تعلیم فرمایا ہی ترجمہ سورہ فلق کا یہہ ہی قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کہہ اے محمد
کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ پروردگار صبح کے مِن شَرِّ مَا خَلَقَ بدی سے
جو کچھہ کہ پیدا کیا ہی مانند ایذا دینے والے آدمی اور جنات اور چارپاے اور سانپ
بچھو وغیرہ کے وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ اور بدی سے اندھیری رات کے
جب کہ اندھیرا کرے سب چیز پر وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ اور بدی سے پھونکنیوالی
عورتون کے یعنی جادو کے منتر سے فِي الْعُقَدِ بیچ گرہون کے وَمِن
شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ اور بدی حسد کرنے والے کے جب کہ حسد کرتا ہی ترجمہ
ترجمہ سورہ ناس کا یہہ ہی قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ کہہ اے محمد کہ پناہ مانگتا ہون

ساتھہ پروردگار آدمیون کے مَلِكِ النَّاسِ بادشاہ آدمیون کے
اِلٰهِ النَّاسِ معبود آدمیون کے مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ
بدی سے وسوسہ کرنے والے مخفی ہونیوالے کے اَلَّذِيۡ يُوَسۡوِسُ وہ
جو وسوسہ کرتا ہی فِيۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ بیچ سینہ لوگون کے مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ
جنات اور آدمیون سے ف یعنی شیطان جنات کے اور انسان کے روایت
ہی کہ ایک یہودی کی بیٹی نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنگھی اور
بال چرا کر ایک رسی مین گیارہ گرہ دین اور ہر گرہ مین جادو کا منتر پڑھ کر کنوئین
باوڑی مین پتھر کے نیچے گاڑ دیا تھا جب کہ جادو کا اثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر ظاہر ہوا تب حضرت جبرئیل نے آپکو اس جادو کرنے کی خبر دی پس حضرت
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو آگاہی دی
اور وہ رسی وہان سے منگوائی حق تعالی نے ان دونون سورتون کو کہ گیارہ
گیارہ آیتین ہین نازل فرمایا جب حضرت جبرئیل ایک ایک آیت پڑھتے تھے تو اس
رسی مین سے ایک ایک گرہ کہلتی جاتی تھی جب کہ دونون سورتون کو تمام پڑھا
تب وہ سب گرہ کہلگئین اور تمام سحر دفع ہو گیا غرض ان دونو سورتون کے
پڑھنے سے سحر اور جادو اور بیماریان اور بلائین اور ایذائین اور غم وغصہ اور
وسواس اور شیطان وغیرہ سب دفع ہوتے ہین اور فوائد ان دونون سورتون کے
سب بے نہایت ہین بعضے فضایل قرآن شریف مین بیان ہونگے اور پناہ مانگنے

کے واسطے بڑی عمدہ دعا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ یہہ گنج بہشت کا ہی اور دوا ایک کم سو بیماریون کی ہی
کہ چہوٹی بیماری اون سے غم اور نا امیدی ہی اور دفع کرنے والی ستر
بلاؤن کی ہی کہ چہوٹی بلا ان مین سے محتاجی ہی اور فرمایا کہ پناہ مانگو اللہ سے
محنت سے بلا کی اور بدبختی سے قضاے بد سے اور دشمنون کی خوشی سے
اور فرمایا ای اللہ پناہ چاہتا ہون مین تیری برص اور جذام اور دیوانے پن اور
سب بُری بیماریون سے اور فرمایا ای اللہ مین پناہ چاہتا ہون تیری بُری
خصلتون سے اور بُرے کام اور بُری خواہشون سے اور فرمایا ای اللہ پناہ
چاہتا ہون مین تیری سستی اور بڑہاپے اور تاوان اور گناہ کی بات سے اور
پناہ چاہتا ہون مین تیری دوزخی ہونے سے اور دوزخ کے فتنہ سے اور
ہوا ہی سے اور عذاب قبر سے اور بد ایسے تونگری کے فتنہ کی اور بدیسے محتاجی کے
فتنہ کی اور بدی سے دجال کے فتنہ کی ای اللہ دہو میرے گناہ پانی سے برف کے
اور اولون کے اور پاکیزہ کر دل میرا جیسا کہ پاکیزہ کیا جاتا ہی کپڑا سفید پانی سے
اور دوری ڈال مجھہ مین اور میرے گناہون مین جیسے کہ دوری ڈالی تو نے مشرق
اور مغرب مین فقط اور جاننا چاہیے کہ واسطے پناہ مانگنے کے یہہ کہنا بس ہی کہ ای اللہ
مین تجھہ سے پناہ مانگتا ہون فلانی چیز سے اور اگر چاہے تو آیۃ الکرسی یا قُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ الْفَلَقِ یا بِرَبِّ النَّاسِ یا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑہے تو حق تعالی کی پناہ

بہی حاصل ہوگی یعنی بلا دفع ہوگی اور ثواب عظیم بہی حاصل ہوگا **فائدہ چھٹا**
بیان مین فوائد تفویض کے اور توکل کے جو شخص کہ اپنی ذات یا اپنی کسی چیز کو
یا کسی کام کو خدا تعالی کو سپرد کرے گا تو حق تعالی اوسکو اپنی محافظت مین
سلامت رکہے گا اور جو شخص کہ کسی کام کے واسطے خدا پر توکل کرکے خدا کو
اپنا وکیل اور کام بنانے والا یقین کرکے اوسکے بہروسے پر دلکو بیفکر اور فارغ
رکہے گا تو حق تعالی اوس کا کام بہت خوبی سے بناوے گا جیسا کہ قرآن شریف
مین اقرار فرمایا ہی وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ
لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ
لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ یعنی جو کوئی خدا کا خوف اور پرہیزگاری رکہیگا تو خدا
اوسکو محنتون سے خلاصی بخشیگا اور جہان سے اوسکو گمان نہوگا وہان سے
اوسکو روزی پہونچاوے گا اور کام بناوے گا اور جو کوئی خدا پر توکل کرے
یعنی اپنا کام اوسپر چہوڑے اور دلکو بیفکر رکہے تو خدا بس ہی اوسکے کام بنانیکو
تحقیق خدا پہونچا دیگا اوسکے مقصد کو تحقیق اللہ نے بنایا ہی ہر شئی کو اندازہ۔
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اگر تمام خلایق اس آیت پر عمل کرین تو
سب کے کام ہونگے بس ہی **فائدہ ساتوان** بیان مین فضائل متفرق دعاؤنکے
فرمایا حقتعالی نے کہ اس دعا کرنیوالے کے نصیب مین ہین آخرت کی خوبیان
رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور فرمایا جو یہہ دعا کیا کریگا اوسکی نیکیان قبول اور بدیان معاف کرونگا اور اوسکو
جنت مین رکہنے کا سچا وعدہ کرتا ہون سو وہ دعا یہہ آیت ہے رَبِّ اَوْزِعْنِی
اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ
وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ آخر جاننا چاہیے کہ
آیتیں اور دعائیں جنکے فضائل قرآن اور حدیثون مین ہین سو بہت ہین بعد یاد کہ
ننانوے نام خدا کے اور دعا جوشن کبیر کی جسمین ایکہزار ایک نام اللہ کے ہین جنکے
بہت فضائل ہین اور بہت دعائین ہین کہ کتابون مین موجود ہین حق تعالی پڑہنے کی توفیق دیوے

فصل سوم بیان مین وسعت رحمت حق تعالی کے ۔ فرمایا حق تعالی نے

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا ۔ یعنی اگر شمار کروگے نعمتیں
اللہ کی تو نہین پورا کرسکوگے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ
کی سو رحمتیں ہین اونمین سے ایک رحمت جنات مین اور آدمیون مین اور چارپایون
مین اور زمین کے تمام کیڑون مین اور پتنگون مین ہے سو ایک رحمت کے سبب سے
ایک دوسرے پر مہربانیان کرتے ہین اپنی اولاد وغیرہ پر اور رکہہ چھوڑا ہے
اللہ تعالی نے ایک کم سو رحمتون کو کہ رحم کرے اون سے اپنے ایماندار بندونپر
دن مین قیامت کے اور فرمایا کہ داخل نکریگا کسیکو تم مین سے جنت مین عمل
اوسکا اور نہ بچا دیگا دوزخ سے اور نہ مجکو مگر اللہ کی رحمت سے اور فرمایا کہ لکہا اللہ
تعالی نے اپنی خاص کتاب مین کہ میری رحمت کے آثار غالب ہوے میرے غضب کے آثار پر اور فرمایا کہ وقت

کی ایک گناہگار سنے کہ جب مر جاؤن مین تو مجھکو جلا کر آدہی خاک جنگل مین اور آدہی
دریا مین بہا دو پہر کیا لوگون نے وہ کام تب جمع کرایا اللہ نے اوسکی خاک کو
پہر بنایا اور پوچھا اوسکو تب عرض کیا اوس نے ای رب میرے تیرے خوف سے
کیا مینے یہہ کام تب بخش دیا اللہ نے اوسکے گناہون کو اور فرمایا جو کوئی
ارادہ کرے نیکی کا پہر نہ کرے اوسکو تو لکھہ دیتا ہی ایک نیکی پوری اپنے
پاس سے پہر اگر کرے ایک نیکی تو لکھہ دیتا ہی اللہ اپنے پاس سے دس نیکیان
سات سو نیکیان تک اور بہت نیکیون تک اگر کسی نے ارادہ کیا بدی کا پہر
نکیا اوسکو تو لکھہ دیتا ہی اللہ اپنے پاس سے ایک پوری نیکی اور اگر کیا تو
لکھہ دیتا ہی ایک ہی بدی اور فرمایا جب کہ بندہ طلب کرتا رہتا ہی ہمیشہ رضامندی
اللہ کی سو فرماتا ہی اللہ جبرئیل کو کہ فلان بندہ چاہتا ہی کہ مجھے راضی رکھے
بیشک میری رحمت ہی اوسپر سو کہتا ہی جبرئیل رحمت اللہ کی فلانے بندے پر اور
کہتے ہین حاملانِ عرش اور ساتون آسمان کے فرشتے پہر اترتی ہی رحمت زمین پر
پہر تمام زمین والے بہی اوس سے محبت کرتے ہین ۔ جاننا چاہیئے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر معلوم کرے ایماندار جو اللہ کے پاس
عذاب ہین تو طمع نکرے گا بہشت کی اور اگر معلوم کرے کافر جو اللہ کے پاس
رحمت ہی تو ناامید نہوگا اوسکی بہشت سے ۔ غرض جب کہ عدل کرے تو مشکل کام
ہی اور جب کہ رحمت کرنے تو اوسکی رحمت بہت بڑی ہی بیحساب ہی اوسکے

فضل کی اس مختصر مین گنجایش نہین ہے

فصل چہارم بیان مین فضائل ذکر الٰہی کے اور درجات اور آداب اوسکے

فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ۝
یعنی تم یاد کرو مجکو تو مین بہی یاد کرون تمکو اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ فرمایا
حق تعالیٰ نے کہ جسنے اپنے بندونکو اپنے ذکر کرنے کی ایسی بڑی نعمت عطا کی
ہے کہ اگر جبرئیل اور میکائیل کو دیتا تو بہت بڑی نعمت انپر تمام کی ہوتی اور فرمایا
حق تعالیٰ نے وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ یعنی بہت ذکر کرو اللہ کا تا
کہ مراد کو پاؤ اور فرمایا وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ یعنی اللہ کا ذکر کرنا بہت بڑی
نعمت ہے کہ اوسکے برابر کوئی نعمت نہین ہے اور فرمایا وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي
نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ
یعنی یاد کرو اپنے رب کو ساتھہ زاری اور خوف کے اور مخفی یاد کیا کرو صبحکو
اور شام کو اور غافل مت رہو اور فرمایا وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا یعنی یاد کر نام اپنے پروردگا
کا اور جدا کر دل سے اندیشہ ماسوائے اللہ کا اور متوجہ رہو طرف اوسکے اور
چہوڑ دے ماسوائے کو اوسکے پروردگار مشرق اور مغرب کا کوئی نہین معبود سوا
اوسکے پنا اوسکو وکیل اور کام بنانیوالا اپنا یعنی سب کام اوسکو سونپ دے
اور تو مشغول مت رہو کہ وہ خوب کام بنا دے گا۔ اور روایات مین شکوۃ

شریف مین کہ پوچھا کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے کہ کونسا کام سب کامون سے
افضل ہی تب فرمایا کہ جدا ہونا تیرا دنیا سے اوس حال پر کہ زبان تیری تر رہے
ذکر سے اللہ کے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کیا خبر دون
تمکو سب کامون سے بہتر اور پاکیزہ کام کی تمہارے پادشاہ کے پاس اور سب
کام سے بلند کام تمہارے درجون کے باب مین اور اوس کام کی جو بہتر ہی تمہارے
حق مین سونے اور روپے کے خرچ کرنیسے اور بہتر ہی تمہارے حق مین سامنا
کرنیسے تمہارے دشمن کے ساتھہ کہ مارو تم اونکی گردن اور مارین وہ تمہاری
گردن عرض کیا صحابہؓ نے فرمایئے یا رسول اللہ صلعم فرمایا آپ نے وہ کام
ذکر ہی اللہ تعالی کا اور کہا کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ مین گمان کے پاس ہون
اپنے بندے کے جو کچھہ کہ مجھہ سے رکھتا ہی یعنی جو کوئی مغفرت کا گمان رکھتا
ہی اوسکو مغفرت کرونگا اور جو کوئی رزق پہونچانے کا گمان رکھتا ہی
اوسکو ویسا ہی رزق پہونچاونگا اور جیسا گمان رکھے گا بندہ مجھہ سے مین
ویسا ہی اوسکے ساتھہ کرونگا معاملہ اوسکا اور مین اوسکے ساتھہ ہون جب
یاد کرے مجھے پہر اگر چھپا کر یاد کرے مجھے تو مین بھی چھپا کر یاد کرتا ہون اسکو
اور اگر یاد کرے مجھکو جماعت مین تو مین یاد کرتا ہون اوسکو اوس سے بہتر
جماعت مین اور فرمایا بیشک اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ جس نے ایذا دی
میرے دوست کو سو تحقیق خبردار کیا اوسکو مینے لڑائی سے ف یعنی مین

اوس سے لڑونگا اور قرب نہین پاتا میرا بندہ کسی چیز سے کہ زیادہ محبوب ہو مجکو
اوس چیز سے کہ فرض کیا مینے اوسپر ف یعنی خدا نے جو کچھ کہ فرض کیا ہے اوسکو
ادا کرنا اور حرام سے کنارہ رکھنا بہت ضرور ہے۔ اور ہمیشہ بندہ قرب
طلب کرتا ہے میرا نفل عبادتون سے ف یعنی بعد قرب فرائض کے۔ یہانتک کہ محبوب
کرتا ہون اوسکو پھر جب کہ اپنا محبوب کرتا ہون اوسکو تو ہو جاتا ہون سماعت
اوسکی کہ اوس سے سنتا ہے اور بینائی اوسکی کہ اوس سے دیکھتا ہے اور ہاتھ
اوسکا کہ اوس سے پکڑتا ہے اور پانون اوسکا کہ اوس سے چلتا ہے اور دل
اوسکا کہ اوس سے سمجھتا ہے اور زبان اوسکی کہ اوس سے بولتا ہے اور اگر مانگتا ہے
مجھ سے تو البتہ دیتا ہون اوسکو اور اگر پناہ چاہتا ہے میری تو البتہ پناہ مین
لیتا ہون اوسکو اور تردد نہین ہوتا مجھکو کسی چیز کے کرنے مین جتنا کہ ایماندار
کی جان نکالنے مین کہ وہ خوش نہین موت سے اور مین خوش نہین اوسکی
ناخوشی سے اور چارہ نہین اوسکو موت سے ف یعنی مومن کو لازم ہے کہ وقت
موت کے راضی رہے اور مشتاق اللہ سے ملنے کا ہووے کہ اللہ اس کام
سے بہت خوش ہوتا ہے اور پوچھا کسی نے کونسا بندہ سب سے زیادہ فضیلت
اور بڑا مرتبہ رکھتا ہے اللہ کے پاس قیامت کے دن فرمایا ذکر کرنیوالے مرد
اور عورتین اللہ کا ہر وقت مین تب کہا اوسنے غازی سے بھی اللہ کی راہ
مین فرمایا اگرچہ چلاوے اپنی تلوار کافر اور مشرک لوگون مین یہانتک کہ

ٹوٹ جاوے اور رنگے جاویں ہاتھ لہو سے پھر بھی بیشک یاد کرنے والا اللہ کا بہت بہتر ہی اوس غازی سے مرتبے مین اور فرمایا مثال یاد کرنیوالے کی اور نہ یاد کرنے والے کی مثال زندے اور مردے کی ہی اور فرمایا شیطان لگا رہتا ہی دلپر آدمی کے پھر جب کہ آدمی ذکر اللہ کا کرتا ہی چھپ جاتا ہی اور جب کہ غافل ہوتا ہی آدمی وسوسہ ڈالتا ہی اور فرمایا ذکر نے والا غافلون مین مانند لڑائی کرنے والے کے ہی بھاگنے والون مین سے اور مانند سبز تناشاخ کے ہی سوکھے درختون مین اور مانند چراغ کے ہی اندھیرے گھر مین اور سو دکھاوے گا اللہ اوسکو اوسکی جگہ بہشت مین ہی اوسکی زندگی مین اور بخشے جاوینگے اوسکے گناہ مانند گنتی ہر ایک بات کرنیوالے کے اور بات نکرنیوالے کے اور فرمایا کیا کروگے بہت بیفائدہ باتین کیونکہ بہت بات کرنا بیفائدہ چھوڑکر خدا کی یاد کو دل خراب ہونے کا موجب ہی اور مقرر سب آدمیون سے زیادہ دور خدا سے وہی ہی کہ جسکا دل خراب ہی اور فرمایا کہ جو کلام کہ آدمی کا ضرر پہونچاتا ہی اوسکو نفع نہین دیتا مگر حکم کرنا بھلی بات کا یا منع کرنا بری بات سے یاد کرالہی ہے۔

فصل پنجم بیان مین فضائل اور درجات ذکر الہی کے۔ جاننا چاہیئے کہ اصل اور مقصود تمام عبادتون سے یاد کرنا ہی اللہ تعالی کو نماز سے بھی مقصود ذکر ہی جیسا کہ فرمایا وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي یعنی نماز کیا کر میری یاد کے لئے

اور قرآن بہی اپنے صاحب کی یاد دلاتا ہی اور اوسکی باتین یاد کو تازہ کرواتی ہین
اور ہر روزے سے مراد ذکر ہی کہ شہوتین ٹوٹین تو یاد خدا کی دلمین جاے پکڑ لیوے
اور حج سے مراد ذکر الہی ہی اور جو اصل مسلمانی کا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہی سو
عین ذکر ہی اور اس سے کونسا فائدہ بڑا ہی کہ حق تعالی نے فرمایا کہ مجہے یاد کرو
کہ مین بہی تمکو یاد کرون اور جاننا چاہیے کہ ذکر کے چار درجے ہین اول درجہ
وہ ہی کہ ذکر زبان پر ہووے اور دل اس سے غافل ہووے اس ذکر کا اثر
ضعیف ہوتا ہی لاکن اثر سے خالی نہین ہی کہ جو زبان ذکر مین رہے سو وہ فضیلت
رکہتی ہی اوس زبان پر کہ بیہودہ باتون مین رہے یا معطل رہے دوسرا درجہ
کہ ذکر دل مین ہووے لاکن دل مین قرار نہ پکڑا ہووے اور قوت اوسکو نہو
اور ایسا ہو کہ دل جہدا اور تکلیف کے ساتہہ ذکر مین رکہا جاتا ہو نہین تو غافل
ہوتا اور وسوسون اور خیالون مین رہتا ہووے تیسرا درجہ وہ کہ ذکر دلمین
قرار پکڑا ہوا اور جاے کیا ہووے ایسا کہ تکلف کے ساتہہ دوسرے کام
مین بالکل مشغول ہو نسکین چوتہا درجہ یہ ہے کہ دلپر مذکور غالب ہوا ہوا اور وہ حق تعالی
ہی ذکر نہین ہی اور کمال کا درجہ یہی ہی کہ ذکر اور آگاہی ذکر کی دل سے
جاتی رہے اور مذکور یعنی حق تعالی رہے اور بس اور اصل کمال وہی ہی
کہ دل ذکر عربی اور فارسی سے اور تمام وسوسون سے خالی ہووے اور
تمام وہی دلمین رہے اور کسی دوسری چیز کو دل مین گنجایش نرہے تو وہ حالت

بہت محبت پیدا ہوتی ہو اسکو عشق کہتے ہین اور عاشق کو سواے معشوق سکے دوسری
بات کا خیال و اندیشہ ہرگز نہین رہتا ہی اور معشوق مین ایسا مشغول رہتا ہی کہ اوسکے
نام کو بہی بہول جاتا ہی اور جب کہ ایسا غرق ہوا اور اپنے کو اور تمام موجودات کو
جو کچہہ کہ سواے حق تعالی کے ہی سب کو بہول جاوسے تو ابتدا کو صوفیون کی
راہ کے پہونچتا ہی اور اس حالت کو صوفیان فنا او نیستی سے کہتے ہین یعنی جو کچہہ کہ
ہی اوسکے ذکر سے نیست ہوگیا اور اگر آپ بہی اپنے کو بہول گیا تو اپنے حق
مین آپ بہی نیست ہوگیا اور اگرچہ حق تعالی کے بہت عالم ہین لاکن جس عالم
سے آدمی کو خبر نہین ہی سو اوسکے حق مین وہ عالم نیست ہی اور ہست وہی ہی کہ
جس سے آگاہی ہی اور جب کہ عالم کو اور اپنے کو بہولا تو اوسکے حق مین عالم
اور خود دونو نیست ہوگئے اور جب کہ حق تعالی کے سواے کوئی چیز اسکے
ساتہہ نرہے تو ہستی اس کی حقتعالی کی ہووےگا اس مقام مین یہہ شخص جو تمام
مخلوقات کو اور اپنے کو بہول گیا ہی سو اوسکو سواے اللہ کے کوئی چیز نظر نہین
آتی اور کہتا ہی کہ جو کچہہ ہی سو وہی ہی سواے اوس کے کچہہ نہین ہی اور اس مقام
مین جدائی کی شکل درمیان سے اسکے اور حق تعالی کے اوٹہہ جاتی ہی اور
یگانگی کی نگاہ حاصل آتی ہی اور یہہ مقام ابتدا ہی عالم توحید اور وحدانیت کی
یعنی اس مقام مین جدائی اور دوئی کی خبر نہین رہتی اس لیئے کہ عالم سے اور
اپنے سے بیخبر ہوتا ہی سواے ایک کے اور کچہہ نہین جانتا ہی جب کہ اس مقام

پہونچتا ہی تو غیب کی کیفیت اسپر ظاہر ہونا شروع ہوتا ہی اور ارواح ملایکون کی
اور نبیون کی اچھی صورتون مین نظر آتی ہین اور اسرار الٰہی ظاہر ہونا شروع
ہوتے ہین اور بہت بڑے احوال ظاہر ہوتے ہین کہ اوسکا بیان کیا نہین
جا سکتا ہے اور جب کہ اپنے ہوش مین آتا ہی اور آگاہی دوسرے کامون سے پاتا ہی
تو اثر اوس کشف کا اوسکے ساتھہ رہتا ہی اور شوق غالب تا ہو نیب نیا دارون کو
دیکھہ کر دلمین ناخوش ہوتا ہی اور افسوس کرتا ہی کہ لوگ کیا غافل ہوے ہین اور
کیا بڑی نعمت سے بے نصیب ہوے ہین اور لوگ دنیا کے اسپر گمان کرتے
ہین کہ اسکو جنون پیدا ہوگیا ہی لاکن وہ شخص جسم سے دنیا مین رہتا ہی اور دل سے
دنیا سے جدا رہتا ہی پس اگر کوئی شخص درجے پر نیستی اور فنا کے پہونچے اور یہہ
کشف اوسپر ظاہر نہوا ہو لاکن ذکر اوسپر غالب ہو تو یہہ بھی کیمیا نیکبختی کی ہی کہ ذکر
غالب ہوا تو محبت حق تعالیٰ کی غالب ہوتی ہی یہانتک کہ حق تعالیٰ کو تمام دنیا سے
افضل اور سب خلق سے زیادہ دوست رکھتا ہی اور اصل نیکبختی کی یہی ہی کہ جب
حق تعالیٰ کے پاس بعد موت کے جاوے گا تو اوسکی محبت کے موافق کمال لذت مشاہدے
اوسکے کی پاویگا جیسا کہ دنیا کی محبت والے کو موافق محبت دنیا کے عذاب ہوتا ہی
ویسا ہی ذکر والے اور خدا کی دوستی والے کو لذتین اور راحتین اور بلند مرتبے اور
خوشیان حاصل ہوتی ہین کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا ہی اگر کسی کو احوال صوفیون کا
ظاہر نہو تو چاہیے کہ نفرت نہ کرے کہ سعادت اسی پر موقوف نہین ہی جب کہ

دل ساتھہ نور ذکر کے آراستہ ہوا تو کمال نیک بختی کا سزاوار ہوا جو کچھہ کہ اسمین چاہئین
ظاہر نہووے تو بیشک بعد موت کے ظاہر ہوگا چاہیئے کہ ہمیشہ دل کے مراقبے مین
مشغول رہے اور حق تعالی کے ساتھہ ہی توجہ رکھے اور کبھی غافل نہووے کہ
ہمیشہ ذکر کرنا کنجی ہی خزینے کی اور حق تعالی کے عجائب اسرار کی اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص چاہتا ہے کہ بہشت مین تماشا کرے تو چاہیئے
کہ حق تعالی کا ذکر بہت کرے ان باتون سے ظاہر ہی کہ مغز سب عبادتون کا
ذکر ہی اور تحقیق ذکر وہی ہی کہ جس وقت امر یا نہی درپیش آوے تو حق تعالی کو
یاد کرکے گناہون سے ہاتھہ اوٹھاوے اور حکم حق تعالی کا بجالاوے پس اگر
ذکر اسکو اس بات پر ثابت نہ رکھے تو نشانی اس بات کی ہی کہ وہ ذکر نہین ہی
بلکہ نفس کا وسوسہ ہی اوسکی حقیقت کچھہ نہین ہی واللہ اعلم بالصواب **فایدہ**
بیان مین آداب اور شرایط ذکر آلہی کے قول سے بزرگان دین کے جاننا چاہیئے
ہرچند کہ اللہ تعالی کو یاد کرنا جس جگہہ اور جس طور سے ہو بہت خوب اور بہت
بہتر ہی سب طاعتون اور عبادتون سے خواہ دل کے ساتھہ ہو خواہ زبان
کے ساتھہ خواہ ہاتھہ پیرون اور بدن کے ساتھہ پر جو اولیاء اللہ اور طریقت
کے پیشوا اور حقیقت کے مقتدا ٹھہرائے گئے ہین وہ داوساف اور طور سب سے
بہتر ہین اور فرمایا کمال آدمیت کا اور شرف انسانیت کا تین چیز پر موقوف
ہی اول تزکیہ ظاہر کا دوسرے تصفیہ باطن کا تیسرے تخلیہ دل کا تجلیہ

مراد ہی اوس سے کہ اپنا ظاہر تمام احکام شریعت کے ساتھہ سنوارین اور ایک
بال برابر شریعت سے کہ جڑ طریقت کی ہی نہ نکلین کیا کرنا ہو جنکو نکالا اور کیا
چھوڑنا ہو منع چیزونکا اور اس مقدمے مین فقہ کی کتابین اور حدیث کی پوری
اور کافی ہین کچھہ اس رسالہ مین ذکر اوس کا گذرا اور تصفیہ باطن مراد ہی
اس سے کہ اپنا باطن سب برے وصفون سے پاک کرین جیسے بخل اور
بغض اور حسد اور کبر اور ریا اور دنیا کی محبت اور مرتبے کی خواہش اور اترانا
اور گھمنڈ اور سوا اسکے کہ حقیقت مین یہہ ہر ایک زہر قاتل ہی اور ہمیشہ کی زندگی
حاصل کرین اور سب اچھے صفتون کے ساتھہ اپنا باطن درست کرین جیسے
صبر اور توکل اور رضا بقضا اور قناعت اور حلم اور علم اور سوا اسکے کہ ہر ایک
انمین سے کمال کے پھلون کا پھل دینے والا ہی اور آداب اور سلوک کی کتابون
مین کہا ہوا ہی اور اس رسالے مین بھی بطور اختصار کے بیان ہو چکا اور ہوگا
انشاء اللہ تعالی اور تخلیہ قلب کا یہہ ہی کہ اپنی روح اور اپنے دل کی توجہ حق سبحانہ
تعالی کی طرف لا دین ایسا کہ کوئی چیز اور کسی چیز کی محبت دلمین نرہے اور ہمیشہ
علی الدوام یاد حضرت حق کی اور دوستی اوس ذات مطلق کی دل کو لگ جاے
ہر چند کہ تامل سہا کرین اصل مقصود اپنا اوس ذات کے پا دین اور طریقے کے
کاملون نے ایک طریقہ ایسا فرمایا ہی کہ آنکھین بند کرین اور زبان تالو سے
لگا دیت اور اپنی زندگی دم اخیر گنین اور اپنے دل مین نفی اثبات کا کلمہ کہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے اور افضل الذکر یہی کہین اور اوسکے معنونکا دہیان انکا یون
اسطرح کہ لَا اِلٰهَ کے وقت اپنی ذات اور ماسوی اللہ کے نہونیکے حکم مین لاوین
اور اِلَّا اللّٰهُ کے وقت ذات مقدس بیکیف حضرت باریتعالی کی ثابت کرین
اور دہیان جماوین پر تعظیم کی صفت پر اور محبت کامل پر اور ہمیشہ ذکر پر مداومت
کرین یہانتک کہ حق کی ذات بیکیف کا حضور بے تکلف لازمی اور دائمی ہوجاوے
اور وقت اوسن یادداشت پر محافظت کرین طریقہ دوسرا وہ ہے کہ اسم ذات کا
یعنی اللہ کا مد اور تشدید کے ساتھ دلمین کہین اور ضرب کرین کہ اوسکی گرمی
کے اثر دلمین پیدا ہو اور ہر وقت یہ دہیان کرین کہ کوئی سواے خدا تعالی
کے مقصود اور محبوب و مطلوب اور معبود نہین یہانتک کہ اپنے دل کو ماسوا
اللہ کی محبت سے خالی دیکہین اور تمام عالم کو نابود جانین اور ذکر اور جس کا
ذکر ہے ایک ہوجاوے اور اپنی ہستی کو اوسکی ہستی مین فانی سمجہنے اور جب
ایسا ہووے چاہیئے کہ ہمیشہ اس بلند نسبت کی نگہبانی مین کوشش کرین حدیث
اِیمَانَکُمْ بِقَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اشارہ ہے اسکا قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ کنایہ ہے اسکا۔
حاصل یہ ہے کہ حق تعالی اپنے بندونکے ساتھ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ہے سو وہ
دوریکا محض ہماری غفلت ہے جبتک غفلت دور ہو خلاصہ عبادت کہ وَمَا خَلَقْتُ
الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اوسکی شان مین واقع ہے حاصل ہووے اسلیئے سلوک کہ
آدمی کی طاقت مین ہے یہین تک ہے بعد اسکے فضل الٰہی اور ارادہ حق سے موافق

اپنے فیض پاتا ہو آلشیخ [illegible] جو [illegible] الی [illegible]
سلوک مین اسم ذات یاد [illegible] اور نفی و اثبات [illegible]
ضبط رکھنا ثمرہ دیتا ہی عجیب اور غریب نشانیون کا واللہ اعلم بالصواب

فصل چھٹی بیان مین مقرر کرنے وقتون کے واسطے عبادت کے۔ جاننا چاہیے
کہ حق تعالی نے واسطے بندگی کے زندگی عطا فرمائی ہی سو زندگی مین چند نفس
گنتی کے ہین کہ ہر ایک نفس گوہر بے قیمت ہی اسکو بدل نہین ہی لاکن نفس
اختیار گذرے جاتے ہین اور کچہہ اختیار نہین ہی اگر کوئی نفس بے فایدہ نہیا ہی
ہووے تو حساب اور ملامت اور عذاب ہوگا اور اگر گناہ مین گذرے تو توبہ
عذاب کا ہوتا ہی مگر کہ حق تعالی فضل کرے اور اگر بندگی مین گذرنے تو اوس
بلند مرتبہ کی اور بڑی نعمتون کی شمار نہین ہی سو سواے انفاس کے خدا کی
نعمتونکا دوسرا وسیلہ نہین ہی اسواسطے اونکی قدر جاننا اور خدا کی بندگی مین خرچ کرنا
واجب ہی اور اصل سعادت خدا کی انس اور محبت پر ہی اور انس اور محبت
سواے دوام ذکر کے نہین اور محبت سواے معرفت کے نہین اور معرفت سواے
تفکر کے نہین ہوتی اور ذکر اور فکر سواے ترک دنیا کے اور ترک شہوات و معاصی
کے کامل نہین ہوتا اور دوام ذکر وہ ہی کہ ہمیشہ اللہ اللہ کہتا رہے دل مین بلکہ
دل مین بہی کہنا وسواس ہے بلکہ چاہیے کہ ہمیشہ مشاہدے مین رہے ایسا
کہ کبہی غافل نرہے لاکن یہہ کام دشوار معلوم ہوتا ہی دل ملول ہوکر اس دولت سے

بے نصیب رہتے ہین اسواسطے ہر ایک وقت کے لئے ایک قید اور مقرر کیا ہے
کہ اگر مال کی بے نصیبی اوسکو ہو تو نماز ہی کی فکر مین کچہ قرآن شریف کچہ تسبیح
اور دعا و تکبیرہ مین اور مراقبہ اور مشاہدے مین دل کو فرحت دیوین اور وہ
اوقات جو دنیا کے شغل کے لئے ناچاری سے مقرر کئے ہین سو معلوم رہے کہ اس مین
بہی دل خدا کی یاد مین رہے اور کوئی وقت ضایع نجاوے اس لئے وقتونکا
مقرر کرنا لازم ہوا اور جاننا چاہیے کہ سب اوقات آٹہہ مقرر کئے ہین اسکا بیان
آٹہہ ورد مین ہوگا ورد اول اس کا وقت صبح سے آفتاب نکلنے تک ہی یہہ بڑا
شرف کا وقت ہی حق تعالی نے اسوقت کی قسم یاد فرمائی ہی وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ
یا بیہہ کہ اسوقت مین کوئی نفس بیہودہ خرچ نکرے ذکر حق مین دل لگے اور
خواب سے اوٹہتے ہی یہہ پڑہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانِیْ بَعْدَ مَا اَمَاتَنِیْ
وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ لِاَحْمَدَهٗ وَاَعْبُدَهٗ اور ذکر
اور تسبیحات مین رہے اور بیت الخلا جاتے وقت بایان پیر آگے رکہے اور نکلتے
وقت داہنا پیر باہر رکہے اور مسواک اور وضو بہت اچہی طرح کرے اور مکان مین
سنت فجر کی پڑہے اور سب کے پہلے مسجد مین جاوے اور اول صف مین بیٹہے
نماز تحیت مسجد کی پڑہے اور تسبیح اور استغفار کرتا رہے جب نماز فرض پڑہے تو آفتاب
نکلنے تک تسبیح یا قرآن یا استغفار یا کلمہ طیبہ یا صلوۃ وغیرہ جنکا ذکر پہلے کیا گیا
ہی انمین سے جو چاہے سو اختیار کرے اور بڑی فضیلت کا کام وہ ہی کہ جو وقت

مین اپنی موت کو یاد کرے کہ شاید آج ہی موت آوے گی اور عذاب گناہون سے
اندیشہ کرے اور تدبیر توبہ کی کرے اور جس پر کچھ ظلم کیا ہو یا ستایا ہو یا دشمنی
تو اونکو راضی کرنے کی فکر کرے اور جس طرح کی نیکی کمانی باقی ہو تو اوسکے
کمانے کی فکر کرے اور خدا سے مدد چاہے اور کسی مصیبت مین گرفتار ہوا ہو تو
چاہیے کہ خدا کی مرضی اپنے حق مین بہت بہتر جانے اور مصیبت پر راضی رہے اور شکر
کرے کہ رضا اور شکر تمام عبادتون اور خیراتون سے بہت بہتر ہے اسمین بڑے
پیغمبرون اور اولیاؤن کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے مصیبتین دور ہوتی ہین گناہ بخشے جاتے
اور مرتبہ بڑھتا رہتا ہے اور اگر دل راضی رہنے پر قرار نہ پکڑے تو صبر کے ساتھ
قرار دیوے اور جانے کہ مصیبت باقی نہ رہیگی اور صبر کا اجر بے حساب ہے سو
باقی رہیگا اور دل سے اور زبان سے شکایت نہ کرے اور مصیبت کے دور ہونے کی اور خدا سے
آسان ہونے مشکل کے دعا کیا کرے لیکن نہایت شوق دل اور نہایت عاجزی
اور حضور دل سے دعا کے قبول ہونے پر یقین رکھے اور جانے کہ خدا نے قبول
کرنے کا وعدہ کیا ہے سو ہرگز خلاف نہوگا اس صورت مین دعا قبول ہوگی اور
مشکل آسان ہوگی اور دعا کرنے کا ثواب بھی ملے گا اور صبر اور شکر اور رضا
کا ثواب اور بڑا مرتبہ بھی ملے گا اور کسیکو کشف ہو تو آسمان اور زمین کے ملکوت
مین نظر کیا کرے اور عجائب صنعتین حق کی دیکھے بلکہ لازم ہے کہ ہیچ جلال اور
جمال حق تعالی کے نظر کرتا رہے کہ یہ سب عبادتون اور ذکرون سے بہتر ہے

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی یہہ نماز پڑہے تو ستر ہزار فرشتے اوسکے
ساتہہ نماز پڑہتے ہیں اور رات ہوتے تک اوسکے لیے استغفرت مانگتے ہین بعد امام
کے ساتہہ فرض پڑہنے بعد دو رکعت نماز سنت پڑہے اور آخر وقت تک سوا
ان چھ نکیے اور درود تسبیح کے اور تہلیل ادعیہ ادعیہ اور ذکر جو آگے بیان ہوے ہین دنیا
کا کام نکرے ورد پنجم عصر کی نماز کے وقت سے آفتاب غروب ہونے تک چاہیے کہ پہلے
آتے وقت نماز عصر کے مسجد مین آوے اور چار رکعت تحیت کی ادا کرے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا ہی کہ خدا رحمت کرے اوسپر جو پہلے نماز
عصر سے چار رکعت نماز ادا کرے اور جب کہ فارغ ہووے تو وہ باتین جو پہلے
بیان ہوے اونمین مشغول رہے کہ فضیلت اسوقت کی مانند فضیلت صبح کے وقت
کے ہی قرآن شریف مین اور حدیث شریف مین اسوقت کے بہت بڑے فضائل
ہین جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ
غُرُوبِهَا اور اسوقت مین سورہ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا اور وَاللَّيْلِ اور مُعَوِّذَتَيْن
پڑہے اور آفتاب کے ڈوبنے کے قریب استغفار مین رہے غروب ہوتے تک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا جو کوئی عصر کی نماز کے بعد ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ
اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ پڑہے تو اوسکے سات سو گناہ معاف ہوتے ہین ایک نے
عرض کیا کہ مجھکو اتنے گناہ نہین ہین فرمایا کہ تیرے ماباپ کے اور اقرباؤں کے گناہ
معاف ہونگے۔ بہرحال چاہیے کہ وقت مقرر رہے کہ ہر وقت ایک کام جدا ہے

تو اس تدبیر سے عمر مین برکت حاصل ہوتی ہی جسکو اوقات مقرر نہین ہین بیجا
ضایع ہوتی ہی لاکن اور رات کے تین جز ہین اول دو حصون کا وقت شام کی نماز
وقت سے عشا کی نماز کے وقت تک ہی اور ان دونون نمازون کے بیچ مین خدا کی
یاد کے ساتھہ جاگتے رہنا بہت فضیلت رکھتا ہی اور حدیث شریف مین ہی کہ حق تعالی
نے آیت تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ اه اسی باب مین فرمائی ہی یعنی
نعمت دونگا کہ کوئی نہین جانتا ہی سو چاہیے کہ نمازونمین مشغول رہے جب تک
کہ فرض عشا کے ادا کرے کہ یہہ کام دو سنت رکھنے سے زیادہ ثواب رکھتا ہی اور چاہیے
کہ اس وقت مین کہانا کہانے مین یا اور کسی کام مین مشغول نرہے اور جب کہ وتر
کی نماز سے فارغ ہووے تو لہو ولعب کی باتونمین نرہے کہ خاتمہ شغل کا یہہ نہو
چاہیے کہ کوئی نیک کام آخر سب کامون کے رہے اور دوسرا ادب سونا ہی جب کہ
ساتھہ آداب سنت کے آراستہ رہے تو سونا بھی عبادتون سے ہوتا ہی اور سنت
وہ ہی کہ مونہہ طرف قبلہ کے کرے اور سیدہی کروٹ پر سووے اور جانے کہ
ممکن ہی کہ نیند مین ہی موت ہوجاوے اس لئے لازم ہی کہ طہارت سے یا تیمم
سنت سووے اور توبہ کرے اور عزم کرے کہ گناہ پہر نکرے گا اور وصیت لکھی
ہوئی سرہانے رکہے اور آٹہہ ساعت سے زیادہ نہ سووے اور پانی اور مسواک
پاس رکہے اور عزم کرے کہ تہجد کو اٹہونگا کہ ثواب ملتا ہی اور جب لیٹے تو آیت الکرسی
اور مُعَوِّذَتَین اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ اور تَبَارَکَ اور استغفار پڑہے اور

ذکر کرتا ہوا خواب میں جاوے جو کوئی ایسا کرتا ہے تو اوس کی روح کو عرش کے تلے
لیجاتے ہیں اور مصلیوں سے لکھتے ہیں جب تک کہ بیدار ہووے اور دوسرا
تہجد ہے وہ نماز شب کی ہے بعد بیدار ہونیکے اور دو رکعت نماز پچھلی آدھی رات میں بہت
نمازوں سے افضل ہے اسوقت میں دل صاف رہتا ہے اور شغل دنیا کا نہیں ہوتا اور
دروازے رحمت کے آسمان سے کھلے رہتے ہیں اور آیات اور احادیث فضائل
میں قیام شب کے بہت ہیں انمیں سے بعضی اس کتاب میں ہی نماز تہجد کے
باب میں مذکور ہیں اور حاصل یہہ کہ ہر ایک وقت ایک طرح کے کام کے ساتھ
رہے اور کوئی وقت معطل نرکھے اور صاحب قسمت وہ ہے کہ ہر وقت ہر کام میں
توجہہ دل کی ذکر اور مراقبے اور مشاہدے میں رکھے یہانتک کہ حضوری اور مشاہدہ
دوام ہو جاوے اوسوقت محبت الٰہی اور جذبہ خود آپ کھینچتے ہیں جسکی لذت
بیان سے باہر ہے مگر محنت سے ہمت کو نہ ہارے اور ہر روز و شب محنت کیا کرے
کہ اسکی مزدوری بہت بڑی ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے اور اگر محنت دشوار
معلوم ہو تو اپنے دل کو ایسا سمجھاوے کہ آج تو یہہ کرتا ہوں شاید کل تک موت
آجاوے گی اور جانے کہ وہ سفر میں ہے اور وطن اسکا آخرت ہے اور سفر میں رنج
غربت ہوتا ہے لیکن صلاح جب ہی ہے کہ جلد گذر جاوے اور اپنے وطن میں آرام پاوے
اور مقدار عمر کا ظاہر ہے کہ آخرت کی مدت کے آگے کچھ گنتی نہیں ہے اگر کوئی تھوڑے
دن رنج اوٹھاوے واسطے راحت اوٹھانے ہمیشہ کے تو کچھ نقصان کی بات

ہ نہین ہی بلکہ عین مراد ہی حق تعالی اس بات کی ہجلہ و اخرت کی توفیق دیگا ہ

باب ہفتم

بیان مین فضایل اور آداب روزے کے بیچ اسکے پانچ فصل ہین

فصل پہلی بیان مین فضایل روزے کے۔ فرمایا حق تعالی نے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ یعنی ای ایمان دارو فرض کیا گیا ہی اوپر تمہارے روزہ رکہنا رمضان کا جیساکہ فرض کیا گیا تہا اوپر اون لوگون کے جو پہلے تمہارے تہے سزاوار ہی کہ تم پرہیزگاری اختیار کرو اور فرمایا اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ یعنی ملے گی مزدوری صبر کرنیوالونکو بیحساب یعنی حق تعالی اپنے فضل سے ایسا اجر دیگا کہ حساب مین نہین آسکیگا جاننا چاہیے کہ روزہ رمضان کا فرض ہی اور ایک رکن ہی مسلمانی کے رکنون مین سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ یعنی روزہ خاص میرے ہی واسطے ہی اور اجر اوسکا مین ہی دونگا اور فرمایا کہ ہر عمل آدمی کا بڑہاتا ہی نیکی کو دس حصے سے سات سو حصے تک سواے روزے کے کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ روزہ خاص میرے ہی واسطے ہی اور مین ہی اسکا بدلا دونگا یعنی بیحد و بیحساب بدلا دونگا کیونکہ آدمی چہوڑتا ہی اپنی خواہشین اور کہانے کی چیزین میرے واسطے اور روزے دار کو دو خوشیان ہوتی ہین ایک تو افطار کے

اور دوسری یا اوسوقت کہ اپنے رب سے ملیگا آخرت میں اور بو روزہ دار کے منہہ کی
البتہ بہت بہتر ہی اللہ کے پاس مشک کی بو سے اور روزہ سپر ہی یعنی شیطان کے شر
سے بچاتا ہی دنیا میں اور دوزخ کے عذاب سے بچاتا ہی آخرت مین اور جب روزیکا
دن ہو تم مین سے کسی کا تو فحش نہ بکے اور نہ جہگڑے پھر اگر اسکو کوئی گالی دیوے اور
لڑائی کرے تو کہہ دیوے کہ مین روزے دار آدمی ہون تمت الحدیث مسئلہ فرض
روزے مین تو اتفاق ہی کہ زبان سے کہے اور نفل روزے مین خلاف ہی کہ دل مین
کہے یا زبان سے اور روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبے مین
کہ ای لوگو تحقیق سایہ کیا تمپر بڑا مہینہ کہ بہت مبارک ہی اور اسمین ایک رات ہی کہ بہتر
ہزار مہینے کی راتون سے ہی کیا ہی اللہ تعالی روزے کو اسکے فرض اور نماز پڑھنے کو
اسکی رات مین نفل جو کوئی قرب خدا چاہے اسمین ایک نیک خصلت سے ثواب
ملیگا اوسکو مانند اوسکے کہ ادا کرے ایک فرض دوسرے مہینے مین اور جو کوئی ادا
کرے اسمین ایک فرض ثواب ملیگا اوسکو مانند اوسکے کہ ادا کرے ستر فرض دوسرے
مہینے مین اور وہ صبر کا مہینہ ہی اور صبر کا بدلہ بہشت ہی اور مہینہ ہی محتاجو کی غمخواریکا
اور وہ مہینہ ہی کہ زیادہ ہوتی ہی اسمین روزی مومن ایمان والے کی جو کوئی افطار کرایگا
اسمین روزے دار کو بخشش ہوگی اوسکے گناہون کی اور گردن چھوٹے گی اوسکی
دوزخ سے اور ثواب ملیگا اوسکو مانند اس روزہ دار کے بغیر اوسکے کہ کچہہ کم ہو اوسکے
ثواب سے یعنی خدا اپنی طرف سے ثواب دیگا۔ تب عرض کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے

اے رسول اللہ کے نہین سب کو ہم مین سے مقدور اتنا کہ روزے دار کو افطار کراوین تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ دیتا ہی اوتنا ہی ثواب اسکو کہ افطار کراوے روزے دار کو ایک چلو دودہ یا ایک خرما یا ایک گھونٹ بہر پانی سے اور جو کوئی پیٹ بہر کہلاوے روزے دار کو پلاویگا اللہ اوسکو میرے حوض کوثر سے ایسا پانی پلانا کہ پیاسا نہوگا یہانتک کہ داخل ہو جنت مین اور وہ ایسا مہینہ ہی کہ اول اسکا رحمت ہی اور درمیان اسکا معافی گناہوں کی ہی اور آخر اسکا آزاد ہونا دوزخ سے ہی اور جو کوئی کام کاج مین تخفیف کرے اپنی لونڈیوں سے اور غلاموں سے اسمین گناہ بخشیگا اوسکے اللہ تعالی اور آزاد کریگا اوسکو دوزخ سے اور روایت ہی کہ معمول تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جب آتا مہینہ رمضانکا تو چہوڑ دیتے ہر قیدی کو اور دیتے ہر ایک سائل کو اور روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جنت آراستہ ہوتی ہی رمضان کے لئے شروع سال سے آیندہ سال تک اور فرمایا کہ جب پہلا دان ہوتا ہی رمضان کے مہینے کا تو چلتی ہی ایک ہوا عرش کے تلے سے پتونسے بہشت کے درختونکے حورعین پر سو کہنے لگتی ہین کہ اے رب ہمارے کر ہمارے لئے اپنے بندونکو جوڑے کہ ٹہنڈی ہون آنکہین انکی ہمسے اور فرمایا کہ بخشش ہوتی ہی میری امت کو آخر رات مین رمضان کی عرض کیا کسی نے اے رسول اللہ کے کیا وہ شب قدر ہی فرمایا نہین ولیکن کام کرنیوالے کو اوسکی مزدوری نہین ملتی جب تک کہ پورا نکرے اپنا کام اور فرمایا کہ بہشت مین آٹہ دروازے ہین

اوسمین سے ایک دروازہ ہی کہ اوسکو باب الریان کہتے ہین داخل نہوگا اوسمین
کوئی سوائے روزے دار رمضان کے اور فرمایا جو کوئی روزے رکہے رمضان کے
ایمان کی جہت سے اور ثواب جانکر بخشے جاتے ہین اوسکے اگلے گناہ اور جو کوئی راتکو
نماز پڑہے رمضان مین ایمان کی جہت سے اور نیکی جان کر بخشے جاتے ہین اوسکے
اگلے گناہ اور جو کوئی قیام کرے شب قدر مین ایمان کی جہت سے اور نیکی جان کر
بخشے جاتے ہین اوسکے اگلے گناہ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جب ہوتی ہی پہلی رات رمضان کے مہینہ کی قید ہوتے ہین شیطان اور سرکش
جن اور بند ہوتے ہین دروازے دوزخ کے سو نہ کہلیگا اونمین سے کوئی
دروازہ اور کہلتے ہین دروازے بہشت کے سو نہ بند ہوگا انمین سے کوئی دروازہ
اور پکارتا ہی پکارنیوالا ای طلبگار نیکی کے مونہہ پہیر بہلائی کی طرف اور ای طلبگار
برائی کے باز آ اور اللہ کے آزاد ہونیوالے بندے ہین دوزخ سے اور یہہ حیمت
تمام راتون مین رمضان کی رہتی ہی اور فرمایا کہ روزہ اور قرآن دونو سفارش
کرینگے بندے کی روزہ کہیگا ای رب میرے مینے روکا اسکو کہانے اور خواہش
کی چیزون سے دن کو سو شفیع کر مجہکو اسکے حق مین اور قرآن کہیگا ای رب مینے رکہا
اسکو سونے سے رات کے سو شفیع کر مجہہ کو اسکے حق مین تب شفیع کریگا دونوکو
اللہ تعالی اور روایت ہی کہ آیا تہا رمضان کا مہینہ سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہ بیشک یہہ مہینہ حاضر ہوا تم پاس اور اسمین ایک رات ہی کہ بہتر ہی

ہزار مہینے سے جو کوئی محروم رہا اس سے سو تحقیق محروم رہا سب نیکیون سے اور محروم نہ رہیگا اسکی نیکی سے مگر جو کم نصیب ہی ترجمہ ہوے یہہ سب احادیث کتاب مشکوٰۃ شریف اور کیمیاے سعادت کے

فصل دوم بیان مین اعمال فرائض روزے کے جاننا چاہیے کہ چھہ چیزین فرض ہین اول مہینہ رمضان کا دریافت کرنا دوم ہر شب نیت کرنا روزے کی سوم کوئی چیز اپنے بدن کے اندر نہ پہونچانا جان کر چہارم مباشرت نکرنا پنجم کوئی طور سے جانکر اپنی منی بدن سے باہر نہ نکالنا ششم اپنے قصد سے قی نہ کرنا اگر بے اختیار قی آوے تو روزہ باطل نہین ہوتا ہی ان چھہ کامون سے روزہ باطل ہوتا ہی

فصل سوم بیان مین سنت روزے کے۔ جاننا چاہیے کہ سنت روزے کی چھہ ہین اول تاخیر سحر مین کرنا دوم تعجیل افطار مین کرنا سوم بعد زوال کے مسواک نکرنا شام تک چہارم سخاوت کرنا اور کہانا کہلانا پنجم قرآن بہت پڑہنا ششم مسجد مین اعتکاف کرنا یعنی بیٹہنا خصوصاً آخری دہے مین

فصل چہارم بیان مین حقیقت روزے کے۔ جاننا چاہیے کہ روزے کے تین درجے ہین ایک روزہ عوام کا دوسرا روزہ خواص کا تیسرا روزہ خاص الخاص کا لاکن روزہ عوام کا وہ ہی کہ جو بیان ہوا یہہ کم درجہ ہی لاکن روزہ خاص کا وہ ہی کہ تمام اعضا کو اپنے نکمّے کامون سے باز رکہتے ہین اور چھہ چیزسے پرہیز کرنا ضرور ہی اول آنکھہ کو بچانا مشغول ہونے سے سواے حق کے خصوصاً شہوت کی نظر سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے کہ پانچ چیزیں روزہ باطل کرتی ہین جہوٹ اور غیبت اور سخن چینی اور ناحق سوگند کہانا اور شہوت سے دیکہنا - دوم زبان کو بچاوے بیضرورت باتون سے اور بیہودہ کلام سے اور ذکر مین رہے یا خاموش رہے لاکن غیبت اور جہوٹ تو عوام کے روزے کو بہی باطل کرتے ہین سوم کانونکو بچاوے جہوٹ اور غیبت اور بیہودہ سے چہارم ہاتہہ پانون اور تمام اعضا کو بچاوے بیشرع کامونسے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بہت روزے دار ہین کہ اونکو روزسے سوائے بہوک اور پیاس کے کچہہ فائدہ نہین ہی پنجم حرام کے کہانیسے اور شبہ حرام کے کہانیسے روزہ نکہولے اور بہت بہی نہ کہاوے کہ جانورون کے درجے مین ہوگا اور مقصود روزے سے یہہ ہی کہ شہوتین ٹوٹین اور ملائکون کی صفت پیدا ہو اور اونکا مرتبہ ملے ششم یہہ کہ بعد روزہ کہولنے کے دل کو درمیان خوف اور امید حقتعالی کے رکہے اور عاجزی کے ساتہہ مغفرت اور رحمت مانگتا رہے اور جاننا چاہیئے کہ حقیقت اور روح روزے کی یہی ہی کہ شہوتین ٹوٹین اور نفس پاک ہو اور دل روشن ہو اور غفلت دور ہو تب ملائکونکی صفت ہوگی اور جیسا کہ یہہ حق تعالی سے نزدیک رہتے ہین اسکو بہی وہی نزدیکی حاصل ہوگی لاکن روزہ خاص الخاص کا بہت بڑا درجہ رکہتا ہی اور وہ ایسا ہی کہ محافظت کرے اپنے دل کو اندیشے سے اور مشغولی سے تمام چیزدن کی جو سوائے حق تعالی کے ہین اور سب وجہہ سے اپنے کو حق تعالی کے ہی ساتہہ مشغول اور مستغرق رکہے اور جو چیز کہ سوائے حق تعالی کے ہووے ظاہر اور باطن مین اوس سے

روزہ رکھے اور اگر سواے ذکر حق تعالی کے اور کام حقتعالی کے کسی چیز مین اندیشہ
کرے تو وہ روزہ نہین رہتا ہی مگر ایسا کام جو دین کو فائدہ رکھتا ہووے پیران
طریقت اپنے مریدونکو نصیحت فرماتے رہے ہین کہ دنیا مین روزہ رکھنا اور بہشت
مین جا کھولنا کہ دنیا بہرحال گذر جاتی ہی اور آخرت ہمیشہ باقی رہتی ہی حق تعالی توفیق
عنایت فرماوے —

فصل پنجم بیان مین ثواب روزے نفل کے جاننا چاہیے کہ ثواب روزے نفل کا
بہی بہت بڑا ہی کہ ملائکون کی صفت دنیا مین اور ملائکونکا مرتبہ نزدیک حق تعالی کے
ملتا ہی اور جو خواہشین واسطے خدا کے دنیا مین چہوڑین ہین حقتعالی اونکے عوض مین
اجر بہیجا ہے کہا ہی جو جنت مین پاویگا جیسا کہ روزے کے فضائل آگے مذکور ہوچکے
اور نفل روزونمین زیادہ فضیلت کے روزے ایام تشریق کے ہین خصوصا عرفے
کے دن کا روزہ اور دسوین تاریخ محرم کا اور نو دن اول ایام ذیحجہ کے اور دس
دن محرم کے اور حدیث مین ہی کہ جو شخص ہر پنجشنبہ اور جمعہ اور ہفتہ کو ماہ حرام مین
روزہ رکھا کرے تو اوسکو سات سو برس کی بندگی کرنیکا ثواب ملیگا اور ماہ حرام
چار مہینے ہین رجب اور ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور سب سے زیادہ ثواب ذیحجہ
کے روزے اور عبادت مین ہی خصوصا پہلی تاریخ سے دسوین تاریخ تک بہت
بہیسا ثواب ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ذیحجہ کے پہلے
دن مین ایک ایک دن کے روزے کا ثواب برابر ایک برس کے دن کے ثواب کے

اور قیام آیات انکا مانند قیام لیلۃ القدر کے ثواب کے ہی اور ہر ایک مہینے مین تیرہوین
اور چودہوین اور پندرہوین تاریخ کے روزونکا بڑا ثواب ہی اور ہر ایک ہفتے مین دوشنبہ
اور پنجشنبہ اور جمعہ کے روزونکا بہت بڑا ثواب ہی اور حضرت داؤد پیغمبر علیہ السلام ہمیشہ
ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور حدیث مین ہی کہ
اسطرح کے روزونکے ثواب کے برابر کسی روزیکا ثواب نہین ہی اور بعد اسکے
ثواب ہر ایک پنجشنبہ اور دوشنبہ کے روزونکا ہی جاننا چاہیئے کہ ان روزون کا
جو بیان ہوا سو انکے فضائل مین ایسے بہت حدیثین ہین کہ اگر لکھے جاوین تو اس
کتاب مین گنجائش نہین ہوگی اس لئے انکے فضائل اور اسناد موقوف رہے اگر کوئی
اسناد چاہے تو مشکوٰۃ شریف اور کیمیائے سعادت مین مطالعہ کرے اور فضائل ورزیکے
ہر ایک حدیث کی معتبر کتاب مین موجود ہین کہ اگر لکھا جاوے تو ایک کتاب مجلد
تیار ہوا اور حقیقت روزے کی یہہ ہی کہ نفس کی شہوتین ٹوٹین اور دل صاف ہوا اور غفلت
جاوے اور رغبت طاعت اور لذت مناجات کی پاوے تب فرشتونکی صفت کو اور
مرتبے کو پہونچیگا اس لئے چاہیئے کہ بیہودہ کامونسے بچے اور یاد الٰہی اور محبت مین بیحد
تاکہ مقربونمین سے ہووے اور عذابونسے قبر کے اور حشر کے اور دوزخ کے چھوٹکر
قبر مین آرام اور حشر مین عزت اور جنت فردوس مین ہمیشہ رہنا پاتا رہے حق تعالیٰ
تمام مومنین کو یہہ نعمت عظمیٰ نصیب کرے آمین

باب آٹھوان

بیان میں خصائل اور آداب زکوٰۃ کے اور خیرات کے اور بہوا اور پرہیز سلوک کے

فصل اول بیان میں فضائل زکوٰۃ اور خیرات کے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوْنَ الی آخرہ یعنی ایسے ایمان دار جو زکوٰۃ دیتے ہیں

اور ساتھ خوف کے نماز ادا کرتے ہیں اور زنا اور بیہودہ کاموں سے بچتے اور

امانتوں پر اور عہد پر وفا کرتے ہیں سو جنت فردوس کے وارث ہیں کہ اوسکو میراث

پاوینگے اور ہمیشہ اوسمیں رہیں گے۔ اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ

آلہ وسلم نے کہ بنیاد اسلام کی پانچ چیز پر ہے اول کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ دوم نماز سوم زکوٰۃ چہارم روزہ پنجم حج ہے اور فرمایا اللہ

تعالیٰ نے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ الآیۃ یعنی وہ لوگ جو بخیلی کرتے ہیں اوس مال میں جو اللہ

اپنے فضل سے اونکو دیا ہے سو جانیں کہ بخیلی کرنا اونکے حق میں بھلا ہے بلکہ وہ کام

اونکے حق میں بہت برا ہے کہ طوق ڈالے جاوینگے اون مالوں سے قیامت میں

جن مالوں سے بخیلی کرتے ہیں یعنی زکوٰۃ نہیں دی اور سب مال آسمان والوں کے

اور زمین والوں کے اللہ کی ہی میراث ہے۔ اور محققوں نے فرمایا ہے کہ تمام مال دنیا

کا عاریت ہے اس کو ملک اور میراث نہ کہنا چاہیے کہ وہ مال میراث اللہ کی ہے اور دوسرے

کی ملک اور میراث میں بخیلی کرنا اور حق تعالیٰ کے حکم پر نہ خرچ کرنا یعنی زکوٰۃ نہ دینا

اور اپنے کو خدا کے عذاب میں گرفتار کرنا بڑی نادانی ہے اور عاقل وہ ہے کہ خدا کے

مال کو خدا کے حکم پر دیوے اور اجر اوسکا دونو جہان مین حق تعالی سے لیوے اور
روایات ہین مشکوۃ شریف مین کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جسکو حق تعالی نے مال عطا فرمایا ہووے اور وہ شخص بخیلی سے زکوۃ نہ دیا ہووے تو قیامت
کے دن اس مال کو بہت بڑا سانپ بناتے ہین کہ بہت زہر کے سبب بال اوسکے
سر پر نہ ہے اور دو نقطے سیاہ اوسکی آنکھونکے نیچے ظاہر ہون پس وہ سانپ اسکی
گردن مین طوق ہوتا ہے اور دونو کنارے اوس کے چہرے کے اور موںہ کے پکڑتا ہے
اور غصہ ہوکر کہتا ہے کہ مین تیرا مال ہون اور تیرا خزانہ ہون کہ تو دنیا مین فخر کیا کرتا
تہا اور فرمایا کہ نہ مل گئی زکوۃ کسی مال مین کبہی مگر کہپا وے اوسکو اور فرمایا حقتعالے
نے کہ جو لوگ کہ سونا اور روپا رکہتے ہین اور زکوۃ اوسکی نہین دیتے ہین سو ہر ایک
کو ایسا داغ سینے مین رکہین گے کہ پیٹھہ سے باہر نکلیگا اور پیٹھہ مین ایسا داغ
دیوین گے کہ سینے مین سے باہر نکلیگا اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے کہ اگر ہوتا میرے پاس برابر اُحد کے پہاڑ کے سونا خوش نہ کرتا میرے
دلکو گذرنا تین راتون کا کچہہ رہ کر میرے پاس اوسمین سے سوائے اتنی چیز کے
کہ رکہہ چہوڑون مین قرض ادا کرنے کو روایت کیا بخاری نے اور فرمایا کہ نہین کوئی
دن کہ صبح کو اوٹہین اللہ کے بندے اوسمین مگر دو فرشتے اترتے ہین پہر کہتا ہے
ایک اون مین سے ای اللہ دے مال خرچ کرنیوالے کو عوض اوسکا اور کہتا ہے
دوسرا ای اللہ دے بخیل کو ہلاکت مال کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے کہ مال خرچ کر اور گن گن کے مت دے پھر گن گن کر دیگا تجھکو اللہ اور
مال رکھہ مت چھوڑ کہ دینا موقوف کرے تجھکو اللہ دے جس قدر سکے دینا اور
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے مال خرچ کر اے
بیٹے آدم کے تاکہ زیادہ دوں مال تجھکو اور اگر دے دیگا تو حاجت سے زیادہ
کو بہلا ہی تجھکو اور اگر رکہے تو اوسکو تو برا ہی تجھکو اور ملامت نہیں تجھپر بقدر کفایت
کے رکہنا اور ابتدا کر اپنی عیال سے اور فرمایا آنحضرت کہ بچو تم ظلم کرنے سے
اسواسطے کہ بسبب ظلم کے بہت تکلیفیں پہونچینگی قیامت کے دن اور بچو
تم بخل اور حرص سے اس لئے کہ بیشک بخل اور حرص نے کہا دیا تمہارے
اگلوں کو کہ اوٹھایا ظلم نے اون کو آپس مین خونریزی کرنے پر اور حلال سمجھنے
لگے اون چیزوں کو کہ حرام کیا اللہ نے اور روایت ہی کہ کہا ایک مرد نے ای رسول اللہ
کے کونسی خیرات بڑا ثواب رکھتی ہی فرمایا کہ خیرات دینا تیرا اوس حال مین کہ تو تندرست
ہوکر بخیل ہو ڈرتا ہو محتاجی سے اور امید رکھتا ہو تونگری کی اور دیر مت کر یہانتک
کہ جب پہونچے جان گلے مین تو کہے تو فلانے کو ایسا اور اتنا دینا اور فلانے کو
ایسا اور اتنا دینا اور ہو گئی ملک فلانے کے اور روایت ہی ابو ذر سے کہ آنحضرت
بیٹھے تھے سایہ مین کعبے کے پھر جب دیکھا حضرت نے مجھکو فرمایا وہی نقصان
پانیوالے ہین قسم کعبے کے رب کی پھر عرض کیا مین نے تصدق ہون میرے ماں باپ
آپ پر سے وہ کون لوگ ہین فرمایا آپنے نقصان پانیوالے وہ لوگ ہین کہ بہت

پاس بہت مال ہی مگر جس نے خرچا ایسا اور ایسا اور ایسا اشارہ فرمایا رو برو اور
پیچھے اور داہنے اور بائین اور فرمایا کہ تھوڑے ہین ایسے سخی لوگ اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سخی آدمی نزدیک ہی اللہ سے اور نزدیک ہی بہشت
سے اور نزدیک ہی لوگون سے اور دور ہی دوزخ سے اور بخیل آدمی دور ہی
اللہ سے اور دور ہی بہشت سے اور دور ہی لوگون سے اور نزدیک ہی دوزخ سے
اور بیشک بے علم سخی بہت پیارا ہی اللہ کو بخیل عابد سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ صدقہ دینا آدمی کا جیتے جی ایک درم بہتر ہی اوس کے
حق مین سو درم صدقہ دینے سے مرتے دم اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ مثال صدقہ دینے والے کی مرتے مرتے یا آزاد کرنیوالے کی جیسے مثال ہدیہ
دینے والے کی جب پیٹ بھر چکا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو خصلتین
ملکر نہین ہوتی مرد مومن مین ایک تو بخیل اور دوسری بدخلقی اور فرمایا آنحضرت صلعم نے
کہ نہ جاویگا بہشت مین دغاباز اور فریبی اور بخیل اور احسان جتانے والا قطع
رحم اور فرمایا کہ بہت بری خصلتون سے آدمی کی دو خصلتین ہین ایک بخل اور دوسری
جبن یعنی ڈرنا لوگون سے اور فرمایا کہ سخاوت ایک درخت ہی بہشت مین پھر جو
کوئی سخی ہی پکڑا ہی ایک شاخ اوسکی پھر نہین چھوڑتی اوس شخص کو وہ شاخ یہانتک
کہ داخل کرے اوسکو بہشت مین اور بخیلی ایک درخت ہی دوزخ مین پھر جو کوئی کہ
بخیل ہی پکڑا ہی ایک شاخ اوس درخت کی پھر نہین چھوڑتی اوسکو وہ شاخ یہانتک

کہ داخل کرے اوسکو دوزخمین اور فرمایا کہ جلدی کرو صدقہ دینے مین کیونکہ آفت
تجاوز نہین کرتی صدقہ دینے سے اور فرمایا کہ صدقہ دینا ٹھنڈا کرتا ہی غضب کو
رب کے اور دور کرتا ہی بری موت کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و
سلم نے کیا خبر نہ دون تمکو سب سے بدتر آدمی کی عرض کیا لوگون نے خبر دیجیے
فرمایا وہ شخص ہی کہ کوئی سوال کرے اوس سے اللہ کا واسطہ دیکر اور نہ دیوے
خدا کا نام سنکر اور فرمایا کہ دیا کرو سائل کے ہاتھہ مین تہوڑا بہت جو موجود ہو
اگرچہ کہری جلی ہوئی ہو اور روایت ہی کہ بہیجا کوئی ام سلمہ کے پاس گوشت کا ٹکڑا
سو رکھہ چہوڑا واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خالی پہرا سائل گہر سے
آپ کے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے پاس اونکے تب طلب کیے
ام سلمہ اوس گوشت کو اور نپایا اوسکو مگر ایک پتہر کا ٹکڑا تب فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے کہ مقرر ہوگیا وہ گوشت پتہر تمہارے نہ دینے سے سائل کو اور
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جو کوئی خیرات دیوے برابر قیمت ایک دانے
خرمے کے پاک کمائی سے اسواسطے کہ قبول نہین کرتا اللہ تعالی سواے پاک کمائی
کے سو قبول کرتا ہی اللہ اوس تہوڑی خیرات کو اور بڑہاتا ہی اوس کو کہ ہووے
مانند پہاڑ کے اور فرمایا کہ حقیر نجا تو کوئی خیرات کو اور بہیجو اپنے ہمسایہ کیواسطے
اور فرمایا کہ سب کام نیک خیرات کا ثواب رکھتے ہین اور حقیر نجا تو نیکیون سے
کسی چیز کو اگرچہ ملے تو اپنے بہائی مسلمان سے کشادہ ابرو سے اور لازم ہو خیرات

کرنا اگر نہو سکے تو برائی سے بچنا خیرات کا ثواب ہی اور دو شخصون کے درمیان عدل کرنا اور کسیکو مدد کرکے چہارپایہ پر سوار کرنا یا اسباب اوٹھا دینا اور مسجد کو جانا اور ایذا کی چیز راہ سے دور کرنا ہر ایک بات مین خیرات کا ثواب ہی اور فرمایا ہر بار سُبحَانَ اللّٰہ بولنا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بولنا اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ بولنا اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ بولنا اور ہر بار حکم بہلی بات کا کرنا اور بُری بات سے منع کرنا اور اپنی زوجہ سے مباشرت کرنا ان سب ایک بات مین خیرات کا ثواب ہی اور فرمایا کہیتی لگانا کوئی آدمی یا جانور کہا دے خیرات کا ثواب ہی اور فرمایا گناہ بخشے گئے ایک عورت حرام کار کے پیاسے کُتّے کو پانی پلانے کے سبب سے اور گناہ بخشے گئے ایک مرد کے ایک درخت خاردار کو راہ سے دور کرنیکے سبب سے اور فرمایا کہ عبادت کرو خدا ے مہربان کی اور کہانا دو محتاج کو اور رواج کرو سلام کا چلے جاو جنت مین سلامتی سے اور فرمایا سب نیک کام صدقے کا ثواب رکہتے ہین اور نیک کام مین یہہ بات بہی داخل ہی کہ ملاقات کرے تو اپنے بہائی مسلمان کو خوش خلقی کے ساتہہ اور پانی ڈالے اپنے ڈول سے اوسکے برتن مین اور مُسکرا کر بات کرے مسلمان بہائی کے سامنے اور حکم کرے بہلی باتونکا اور منع کرنے بُری باتون سے اور راستہ بتلا دے بہٹکے ہوے کو اور مدد کرے اندہے کو اور دور کرے پتہر کو اور ہڈی کو اور کانٹون کو راستون سے اور باولی کہدوادے راستے کے نزدیک یہہ ہر ایک کام مین خیرات کا ثواب ہی اور فرمایا جو مسلمان کپڑا

پہنواوے کسی مسلمان کو پہناویگا اللہ تعالی اوسکو سبز کپڑا یا کہانا کہلاوے اوسکو بہوک مین تو کہلاویگا اللہ اوسکو میوے جنت مین کے یا پانی پلاوے پیاس مین تو پلاویگا اوسکو اللہ مہر کری ہوئی شراب جنت مین آور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کہ اللہ تعالی نے زمین بنائی تو ہلنے لگی تب پہار بنایا واسطے قایم رہنے زمین کے تب فرشتون نے پہاڑ کی سختی دیکہکر تعجب کیا اور عرض کیا اے رب ہمارے کیا کوئی چیز پتہر سے بہی زیادہ سخت ہی تیری مخلوقات سے تب فرمایا اللہ تعالی نے کہ ہان لوہہ زیادہ سخت ہی پتہر سے بہی پہر عرض کیا اے رب کیا کوئی چیز لوہے سے بہی زیادہ سخت ہی فرمایا ہان آگ زیادہ سخت ہی پہر عرض کیا اے رب کیا کوئی آگ سے بہی زیادہ سخت ہی فرمایا کہ ہان پانی زیادہ سخت ہی پہر عرض کیا کوئی چیز پانی سے بہی زیادہ سخت ہی فرمایا کہ ہان ہوا پانی سے بہی زیادہ سخت ہی پہر عرض کیا کوئی چیز ہوا سے بہی زیادہ سخت ہی فرمایا کہ ہان ہوا سے زیادہ سخت ہی وہ آدمی کہ دے کوئی صدقہ اپنے داہنے ہاتہہ سے چہپا کر اپنے بائین ہاتہہ سے۔

روایت ہین یہہ سب حدیث کتاب مشکوۃ شریف مین

فصل دوم بیان مین فرض ہونے زکوۃ کے اور تاکید واسطے ادا کرنے اوسکے اور ترغیب واسطے دینے خیرات کے۔ فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہین کوئی مالک سونے اور چاندی کا کہ ادا نکرے اوس سے زکوۃ اوسکی

مگر کہ قیامت کے دن وہ سونے اور چاندی کے تہر بنا دینگے اور آگ مین گرم
کرینگے اور داغ دیوینگے اون تہرونسے اوسکے پہلو کو اور پیشانی کو اور پیٹہ کو
پہر جب کہ سرد ہو وینگے وہ پتہر تو پہر گرم کرینگے اور داغ دیوینگے بار بار ایسے
دن مین کہ درازی اوسکی پچاس ہزار برس کی ہوگی یہانتک کہ فیصلہ ہو نیدونگا
بعد اوسکے بہشت کی طرف راہ دکہا وینگے یا دوزخ کی طرف یعنی پچاس ہزار
برس یہہ عذاب ہوگا بعد اوسکے موافق اوسکے عمل کے بہشت مین یا دوزخ مین
جاویگا۔ اور فرمایا کہ نہین کوئی مالک اونٹونکا کہ نہ ادا کرے زکوۃ اوسکی مگر
قیامت کے دن مین ڈالین گے اوسکو اوندہا سامنے اونٹونکے بڑے میدان
مین اور وہ اونٹ اونچے تازے ہونگے روندا کرینگے اوسکو تلیون سے اور
کاٹا کرینگے اوسکو مونہہ سے اور جب گذر جاویگی اوسپر پہلی جماعت تو لائی جاویگی
پچہلی جماعت یعنی باری باری سے روندا کرینگے اوس دن مین کہ لمبا ؤ اوسکا
پچاس ہزار برس کا ہی یہانتک کہ فیصلہ ہو نیدونگا پہر دکہا وینگے اوس کو راہ
اوسکی بہشت کی طرف یا دوزخکی طرف اور نہین کوئی مالک گاے کا اور بکریکا
کہ نہ ادا کرے زکوۃ اوسکی مگر قیامت کے دن اوندہا ڈالین گے اوسکو سامنے
اونکے میدان مین اور ہو وینگے سب کو سینگ پورے پہر مارتے رہینگے اوسکو
اپنے سینگ سے اور روندتے رہینگے اوسکو اپنے گہرونسے باری باری سے
وہ دن جو پچاس ہزار برس کا ہی یہانتک کہ فیصلہ ہو نیدونگا پہر دکہا وینگے

اوسکو اوسکی راہ بہشت کی طرف یا دوزخکی طرف اور فرمایا کہ گہوڑے کا عمل تین طرحکا ہی جو شخص کہ واسطے فخر کرنے کے اور مسلمانونسے عداوت کرنیکے لئے رکہے سو اوسکے حق مین گناہ ہی اور جو شخص کہ محتاجونکو سواری دینے کے لئے اور اپنی آبرو بچانیکے لئے کہ لوگ اوسکو غنی جانے رکہین سو اوسکے حق مین پردہ ہی اور جو شخص کہ اللہ کی راہ مین مسلمانونکے فایدیکے لئے گہوڑے رکہتا ہی سو اوسکے حق مین ثواب ہی کہ چمن مین یا باغمین جسقدر کہ گہاس وغیرہ کہا وینگے اوسکی گنتی کے برابر مالک کے لئے نیکیان لکہی جاوینگی اور جسقدر لید اور پیشاب کرینگے اوسی قدر نیکیان لکہی جاوینگی اور جسقدر رسیان توڑینگے اور قدم سے چلینگے اور جتنے گہونٹ پانی پیوینگے سو ہر ایک قدم کے برابر اور ہر ہر بار پانی کے گہونٹ پینے کے برابر نیکیان لکہی جاوین گی

فصل سوم بیانمین شرایط واجب ہونے زکوۃ کے اور مقدار ہر ایک مال کی جسپر زکوۃ واجب ہوتی ہی اور جاے خرچ کرنے زکوۃ کے ۔ مسئلہ زکوۃ فرض ہوتی ہی بشرطیکہ عاقل بالغ آزاد مالک نصاب کا ہو نصاب اتنے مال کو بولتے ہین کہ جسپر زکوۃ دینا واجب ہوتا ہی اور اوس نصاب پر ایک برس گذرے اور قرض سے اور حاجت اصلی سے زاید ہو اور وہ نصاب بڑہنے والی ہو حقیقتاً یا حکماً اور اوسکے ادا کرنیکے لئے نیت لازم ہی دو سو درم چاندی مین اوسمین [illegible] مین چالیسوان حصہ دینا [illegible] خواہ زیور ہو خواہ برتن [illegible]

اور جب اس سے زیادہ ہو تو ہر چالیس درم روپے مین اور ہر پانچ مثقال سونے مین
چالیسوان حصہ ادا کرے اور اگر اسباب سوداگری کا ہو تو اسی حساب پر اوسکی قیمت سے
نکالین اور جانورونمین اونکا چرنا آدہے سال سے زیادہ شرط کیا ہی اور چالیس
بہیر بکریون مین ایک جانور اور ایک سو اکیس مین دو اور دو سو ایک مین تین
اور چار سو مین چار پھر ہر سو ایک اور بھینس گاے تیس مین ایک بچھڑا پورا برس دن کا
اور چالیس مین دو برس کا اور ساٹھہ مین دو بچھڑے برس برس دن کے اور ستر
مین ایک بچھڑا برس دن کا اور ایک بچھڑا دو برس کا دین اور اسی مین دو دو
برس کے دو بچھڑے پھر اسکے بعد ہر تیس مین برس دن کا بچھڑا اور ہر چالیس مین
دو برس کا دیا کرے اور ہر پانچ اونٹون مین ایک بکری پچیس اونٹ ہونے تک
دیا کرے اور پچیس مین ایک بنت مخاض یعنی ایک برس کی اونٹنی ہی اور چھتیس مین
ایک بنت لبون یعنی دو برس کی اونٹنی ہی اور چالیس مین ایک حقہ یعنی تین
برس کی اونٹنی ہی اور اکسٹھہ مین ایک جذعہ یعنی چار برس کی اونٹنی دیا چاہیے
اور چھہتر مین دو بنت لبون اور اکیانوے سے ایک سو بیس تک دو حقہ بعد
اسکے ہر پانچ اونٹونمین ایک ایک بکری بڑہاتے رہین ایک سو پچیس تک
پھر اوسمین دو حقہ اور ایک بنت مخاض ہی اور ایک سو پچاس مین تین حقہ بعد
اسکے ہر پانچ اونٹونمین ایک ایک بکری بڑہاتے رہین تین حقون کے ساتھہ
ایک سو پچہتر مین تین حقہ اور ایک بنت مخاض ہی اور ایک سو چہیاسی مین

تین حقے اور ایک بنت لبون اور ایک سو چھیانوے مین چار حقے دو سو تک اور
اسی طرح ہمیشہ اسی حساب پر دیتے رہین گدہے اور خچر اور گہوڑونمین کو زکوۃ دینا
واجب نہین ہی لاکن حضرت امام اعظم رح نے فرمایا کہ جو گہوڑے چرائی مین رہتے
ہون کہ خرچ چارے کا مالک پر نہ پڑے تب ہر ایک گہوڑے کی زکوۃ ایک
دینار ہوتا ہی اور گاے اور بکری اور اونٹ کے صرف بچون مین زکوۃ نہین ہی
لاکن امام شافعی اور ابو یوسف رح نے فرمایا کہ انکے بچون کی زکوۃ مین بچے
زکوۃ دینا لازم ہی اور اگر اسی سال مین اون بچون کی مائین مرجاوین اسوقت
اون بچون کی زکوۃ دینا لازم نہین ہی اور جو جانور کہ بوجہ اوٹہاتے یا زراعت
کرتے ہین اونکی زکوۃ دینا واجب نہین ہی اور خریدی کا چارا کہانیوالے جانورن
کی زکوۃ دینا واجب نہین ہی مسئلہ زمین عشری مین جو اناج یا میوہ کہ صلاحیت
غذا کی رکہتا ہی تیار ہووے زکوۃ دینا اوسمین واجب ہی زمین عشری وہ ہی کہ
بادشاہ اسلام کا کوئی زمین کافرون سے لیکر مسلمانون کو دیوے اوسمین اگر
برسات کے پانی سے یا جاری نالے سے اناج مانند دہان گیہون کنگنی کودرو
راگی وغیرہ یا خربزہ کہیرا انگور کشمش وغیرہ تیار ہووے تب ہر ایک کا دسوان حصہ
زکوۃ دینا واجب ہی اور اگر پانی قیمت کا لیوین یا ڈول رسی وغیرہ کا خرچ ہو جاوے
تب اوس اناج اور میوے سے بیسوان حصہ زکوۃ دینا واجب ہی اور حضرت امام اعظم رح
نے فرمایا کہ جب تک کوئی ایک فرق یعنی ایک قسم کا اناج یا میوہ اٹہہ سو من کچہ

یا اس سے زیادہ ہووے اوسمین زکوۃ دینا واجب نہین ہی یعنی جس قسم کا اناج
آٹھہ سو من شرعی سے کم ہووے اوسکی زکوۃ معاف ہی لاکن سب اماموں کے نزدیک
اناج تہوڑا ہو یا بہت ہو زکوۃ دینا واجب ہی واللہ اعلم **مسئلہ** صدقہ فطر واجب ہی
آزاد مسلمان پر کہ مالک ہوا تنے مال کا کہ بقدر نصاب زکوۃ کے ہو اور زیادہ ہووہ
مال حاجت اصلی ست جو رہنے کا مکان اور پہننے کے کپڑے اور گہوڑا اور ہتیار
ہین ادا کرے اپنی طرف سے اور اپنے چہوٹے لڑکے اور غلام لونڈی کی طرف سے
آدہا صاع گیہونکا یا ایک صاع جو کا عید فطر کے صبح کے وقت اگر پہلے پیچھے ادا
کرے ہوسکتا ہی اور صاع آٹھہ رطل کا ہی **مسئلہ** خرچ کرنے کی جگہہ زکوۃ کے
مال کی فقیر ہی جو کہ مالک نصاب کا نہووے اور مسکین کہ اوسکو ایک دن کی خوراک
میسر نہین اور عامل زکوۃ لینے پر کہ اوسکی مزدوری اوسی مال سے دیوین اور مکاتب
کہ اوسکو مال پر آزاد کیا ہو اور قرضدار اور جہاد کرنیوالے کہ اسباب لڑائیکا تیار
نرکہین اور وہ مسافر کہ مال اور ملک سے دور پڑے ہون اور جائز نہین زکوۃ
دینی اپنے اصل مال کو کہ ماں باپ دادا دادی ہین اور اپنی فرع کو جو بیٹا بیٹی اور
پوتا پوتی ہین اور اپنے خاوند اور بیوی کو اور اپنی لونڈی غلامون کو اور بنی ہاشم
اور آزاد کئے ہوؤن کو اور خرچ نکرین مسجد بنانے ہین اور میت کے کفن اور ادا کے
قرض ہین اور ذمی کو ندیوین مگر صدقہ فطر کا

باب نہم کتاب میراث جنت کے

بیان مین فرض ہونے حج کے اور بیان مین فضایل اسکے

فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ اِبْرَاهِيْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ یعنی تحقیق جانو کہ سب کے اول جو گھر ہوا حق تعالی کی عبادت کا لوگون کے واسطے سو یہی ہے مکہ کہ بڑی برکت والا اور نیک راہ جہان کے لوگون کو بتانیوالا ہے اس مین نشانیان ظاہر ہین کھڑے ہونے کی جگہ ابراہیم علیہ السلام کی اور جو کوئی اسکے اندر آیا اوسکو امن ملا اور اللہ کا حق ہے لوگو پر حج کرنا اس گھر کا جو کوئی کہ پاوے اس گھر تک راہ یعنی راہ کی امنیت اور خرچ پہرآنے تک کا اور تندرستی اور جو کوئی کافر ہوا یعنی اللہ کے حق کا منکر ہوا اور نافرمانی کیا تو اللہ تعالی پروا نہین رکہتا ہے دو جہان کے لوگون کی اور روایات ہین مشکوۃ شریف وغیرہ مین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے کہ متابعت کرو درمیان حج اور عمرے کے اس لئے کہ وہ دور کرتے ہین محتاجی اور گناہون کو جیسا کہ دور کرتا ہے بھٹا میل کو لوہے کے اور روپے کے اور نہین حج مقبول کا بدلہ سوائے جنت کے اور فرمایا جو شخص کہ نہ روکے اوسکو حج سے حاجت ظاہری یا ظالم بادشاہ یا بیماری کہ مانع سفر کی ہو پہر مرگیا حج نکر تو چاہیے کہ مرے اگر چاہے یہودی ہوکر اور اگر چاہے نصرانی ہوکر اور فرمایا کہ

لوگو تحقیق فرض کیا گیا ہی تم پر حج پھر حج کرو سو کہا ایک مرد نے کیا ہر سال کریں حج اے
رسول اللہ کے پھر سکوت فرمایا حضرت نے یہانتک کہ کہا اوس نے تین بار پھر
فرمایا حضرت نے اگر کہہ دیتا میں ہان تو واجب ہو جاتی یہہ عبادت اور البتہ نکر سکتے
تم پھر فرمایا کہ تم چھوڑ دو ہمکو جب تک کہ مین چھوڑ دون تمکو اس لئے کہ ہلاک ہوئے
تمہارے پہلے بہت پوچھہ پوچھہ کے اور جھگڑ کے اپنے نبیون سے پھر جب حکم کرون
تمکو کسی چیز کا تو کرو اوس کو جتنا کر سکو تم اور جب منع کرون کسی چیز سے کہ چھوڑ دو اوسکو
اور روایت ہی کہ پوچھا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کونسا کام
سب سے افضل ہی فرمایا ایمان لانا اللہ پر اور رسول پر اوسکے کہا کسی نے کہ پھر کونسا
کام فرمایا جہاد کرنا راہ مین اللہ کے عرض کیا کسی نے پھر کونسا کام فرمایا حج مقبول
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے حج کیا اللہ کے لئے پھر رستے
مین اور حج کے دنون مین بے ادبی نکیا اور اپنے گھر والون سے ٹھٹھا اور صحبت
نکیا اور شریعت کی حد سے بڑہ نکیا پھر یگا مانند اوس دن کے کہ جنی اوسکو اوسکی
مان اور فرمایا کہ ایک عمرہ بجا لانا دوسرے عمرے تک دور کرتا ہی گناہ درمیانی
اور حج مقبول کی نہین کوئی جزا سوائے جنت کے اور فرمایا جو کوئی مالک ہو راہ
خرچ اور سواری کا کہ پہونچا وے اوسکو مکے تک اور باوجود اسکے حج نکیا سو فرق
نہین اوسپر مرنے مین یہودی یا نصرانی ہوکر اور وہ اس سبب سے ہی کہ اللہ برکت
اور بلندی والا فرمایا ہی کہ اور حق اللہ کا ہی لوگون پر حج کرنا بیت اللہ کا جو کوئی کہ

کہ پہونچ سکتا ہی اور فرمایا جو کوئی کہ طاقت رکہکر حج نکرے سو وہ مرا یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر
اور فرمایا جسنے ارادہ کیا حج کا تو جلدی کرے۔ اور جاننا چاہیے کہ آداب اور ارکان
طواف خانہ کعبہ کے اور حج اور عمرے کے بیچ کتابون کے تفصیل تمام مرقوم ہین
اور جبکہ کوئی حج کو جاوے تو حج کروانیوالے تمام آداب وارکان بخوبی سکہلاتے
طواف اور حج وعمرہ کرواتے ہین اسواسطے اس مختصر مین آداب حج اور عمرے کے
بیان نہین ہوئے اور فرض ہونا حج کا سبکو معلوم ہی اور فضائل حج کے مشہور ہین
اسواسطے ایک آیت اور چند احادیث پر اختصار کیا گیا حقتعالے سب مسلمانونکو توفیق نیک
عطا فرماوے

باب دسوان

بیان مین آداب و اخلاق دوستان خدا اور پیروان سنت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
جن کے سبب سے نزدیکی اور محبوبی حقتعالی کی حاصل ہوتی ہی اور عالی مرتبے اور
بلند درجے بہشت کے اور دیدار الٰہی جیسا کہ سزاوار ہی حاصل ہوتا ہی جو اخلاق
والون کو حقتعالی قرآن شریف مین ہر ایک جاے بہت سراہا ہی اور اون کے
لئے بڑی نعمتون کے وعدے فرمایا ہی جنکی بزرگیونکا بیان احادیث شریف مین
بے نہایت آیا ہی جنکے عمل کرنے سے بندگون نے تمام بڑے مرتبے اور کرامات
پائے ہین جنکے فضایل کے آیات اور احادیث سے نہایت جمع کرنا بہت دشوار
لاکن اسواسطے ضرورت کے ہر ایک فضیلت کے صفت کے بیچ مین چند احادیث

بیان ہونگی انشاء اللہ تعالی مومن متقی پر واجب ہی کہ ان صفات حمیدہ کو سرمایہ قرب الٰہی کا جانکر شب و روز محنت اور ریاضت کرکے حاصل کرے اور یہہ باب ملا ہوا ہی اوپر دو فصلون کے

فصل پہلی بیان میں آداب اور اخلاق بزرگان دین کے جو طریقہ سنت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی اور اس فصل مین بائیس آداب ہین **ادب** پہلا بیان مین سلام کرنے مسلمانونکے آپسمین ایک دوسرے کو اپنی طرف سے ہر ایک آشنا اور بیگانے کو اور چھوٹون کو اور بڑونکو فرمایا اللہ تعالی نے فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً يعني جسوقت که داخل ہو تم گہرون مین پس سلام بہیجو تم اوپر اپنے لوگون کے یہہ دعا مقرر کی ہوی ہی اللہ کی طرف سے برکت والی ہی اور پاکیزہ ہی - اور فرمایا حق تعالی نے وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا يعني جب کہ تحیت دے جاو تم ساتھ سلام کے تو تحیت کرو تم بہتر اوس تحیت سے یعنی جب کوئی کہے تم کو السلام علیکم تو تم کہو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ اور اگر کوئی کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو تم کہو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا نہیں تو پھیر دو اوسی تحیت کو یعنی جواب مین السلام علیکم کے وعلیکم السلام ہی کہو - اسقدر کہنا فرض ہی لاکن جو اول حق تعالی نے فرمایا ہی سو وہ کہنا بہت افضل ہی اور اوسکا ثواب بہت بڑا ہی اور روایات ہین مشکوۃ شریف وغیرہ بہت کتابون مین کہ گذرے ہین حضرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑکون پر اور سلام کیئے اونھون پر اور گذرے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتون پر اور سلام کیئے اونھون پر اور فرمایا کہ جب
داخل ہو تم گہر مین تو سلام کرو گہر والون پر اور جب باہر نکلو تو سونپو گہر والون کو
سلام کو یعنی سلام کرو۔ اور فرمایا مسلمان کا حق مسلمان پر چہہ چیزین ہین موافق
دستور کے جب ملاقات کرے اوس سے تو سلام کرے اور جب دعوت کرے
تو قبول کرے اور جب چہینکے تو الحمد للہ کہے اور جب بیمار ہو تو بیمار پرسی کو جاوے
اور جب مرے تو جنازے کے ساتہہ جاوے اور جو چیز کہ دوست رکہتا ہی اپنے واسطے
اوس چیز کو دوست رکہے اوس کے واسطے یعنی جو چیز اپنے لئے چاہتا ہے سو وہ چیز
کسی مسلمان کے لئے نہ چاہے۔ اور پوچہا کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم سے کہ کونسا اسلام بہتر ہی فرمایا کہانا کہلانا اور سلام کہنا ہر ایک آشنا اور بیگانہ کو
اور جاننا چاہتے کہ سلام حق تعالی کا نام ہی اور پہلے سلام کرنے والے کو بہت بڑا
ثواب ملتا ہی اور مسلمانون کے دل خوش ہو کے دل سے دعا دیتے ہین اور حق تعالی
خوش ہوتا ہی اور خلایق دوست خالص ہوتے ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم نے کہ مقرر زیادہ قریب اللہ کے پاس وہ شخص ہی جو پہلے سلام کرے
اور فرمایا کہ جب جاوے کوئی مجلس مین تو سلام کرے اور جب نکلے مجلس سے تو سلام
کرے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ پہلے اپنی طرف سے سلام کرنے والے کو نناوے
حسنات حق تعالی عطا فرماتا ہی اور جواب دینے والے کو ایک نیکی ملتی ہی ادب

ادب دوسرا بیان مین پروانگی چاہنے کے وقت داخل ہونے مکان سے اور سواے اس کے فرمایا حقتعالی نے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا حَتّٰی اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ یعنی اے ایمان والو مت داخل ہو گھرونمین جب تک کہ پروانگی دیجاوے تمکو اور روایت ہے کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ سے کہ بہیجا صفوان بن امیہ نے دودھ اور ہرن کا بچہ اور کہیرے تحفہ واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر جب گیا مین تو واسطے داخل ہونے کے پروانگی نچاہی اور سلام نکیا تب فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پہر جا اور کہو السلام علیکم بہلا آؤن مین اور روایت ہی عطا بن یسار سے کہ ایک مرد نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہر عرض کیا کہ کیا پروانگی لون مین اپنی مان سے فرمایا ہان تب کہا اوس نے کہ مین رہتا ہون ساتھ اوس کے ایک ہی گھر مین سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت لے اوس سے تب عرض کیا مرد نے کہ مین خدمت کرتا ہون اوس کی پہر فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پروانگی لے اوس سے بہلا چاہتا ہی تو کہ دیکہے اوسے ننگا کہا نہین فرمایا تو پروانگی لے اوس سے ادب تیسرا بیان مین ملنے کے آپس مین فرمایا حق تعالی نے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ یعنی تحقیق مومن لوگ بہائی ایک دوسرے کے ہین پس ملاپ کرو درمیان مین بہائیون اپنے کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہین ملتے آپس مین دو مسلمان پہر ہات ملاتے مگر بخشے جاتے ہین

وہ پہلے الگ ہونے کے اور بعض روایات مین آیا ہی کہ ہمیشہ سے [illegible] دو مسلمان
ہاتھ ملاتے اور خوبی بیان کرتے ہین ایک دوسرے کی اور دعا چاہتے ہین او [illegible]
مگر بخشے جاتے ہین دونو اور فرمایا کہ مصافحہ کرو کہ دور ہوتا ہے کینہ [illegible]
محبت ہو اور دشمنی دور ہو اور فرمایا کہ جو چاہے کہ [illegible]
شب قدر مین پڑہا اور دو مسلمان جب مصافحہ کرتے ہین [illegible]
گناہ ادب چوتہا بیان مین کیفیت بیٹھنے کے [illegible]
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ لیٹے کوئی [illegible]
پانوں دوسرے پانوں پر اور فرمایا کہ ایک شخص اترا کر چلتا تہا کپڑے [illegible]
دہسایا گیا زمین مین سو دہنستا ہی زمین مین قیامت کے دن تک اور روایت
ہین بعضے اصحاب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد مین [illegible]
بیٹھے تہے خوف سے حق تعالی کے اور لرزہ کہاتے [illegible] واسطے نصرت کو اوس
حال مین اور منع فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوندہے
سونے سے اور منع فرمایا سونے سے گہر کی چہت پر آسمان کے نیچے اور منع
فرمایا بیٹھنے سے درمیان مین لوگون کے حلقے کے اور حکم فرمایا مجلس کو کشادہ بیٹھنے
کا اور منع فرمایا تہوڑے تہوڑے لوگ ملکر جدا جدا بیٹھنے سے اور منع فرمایا آدہا
بدن سایے مین اور آدہا بدن دہوپ مین رکہکر سونے سے اور فرمایا کہ عورتین
کنارے سے راستون کے چلین اور مردون کے ساتہ ملکر چلین اور فرمایا کہ [illegible]

مرد درمیان مین دو عورتون کے - **ادب پانچوان** بیان مین ترک کرنے اور
جاری رکہنے تعظیم کے واسطے ضرورت کے - جاننا چاہیئے کہ کہڑا ہونا واسطے
تعظیم کرنے کسی شخص کے سنت نہین ہی بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اصحاب کرام رضی اللہ عنہما کو کہڑے ہونے سے واسطے تعظیم اپنے منع فرمایا تہا اگرچہ
بعض اوقات مین بسبب ضرورت واسطے بعض لوگون کے کہڑے ہوئے ہین لیکن
حکم کہڑے ہونے کا واسطے ایک دوسرے کے جاری نہین فرمایا مگر اس زمانے مین
ہرکوئی شخص تعظیم چاہتے ہین اگر نہ کرین تو بہت آزردہ ہوتے ہین اس لئے اگر کوئی
پرہیزگار واسطے خوش کرنے دل مومنون کے یا خوف سے پہونچنے ضرر اونکے
واسطے تعظیم مومنون کے کہڑا ہووے تو مضایقہ نہین ہی - **ادب چہٹا** بیان مین
چہینکنے کے اور جماہی لینے کے - فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حق تعالے
دوست رکہتا ہی چہینکنے کو اور مکروہ رکہتا ہی جماہی لینے کو پہر جب کہ چہینکے کوئی تمہارا
اور کہے الحمد للہ تو ہوتا ہی حق دوسرے مسلمان پر جو سنے یہہ تو کہے اوسکو یرحمک اللہ
پہر صورت جماہی لینے کی سو وہ بات شیطان سے ہی پہر جب جماہی آوے کسی کو تو چاہیئے
کہ باز رکہے اوسکو یعنی جماہی کو آنے نہ دیوے - کیونکہ جب جماہی لیتا ہی تو ہنستا ہی
اوس سے شیطان اور فرمایا کہ جب چہینکے کوئی تم مین سے سو چاہیئے کہ کہے الحمد للہ
اور کہے اوسکو یار اوس کا یرحمک اللہ پہر جب کہا اوسکو تو کہے چہینکنے والا یہدیکم اللہ
ویصلح بالکم اور فرمایا جب کہ جماہی لیوے کوئی تم مین سے تو ہاتہ رکہے اپنا اپنے

موتہہ پر کیونکہ شیطان داخل ہوتا ہی۔ **ادب ساتوان** بیان مین ہنسنے کے روایت ہی
اُمّ المومنین رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ندیکہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پورا
ہنسنے والا یہانتک کہ دیکہون مین اون سے تالو نکالا لیکن بس مسکراتے تہے اور
روایت ہی جریر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب سے مسلمان ہوا مینے منع نکیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہکو اپنے پاس آنے سے اور ندیکہا مجہکو مگر مسکراتے
ہوے اور روایت ہی عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے کہا ندیکہا مینے کسی کو
زیادہ مسکراتے ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ **ادب اٹہوان**
بیان مین نیک نام رکہنے کے واسطے اولاد اور اقربا اپنے کے۔ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب نامون مین تمہارے اچہا نام اللہ کے پاس
عبداللہ اور عبدالرحمن ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پکارے
جاؤ گے تم قیامت مین اپنے نامون سے اور نامون سے اپنے باپون کے سو
اچہا رکہو نام اپنا اور روایت ہی اُمّ المومنین رضی اللہ عنہ سے بولے کہ حضرت رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدل ڈالتے تہے برے نام یعنی برے نام کو بدل کر
اچہا نام رکہتے تہے خواہ آدمی کے واسطے خواہ حیوان وغیرہ کے واسطے اور
روایت ہی عبدالحمید ابن جبیر ابن شیبہ سے کہا کہ بیٹہا تہا مین سعد بن مسیب کے
پاس سو حدیث بیان کیا مجہہ سے کہ نام اوسکے دادا کا حزن تہا جب حاضر ہوا
وہ حزن خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سو پوچہا حضرت نے اوسکو

کہ کیا نام ہی تیرا کہا نام میرا حزن ہی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلکہ تو سہل
ہی تب کہا اوس نے مین نہین بدلتا نام کو جو رکھا میرے باپ نے کہا سعد نے سو
ہمیشہ رہی ہم مین سختی بعد اوسکے ف یعنی وہ برا نام نہ بدلنے کی شامت سے
سختی اور تنگی اب تک ہمارے خاندان مین رہی ۔ **ادب نوان** بیان مین
فصاحت سے بات بیان کرنے کے اور شعر پڑھنے کے جاننا چاہیے کہ فصاحت سے
بات بیان کرنا وہی پسند ہی کہ جس سے حق اور باطل عیان ہو جاوے اگر کوئی
حق کو باطل یا باطل کو حق بنا دے تو وہ فصاحت نہین ہی بلکہ وہ جھوٹ اور تہمت
اور شیطنت اور ظلم ہی روایت ہی کہ دو شخص آے مشرق سے اونکی خوش تقریری سے
لوگون نے تعجب کیا تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مقرر بعضے بیان
تو جادو ہین اور فرمایا بعضے شعر تو حکمت ہین ف یعنی جس شعر مین نصیحت اور فائدہ
ہوتا ہی ۔ اور فرمایا کہ ہلاک ہون بناوٹ کی باتین بنانے والے اس کلمے کو تین
بار فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور بد دعا کی بیہودہ بیفائدہ باتون مین
مبالغہ کرنے والون کو اور فرمایا کہ ایماندار اپنی تلوار سے اور اپنی زبان سے
لڑتا ہی کافرون سے اور فرمایا کہ حیا اور کم سخنی دو شاخ ایمان کے ہین اور گالی
بکنا اور خوش تقریری دو شاخ نفاق کے ہین اور فرمایا کہ تم سبھون سے زیادہ
محبوب اور مقرب قیامت مین میرے پاس اچھے اخلاق والا ہی اور سب سے زیادہ
دشمن اور بہت دور مجھسے وہ ہی جس کے برے اخلاق ہون باتین بناکر

بولنے والے چکنی تقریر کرنے والے لنبی تقریر کرنے والے ہین اور فرمایا کہ نہ قایم ہوگی قیامت جب تک کہ نکلیگی ایک قوم جو کہا وینگے اپنی زبان کے وسیلے سے جیسا کہ کہاتی ہے گاے اپنی زبان سے یعنی جھوٹ سچ باتون سے لوگون کی مدح کرکے اون سے لیکر کھایا کرینگے اور فرمایا کہ اللہ مقرر دشمن رکھتا ہے باتین مبالغہ کرنے والے مردون کو جو مڑورتا ہے اپنی زبان جیسا کہ مڑورتی ہے گاے اپنی زبان کو اور فرمایا گذرا مین معراج کی رات کو ایک قوم پر کہ تراشے جاتے تھے لب اونکے آگ کی مقراضون سے تب کہا مینے ای جبرئیل کون ہین یہہ کہا یہ گروہ آپ کی امت کے واعظ ہین کہ کہتے ہین موہنہ سے اپنے جو خود نہین کرتے اور فرمایا جس نے سیکھی آرایش کلام کی اس واسطے کہ بند کرے اوس سے دل لوگون کا نہ قبول کیجاوے گی قیامت کے دن توبہ اوس سے اور نہ

اور فرمایا پیٹ بھرنا آدمی کا پیپ سے بہتر ہے اوس کے لئے پیٹ بھرنے سے شعر کے اور فرمایا کہ راگ اوگاتا ہے نفاق کو دل مین جیسا کہ پانی اگاتا ہے کھیتی کو جاننا چاہیے کہ اہل طریقت جو راگ سنتے ہین سو اون کے نزدیک یہہ بات ہے کہ جب نفس امارہ مرگیا اور حق تعالی کی محبت مین تمام خواہشین دنیا کی دل سے جاتی رہین تو گویا کہ سالک دنیا سے دنیا اور آخرت مین زندہ ہوا اوسوقت اگر سنتا نقصان نہین کرتا بلکہ خدا اور محبت حق تعالی کی زیادہ کرتا ہے

ادب دسوان بیان مین دستگی زبان کے بیہودہ بات اور غیبت اور گالی

اور جھوٹ سے فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ الی آخرہ
یعنی جو ایمان دار نکمی باتسے کنارے رہتے ہین اور خوف سے نماز کرتے اور زکوۃ
دیتے اور امانت اور وعدے پر وفا کرتے اور زنا سے بچتے ہین سو وہ مقصد کو
پاے اور جنت فردوس کو میراث لیونگے اور ہمیشہ اوسمین رہینگے اور نکمّی بات وہ
ہی کہ جسمین دین کا فائدہ نہو اور فرمایا اسد تعالی نے سورہ حجرات مین جس آیت کا
سرا یہہ ہی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ آیت کے آخر تک یعنی ای مومنو
حقارت اور ٹھٹھا نہ کرین ایک قوم دوسرون سے شاید وہ بہتر ہون ان سے
اور نہ کوئی عورتین دوسری عورتون سے شاید کہ وہ بہتر ہون اون سے اور
عیب نہ لگاؤ مسلمانون کو اور برے نام سے مت پکارو ایمان دارون کو یعنی
کافر اور فاسق وغیرہ نہ کہو کہ گناہ ہی پھر جو کوئی توبہ نہ کرے سو وہ لوگ ظالم ہین
اور فرمایا اسی جاے پر یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ الی آخرہ
یعنی ای مومنو بچتے رہو بہت گمان بد سے تحقیق بعض گمان بد گناہ ہی یعنی
مومنو پر برے گمان کرنا اور خدا و رسول پر بدگمان کرنا گناہ ہی اور کسی کے
بھید لینے کو جستجو نکرو اور بد نہ کہو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کو بھلا خوش لگتا ہی
تمہین کسیکو کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی کا جو مردہ ہو سو گھن آے گی تمکو اوس سے
اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اسد معاف کرنے والا ہی توبہ کرنے والون کو اور
مہربان ہی اونھون پر اور فرمایا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ یعنی تحقیق بہت

بزرگ تمہارا نزدیک اللہ کے پرہیزگار تمہارا ہی ف یعنی تم مال پر اور باپ دادا پر اور بڑے خاندان وغیرہ پر فخر مت کرو کہ خدا کے پاس انکو قدر نہیں ہی اگر خدا کے پاس عزت چاہتے ہو تو پرہیزگاری حاصل کرو اور یہہ روایات ہین مشکوٰۃ شریف وغیرہ معتبر کتابون سے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مجھہ سے ضامن ہوا اوسکا جو درمیان دونو جبڑون کے ہی اور جو درمیان دونو پاؤن کے ہی ف یعنی زبان اور فرج کا تو مین اوس کی بہشت کا ضامن ہوتا ہون اور فرمایا کہ مسلمان کو بد بولنا بیحکمی ہی اور مار ڈالنا کفر ہی اور فرمایا جو پکارے کسی کو کافر کہکر یا خدا کا دشمن کہکر اور اگر وہ ایسا نہو تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگی کافری اور فرمایا کہ وہ گالی گلوچ کرنے والے جو کہین سو گناہ اوس کا پہلے شروع کرنیوالے پر ہی جب تک کہ زیادتی نکرے مظلوم اور فرمایا جب کہتا ہی کوئی کہ ہلاک ہوئے لوگ تو وہی سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہی ف یعنی کسی کو بد دعا نہ کرے اور نہ حقارت سے دیکھے اور فرمایا کہ سچ بولنا نیکی ہی اور نیکی جنت کو لیجاتی ہی اور جھوٹ بولنا نافرمانی ہی اور نافرمانی دوزخ کو لیجاتی ہی اور فرمایا کہ بندہ بات بولتا ہی اس لئے کہ ہنساوے قوم کو خرابی ہی اوسپر خرابی ہی اوسپر اور فرمایا کہ منہہ بات بولتا ہی کہ ہنساوے لوگون کو حالانکہ گرتا ہی بسبب اوس کے اتنی دور سے بھی زیادہ جتنا کہ آسمان اور زمین مین فرق ہی اور گرتا ہی اپنی زبان سے بھی زیادہ سخت اوس سے جو گرتا ہی اپنے قدم سے اور فرمایا کہ نہ داخل ہوگا

بہشت مین چغل خور اور فرمایا کہ قیامت مین بدتر وہ آدمی ہی جو دو مونہہ کہتا ہووے
آوے اون لوگون مین ایک مونہہ لیکر اور جاوے دوسرون کے پاس دوسرا
مونہہ لیکر اور فرمایا کہ وہ شخص جہوٹا نہین ہی جو ملاپ کروا دیوے لوگون مین اور
کہے نیک بات یا اپنی طرف سے جوڑے نیک بات اور فرمایا جب دیکہو تم بہت
تعریف کرنے والون کو پہر دو اون کے مونہون مین خاک اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بہلا جانتے ہو تم کہ غیبت کیا
چیز ہی اصحاب نے عرض کیا کہ اللہ اور رسول اوس کا خوب جانتا ہی تب فرمایا کہ
غیبت وہ ہی کہ اپنے بہائی مسلمان کا وہ ذکر کرے جو اوسکو برا لگے تب عرض کیا
لوگون نے کہ بہلا فرمائیے تو اگر میرے بہائی مین وہی بات ہو جو مین نے کہا
فرمایا اگر تیرے بہائی مین فی الحقیقت وہی بات ہی جو تو نے کہا تو تو نے غیبت کی
اور اگر اوس مین وہ بات نہین ہی تو پہر تو نے اوسپر بہتان باندہا اور فرمایا سب
میری امت کے گناہ معاف ہونگے مگر جو اپنے پوشیدہ گناہون کو ظاہر کر دیتے ہین
اور یہہ بات بے پروائی سے ہوتی ہی اور روایت کیا سفیان ابن عبداللہ نے
کہ عرض کیا مینے یارسول اللہ کونسی چیز بڑے ڈر کی ہی جس سے ڈرتے ہین آپ
ہمپر تب پکڑی آنحضرت نے صلعم زبان اپنی اور فرمایا یہہ ہی یعنی اسکو سنبہالو اور فرمایا
جب کہ جہوٹ بولتا ہی بندہ تو دور ہو جاتا ہی اوس سے فرشتہ ایک کوس تک
اوس کے جہوٹ کی بدبو سے اور حق تعالی نے فرمایا ہی کہ قُلْ لِّعِبَادِیْ

يَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ یعنی کہیو یا رسول اللہ میرے بندون کو کہ بات ایسی
کہا کرین جو بہت نیکی کی اور خوبی کی ہو کہ تحقیق شیطان عداوت ڈالتا ہی درمیان
انہون کے اور شیطان دشمن ہی اونکا۔ یعنی آپس مین سختی کے کلام مت کہا کرو
کہ شیطان دشمنی نہ ڈالے اور فرمایا اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ آیت کے آخر
تک یعنی جواب دے اس خوبی سے جو بہت نیک بات ہو پہر اوس وقت وہ شخص
جو درمیان مین تیرے اور اوس کے عداوت ہو مانند دوست جانی کے ہوجاویگا
ف یعنی اگر دشمن غصے کی بات کہے تو تو نرمی اور دوستی سے جواب دے تاکہ
وہ دوست ہو جاوے اور فرمایا وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ آیت کے
آخر تک یعنی نیک بندے جب کہ سنتے ہین نکمی بات تو منہ پہیر لیتے ہین اور کہتے
کہ ہمارے واسطے ہمارے عمل ہین اور تمہارے واسطے تمہارے عمل تم سلامت
رہو ہم نہین جانتے سو کام نہین کرتے ہین اور فرمایا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ
وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سے
اور کہو سچی بات کہ سنواریگی وہ سچی بات تمہارے کامون کو اور معاف ہونگے تمہارے
گناہ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین ہوتی سختی کسی چیز مین
مگر عیب دار کرتی ہی اوس چیز کو اور نہین ہوتی حیا کسی چیز مین مگر آراستہ کرتی ہی اوسکو
ف یعنی بات نرمی اور حیا سے کیا چاہیے اور فرمایا کہ مقرر جب بندہ لعنت کرتا ہی
کسی چیز پر خواہ وہ آدمی ہو یا اور کوئی چیز ہو چڑہ جاتی ہی لعنت آسمان کی طرف پہر

پھر بند ہو جاتے ہین دروازے آسمان کے نزدیک پھر اترتی ہی زمین کی طرف
پھر بند ہو جاتے ہین دروازے زمین کے نزدیک اوس کے پھر پھرتی ہی داہین
اور باہین پھر جب نہین پاتی ہی کوئی جگہ گھسنے کی تو پلٹتی ہی جسپر کری گئی ہی اگر وہ
شخص اوسکا لایق ہوا ورنہین تو پڑتی ہی کہنے والے پر اور فرمایا کہ نہ ہنسی کر تو
واسطے بھائی مسلمان کے کیونکہ رحم کریگا اللہ اوسکو یا پہنچاویگا تجھکو اس
بلا مین ف یعنی مسلمان کی خرابی پر شماتت کر کہ اللہ تجھکو وہی بلا مین گرفتار کریگا
اور فرمایا کہ تنہا بیٹھنا بہتر ہی بد صحبت سے اور نیک صحبت بہتر ہی تنہا بیٹھنے سے اور
فرمایا کہ غیبت بدتر ہی زنا سے کہا لوگون نے کیونکر تب فرمایا کہ زنا کرتا ہی آدمی
اور توبہ کرتا ہی تو بخشا جاتا ہی او رغیبت کرنیوالا نہین بخشا جاتا ہی جب تک کہ
نہ بخشیگا اوسکو وہ شخص کہ جس کی غیبت کی ہی۔ **ادب گیارہوان بیان**
فضیلت امانت داری کے اور وفا کرنے اوپر عہد کے فرمایا حق تعالیٰ نے
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِأَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ آخر آیت تک یعنی وہ بندے
جو امانت دار ہین اور وعدے پر وفا کرتے ہین اور ساتھہ خوف کے نماز ادا
کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہین اور زنا سے اور ننگے کامون سے بچتے اور نماز کی محافظت
کرتے ہین سو وہ وارث ہین کہ جنت فردوس کو میراث لیجاوینگے اور اوسمین ہمیشہ
رہینگے اور فرمایا حق تعالیٰ نے وَأَوْفُوْا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا
یعنی پورا کرو تم وعدہ کروگے سو اوسکو بجا لاو اور تحقیق جانو کہ قیامت مین عہد سے

پوچھے جاوینگے ۔ یعنی جسکو وعدہ کرکے اوسپر عمل نہ کروگے تو قیامت مین تمہیں اسکے سبب سے پرسش ہوگی یعنی عذاب ہوگا اور فرمایا حق تعالیٰ نے وَاذْکُرْ فِی

الْکِتَابِ اِسْمٰعِیْلَ اِنَّہٗ کَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَکَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا یعنی یاد کرو اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ قرآن کے قصہ اسمٰعیل علیہ السلام کا کہ تحقیق وہ تھے سچے وعدے کے اور رسول اور نبی اللہ کے ۔ لکہا ہی کہ کسی سے وعدہ کیا تہا کہ مین اس مکان مین جب تک کہ تو آوے تین دن تک وہ شخص نہ آیا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام وہین رہے اور سوا اسے چھال درخت کے کچھہ نہ کہایا سو حق تعالیٰ نے اونکے سچے وعدے کو سراہا ہی اور روایت ہی عبداللہ ابن ابی الحسما سے کہا کہ خرید کیا مینے کوئی چیز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آپ کے مبعوث ہونیکے پہلے اور باقی رہی اونکی کچھہ قیمت سو وعدہ کیا مینے اون سے کہ پہونچا دونگا باقی کو اونکی جگہہ مین یعنی جس جگہہ کہ بیٹھے تہے ۔ سو بہول گیا مین پہر یاد ہوا مجھکو بعد تین دن کے سو گیا مین جب بہی آپ بیٹھے تہے اوسی جاے فرمایا البتہ تونے مشقت ڈالا مجھپر مین یہان تین دن سے منتظر ہون تیرا ۔ ف یعنی اس خوف سے مین تین دن سے بیٹھا رہا کہ وعدہ خلافی مجھہ سے نہو جاوے اور تو آوے اور مجھے نہ پاکر پہر جاوے تو تجھپر محنت پڑے گی ۔ **ادب بارھوان بیان مین** خوش طبعی کرنے کے ۔ روایت ہی کہ عرض کیا بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خدمت مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ یا رسول اللہ آپ

خوش طبعی کرتے ہین ہم لوگون سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین
نہین کہتا مگر سچ۔ یعنی اگر سچ بات بطریق خوش طبعی کے کہی جاوے تو اوسمین
گناہ نہین ہی اور جاننا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش طبعی فرماتے تہے
صحابہ سے بعضی اوقات تاکہ ہیبت نہ کہاوین اور الفت زیادہ پیدا کرین اور بیدہڑک
مسئلے پوچہین اور سیکہین اور جاننا چاہیئے کہ خوش طبعی جائز ہی بلکہ سنت ہی ساتہہ
دو شرطون کے اول شرط یہ کہ اسمین جہوٹ بات نہو دوم یہ کہ ہمیشہ اوس کی
عادت نہو ان دو کام کی احتیاط اسمین واجب ہی اور روایت ہی انس رضی اللہ
عنہ سے کہ تہا ایک مرد گانون کا رہنے والا نام اوس کا زاہر ابن حرام وہ مرد
ہدیہ بہیجتا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گانون کی چیزون سے مانند ساگ
اور ککڑی اور کہیرے وغیرہ کے پہر سامان بنا دیتے تہے اوسکو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جب چاہتا کہ شہر سے باہر نکلے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم نے کہ زاہر گانون کا رہنے والا ہمارا ہی اور ہم شہر کے رہنے والے
اوسکے ہین اور دوست رکہتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ بدشکل تہا
پہر تشریف لائے اوسکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن اور وہ
بیچ رہا تہا اپنا اسباب سو گود مین لے لئے اوسکو اوسکے پیچہے سے اور نہ دیکہا تہا
وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تب کہا چہوڑ دے مجہکو کون ہی یہ تب آنکہہ پہیر کر
دیکہا تو پہچانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہر قصور نکیا ملاتے ہے پیٹ اپنی سینے سے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور فرمانے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ
کون خرید تا ہی اس غلام کو۔ یہہ بات سچ تھی کہ سب اللہ کے بندے ہین تب
کہا اوس نے یارسول اللہ قسم خدا کی کہ آپ پاوینگے مجھکو ناکارہ تب فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیکن خدا کے نزدیک تو ناکارہ نہین ہی

ادب تیرہوان۔ اس ہین یہہ نصیحت ہی کہ آپس ہین ایک دوسرے پر فخر
نہ کرین اور کسی اپنے یا پرائے کیواسطے ناحق پر مدد نہ کرین فرمایا حق تعالی نے

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَ
لَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ یعنی سعادت آخرت کی واسطے اونکے ہی کہ
دنیا مین بزرگی اور مرتبہ نچاہین ورفساد نہ کرین اور آخرت واسطے پرہیزگارونکے
ہی اور فرمایا کہ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ یعنی تحقیق کہ اللہ تعالی
دشمن رکھتا ہی ہر ایک اترانے والے فخر کرنے والے کو اور فرمایا وَاخْفِضْ
جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ یعنی بچھا ہات اپنے واسطے مومنون کے یعنی اونکی
تواضع کر اور فرمایا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلّٰهِ وَ
لَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللّٰهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا
الی آخرہ یعنی ای ایماندار رہو تم مستقیم ساتھ انصاف کے گواہی دینے والے
سچی واسطے اللہ کے اور اگرچہ اوپر نفسون تمہارے کے ہووے یعنی اگر کسی کا حق
تمہارے نفس پر ہو تب بھی صاف بیان کرو یا ماں باپ پر تمہارے اور قرابت

قرابت والو نپر تمہارے اگر ہو وہ شخص غنی یا فقیر یعنی غنی سے مت ڈرو اور مفلس پر
گواہی سچی دینے مین رحم مت کرو پس اللہ بہت مہربان ہی اوپر غنی اور فقیر کے یعنی
اگر اللہ جانتا کہ گواہی انکے حق مین بُری ہی تو تمکو حکم نفرماتا۔ پس گواہی دینے مین
خواہش اپنے نفس کی مت کرو اور سچی بات کو مت چھپاؤ اور بناوٹ نہ کرو اور انجان
مت ہو پس تحقیق اللہ خبردار ہی اوسپر اور تمکو اوس کی خبر دیگا اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے وحی بھیجا میری طرف تا کہ جھکین اور فخر
نہ کرین کوئی کسی پر اور زیادتی نہ کرے کوئی کسی پر اور فرمایا کہ مجکو حد سے مت
بڑہاو جیسا کہ عیسیٰ ع بن مریم کو نصاریٰ نے بڑہایا سو مین تو اوس کا بندہ ہون سو
یہی کہو کہ اللہ کا بندہ ہون اور اوس کا رسول اور فرمایا کہ باز آوین لوگ اپنے مرے
ہوے باپ دادون پر بڑائی کرنے سے پس وہ تو کوئلے تھے دوزخ کے یا
ہونگے زیادہ ننگے نزدیک اللہ کے کیڑون سے جو لڑکاتے ہین گوبر کو اپنی ناک
سے مقرر اللہ نے دور کیا تم سے نخوت کفر کے وقت کی اور باپ دادون پر فخر
کرتا پس آدمی یا تو پرہیزگار ہوگا یا گنہگار بدکردار ہوگا سب آدم کی اولاد ہین سب
مٹی سے پیدا ہوے ہین اور فرمایا کہ نہین ہی ہم سے جو بلاوے لوگون کو بیچ
کرنے کو اور نہین ہی ہم سے جو لڑے بیچ سے اور جو مرے عصبیت پر [illegible]
ہی کہ پوچھا کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کس چیز کا نام عصبیت ہی فرمایا
کہ مدد کرے تو اپنی قوم کے ظلم پر۔ ادب چودہوان بیچ احسان کرنے کے

ماں باپ اور اقرباؤن سے فرمایا اللہ تعالی نے إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا
وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ یعنی تحقیق اللہ تعالی ساتھ اون لوگون کے ہی جو پرہیزگار ہیں
اور جو احسان کرنے والے ہین فرمایا اللہ تعالی نے وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ
بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ
وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ الی آخرہ یعنی اقرار لئے تھے ہمنے بنی اسرائیل سے کہ بندگی
نہ کرین سواے اللہ کے اور احسان کیا کرین اپنے ماں باپ سے اور اقرباؤن سے
اور یتیمون اور فقیرون اور محتاجون سے اور مسافرون سے اور کہا کرین ساتھہ
لوگون کے باتین بہلائی کی اور نماز پڑہین اور زکوۃ دین - اور روایت ہی کہ
عرض کیا ایک شخص نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کون شخص ہی
زیادہ حقدار واسطے احسان کرنے کے فرمایا ماں ہی تیری پہر ماں ہی تیری پہر ماں ہی
تیری پہر باپ ہی تیرا پھر جو زیادہ قریب ہوگا پہر جو زیادہ قریب ہوگا - ف یعنی اول
احسان کرنے کی حقدار ماں ہی پہر ماں ہی تیری پہر ماں ہی تیری بعد باپ ہی بعد جو
زیادہ سب اقرباؤن سے نزدیک کی قرابت رکہتا ہی بعد اوس کے جو زیادہ دوسرے سے
نزدیک کا ناتا رکہتا ہو اسی طور سے بعد یتیم بعد مسکین اور ہمسایہ اور مسافر اور غریب
اور محتاج یہہ سب حقدار احسان کرنے کے ہین اور فرمایا جس کو خوش لگے کہ دراز
ہو عمر اوس کی اور کشادہ ہو روزی اوس کی تو نیکی کرے قرابت والون سے اور
فرمایا کہ بنایا اللہ تعالی نے خلق کو پہر جبکہ فارغ ہوا اونکے بنانے سے کہڑی ہوئی

قرابت اور پکڑلی رحمن کے دونو حقو یکو تب فرمایا یہہ مقام ہی فریاد چاہنے والیکا
قطع برادری سے فرمایا کیا تو راضی نہین ہی کہ مین اوس سے ملون جو تجہہ سے ملے
اور اوس سے قطع کرون جو تجہسے قطع کرے تب کہا قرابت نے راضی ہون اے
پروردگار فرمایا خدا نے سو یہہ میرا وعدہ ہی اور فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت مین کاٹنے والا
قرابت کا اور فرمایا کہ قرابت نشان ہی خدا کی رحمت کا سو فرمایا حق تعالی نے جو
تجہہ سے ملے ملون مین اوس سے اور جو چہوڑے تجہکو چہوڑون مین اوسکو اور فرمایا
کہ حق ادا کرنے والا قرابت کا وہ شخص نہین ہی کہ احسان کے بدلے مین احسان
کرے ولیکن حق ادا کرنے والا قرابت کا وہ شخص ہی کہ جب کاٹا جاوے حق اوسکا
تو جوڑے اپنی طرف سے ف یعنی جب اقربا اوس سے بُرائی کرین تو وہ اون کی
برائی کو خیال مین نہ لاکر اپنی طرف سے نیکی کیا کرے اور جب اوسے کنارے
کردین تو وہ اپنی طرف سے ملاپ کیا کرے اور فرمایا نہین پہرتی تقدیر کو مگر دعا
اور نہین بڑہاتی عمر کو مگر نیکی کرنا ماں باپ سے اور مقرر آدمی بے نصیب ہوتا ہی رزق سے
بسبب گناہ کے جو حاصل کیا ہی ۔ اور فرمایا نہین اترتی ہی رحمت اللہ کی اوس
قوم پر کہ جنمین کاٹنے والا قرابت کا ہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو
شخص کہ صبح کرتا ہی خدا کا تابعدار ہوکر ماں باپ کے حق مین اوس حال مین ثابت
ہوتے ہین اوس کے لئے دو دروازے کہولے ہوے بہشت کے پہر اگر ہوا ایک
تو ایک ہی ہو اور جس نے صبح کیا جس حال مین کہ نافرمان ہی اللہ کا ماں باپ کے حق مین

ثابت ہوتے ہین اوس کے لئے وو دروازے کہولے ہوئے ووشتے ہے اور اگر
ایک ہی ہو تو ایک ہی ہے تب عرض کیا ایک شخص نے اگر ظلم کئے ہون ماںباپ نے
فرمایا اگرچہ ظلم کئے ہون اوسپر اور اگرچہ ظلم کئے ہون اوسپر اور اگرچہ ظلم کیے ہون اوسپر
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین ہے کوئی لڑکا احسان کرنیوالا
جو دیکھتا ہے ماںباپ کی طرف رحمت کی نظر سے مگر لکھا ہے اللہ نے ہر نظر کے حج
مقبول عرض کیا صحابہ نے اگرچہ نگاہ کرے ہر روز سو بار فرمایا ہان اللہ بہت بڑا

اور پاک ہے۔ **ادب پندرہوان** بیچ صفت شفقت اور رحمت کرنے کے

اور خلق اللہ کے فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ
اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنی تحقیق یہہ بات ہے کہ ایمان دار لوگ
بہائی ہین آپسمین ایک دوسرے کے پھر اصلاح کرو درمیان مین اپنے بہائیون کے
اور ڈرو حق تعالی سے کہ تمپر رحمت کرے اور فرمایا وَسَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ
وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ الی آخر وَاللّٰهُ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِيْنَ یعنی جلدی کرو طرف اوس عمل کے کہ بخشا وے تمکو تمہارے پروردگار سے
اور پہونچا وے تمہین جنت کو کہ چوڑائی اوس کی مانند چوڑائی آسمان اور زمین کے ہے
تیار ہوئی ہے واسطے بچنے والونکے شرک سے اور گناہون سے جو لوگ کہ خرچ کرتے
ہین بیچ آسانی کے اور بیچ سختی کے اور بند کرنے والے غصے کو باوجود قدرت کے
اور معاف کرنے والے لوگون سے اور اللہ دوست رکہتا ہے احسان کرنیوالونکو

اور جاننا چاہئیے کہ احسان وہ ہی کہ نیکی کرے بدلے مین برائی کے یعنی جس نے کہ بدی
کیا ہووے اوسکے ساتھہ نیکی کرے اور اوسکی بدی کو معاف کر دیوے اور فرمایا

وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

یعنی چاہیے کہ معاف کرو اور درگذر کرو قصور سے لوگون کے کیا تم دوست نہین رکھتے
کہ خدا معاف کرے تمکو یعنی تمہارے سب گناہ بخش دیوے یعنی جب کہ تم لوگون کے
قصور معاف کروگے تو اللہ بھی تمہارے گناہ معاف کریگا اور اللہ بخشنے والا اور رحم
کرنیوالا ہی اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ رحم کرے گا
خدا اوس پر جو لوگون پر رحم نہین کرتا ہی اور فرمایا جس نے نکالا میرے کسی ایک
امتی کی حاجت چاہتا ہو کہ خوش کرے اوسکو اوس کام سے تو اوس نے خوش کیا
مجھے اور جسنے خوش کیا مجھے تو اوس نے خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو
تو داخل کرے گا اللہ تعالی اوس کو بہشت مین اور فرمایا نہین ہی کوئی مرد مسلمان
جو مدد نہ کرے مسلمان کی اوس جگہہ مین کہ لیجاوے حرمت اور آبرو اوسکی مگر مدد
نہین کریگا اللہ تعالی اوس کی جہان دوست رکھے گا خدا کی مدد کو اور نہین ہی کوئی
مرد مسلمان جو مدد کرے مسلمان کی جہان گھٹائی جاوے حرمت اور آبرو اوس کی
مگر مدد کرتا ہی اللہ اوسکی جہان دوست رکھتا ہی خدا کی مدد کو اور فرمایا وہ مومن نہین
قسم خدا کی وہ مومن نہین قسم خدا کی وہ مومن نہین قسم خدا کی پوچھا لوگون نے
کون ہی وہ یا رسول اللہ تب فرمایا جس کے ہمسایے کے لوگ اوسکی تکلیف سے

نہ تھین ہین اور فرمایا جو توشش کرے بیوہ اور محتاج پر برابر ہے اوسکے جو لڑتے خدا کی
راہ مین اور نگہبان کرنے ہون مین اوسکو جیسا نماز پڑہنے والا جو نہ تھکے اور روزہ رکہنے والا
جو کبہی افطار نہ کرے اور فرمایا کہ مین اور پالنے والا یتیم کا اوس کا ہو یا اوسکے غیر کا
بہشت مین ایسے ہین اور اشارہ فرمایا کلمے کی انگلی کا اور کشادہ کیا درمیان انکے
تہوڑا **ادب سولہوان** صفت مین دوستی کرنے واسطے اللہ کے اور واسطے
رضامندی اوسکے فرمایا حق تعالی نے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ یعنی
جو لوگ ایماندار ہین سب سے زیادہ دوستی رکہتے ہین واسطے اللہ تعالی کے یعنی ایسی
جان اور مال اور عزت اور آبرو اور دو جہان کی جتنی نعمتین ہین مانند بہشت اور حور
اور قصور اور حیات ابدی وغیرہ ان سبسے دل کو کنارے کئے ہوے سواے اللہ
کوئی چیز کے طلبگار نہین سب جتنے جیتے ہین تو اللہ کی معرفت اور قربیت کے کمانیکے
واسطے جیتے ہین اور مرتے ہین تو اللہ کی ہی آرزو مین مرتے ہین اور فرمایا اللہ
تعالی نے یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ یعنی دوست رکہتا ہون مین اون کو
اور وہ دوست رکہتے ہین مجہے ۔ اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے کہ فرماویگا اللہ تعالی قیامت کے دن کہ کہان ہین آپسمین محبت کرنیوالے
میری بزرگی کے واسطے آج جگہہ دونگا اون کو اپنے سایے مین ایسا دن جو
نہین ہو سایہ سواے میرے سایے کے اور روایت ہے کہ ایک مرد نے قصد ملاقات
کا کیا اپنے بہائی کا جو دوسری بستی مین تہا سو خدا نے اوسکی راہ مین ایک فرشتہ

بٹھلایا کہا فرشتے نے تو کہان جاتا ہی کہا اپنے بہائی کی ملاقات کو جو اس بستی مین
ہی کہا کچھہ تیرا اوسپر احسان ہی جو بڑہایا چاہتا ہی کہا نہین صرف محبت کہتا ہون
اوس سے خدا کے واسطے کہا مین بہیجا ہوا خدا کا ہون تیرے پاس پیغام یہہ ہی
کہ خدا نے تجھکو دوست بنایا جیسا کہ دوست بنایا تو نے اوسکو خدا کے واسطے
اور روایت ہی کہ پوچھا ایک شخص نے یا رسول اللہ قیامت کب ہی فرمایا آپنے کیا
تو ہیقل ہی تو کیا تیار کیا ہی قیامت کے لئے عرض کیا اوس نے تیار کچھہ نہ کیا
لاکن مین دوست رکہتا ہون خدا کو اور خدا کے رسول کو تب فرمایا آپنے کہ تو
اوس کے ساتھہ ہی جسکو دوست رکہتا ہی اور فرمایا کہ ہر و ساتھہ اوسکے ہی جسکو
دوست رکہتا ہی۔ **ادب سترہوان** صفات مین صلہ رحم اور عیب پوشی اور
ملاقات سے کہنے کے فرمایا حق تعالی نے فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ
تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ آخر آیت تک اور فرمایا حضرت رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حلال نہین ہی کسی مرد کو کہ ملاقات چہوڑ دے اپنے
بہائی مسلمان کی تین رات سے زیادہ کہ کنارہ کرے ایک دوسرے سے اور
بہتر انمین وہ ہی جو پہلے سلام کرے اور فرمایا کہ بچو تم بدگمانی سے کہ بدگمانی بہت
جہوٹی بات ہی اور نہ تلاش کرو اخبار کی اور نہ جاسوسی کرو اور نہ قیمت بڑہاؤ اور آپسمین
حسد اور عداوت نکرو اور آپسمین پیٹھہ کرکے نہ بیٹھو اور بہائی ہنجاؤ آپسمین ای بندہ
خدا کے اور آپسمین دنیا کی رغبت نہ کرو اور فرمایا کہ دروازے بہشت کے کہلتے ہین

اور گناہ معاف ہوتے ہین مومنون کے مگر جس نے شریک لایا ہو یا جس نے اپنے بہائی
مسلمان سے عداوت رکہا ہو سوا اوسکو اس نعمت سے خارج رکہتے ہین یہانتک
کرے اوس سے اور فرمایا کہ بتلاؤن تمکو ایسا کام جو بہتر ہی نماز اور روزے اور
صدقے سے عرض کیا لوگون نے تبلایئے فرمایا کہ وہ دو شخص کو ملا دینا ہی اور دو کو
لڑا دینا بہت برا کام ہی جڑ کاٹنے والا ہی اور فرمایا جو ضرر پہونچا وے کسیکو ضرر پہونچا
اوسکو خدا اوسی سے ۔ ادب اٹھارہوان بیچ تامل کرنیکے کامون مین اور
پرہیز کرنیکے جلدی سے ۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کاٹا نہین
جاتا ایماندار ایک سوراخ سے دو بار ۔ ف یعنی بار بار کسی ست دغا نہین پاتا
اور فرمایا کہ تامل کرنا مرضی خدا کی ہی اور جلد بازی کرنا مراد شیطان کی ہی اور فرمایا
کہ راہ نیک اور رویہ نیک اور میانہ روی ایک جز ہی چھبیس جز سے پیغمبری کے
ادب اونیسوان بیچ نرمی اور حیا اور نیک خلقی کے فرمایا حقتعالی نے بیچ
سورہ لقمان علیہ السلام کے کہ کہا اوس نے بیٹے کو اپنے وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ
وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا الی آخر اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ
یعنی مت پہیر منہہ کو اپنے لوگون سے اور مت چل زمین مین اتراتا ہو تحقیق کہ اللہ تعالی
دوست نہین رکہتا ہی تمام اترانیوالے فخر کرنیوالون کو اور آہستہ کر چال کو اور
نرم کر آواز کو تحقیق کہ سخت بد آواز آواز گدہے کا ہی اور فرمایا حضرت رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم سے زیادہ پیارا میرے وہ شخص ہی جو اچہا ہو

تم سے اخلاق نیک ہین اور فرمایا کہ حیا ایمان سے اور ایمان جنت سے ہی اور بدنی
بدی سے ہی اور بدی والا آگ مین ہی اور فرمایا بہت پیاری چیز جو ایماندار کے واسطے
قیامت مین ترازو مین رکھی جاوے گی سو اچھی خصلت ہی اور مقرر اللہ دشمن رکھتا ہی بیہودہ گالیان
بکنے والے کو اور فرمایا ایماندار پاتا ہی اچھی خصلت کے سبب سے مرتبہ تہجد گزار
اور روزے دار کا اور فرمایا مسلمان وہی ہی جو ملتا ہی لوگون سے اور صبر کرتا ہی
اونکی اذیت پر اور فرمایا بہت اچھا تم مین وہی ہی جس کی بڑی عمر اور نیک
خصلتین ہون اور فرمایا نہین کوئی بندہ کہ ظلم ہوا ہو اوسپر اور درگذر کیا واسطے
رضامندی اللہ کے مگر کہ فتح دیتا ہی اللہ اوس کو اور نہین کوئی بندہ کہ داد و دہش
کرتا ہی واسطے نیکی کے مگر زیادہ کرتا ہی اللہ برکت کو اور نہین کوئی بندہ دروازہ
سوال کا کھولا واسطے زیادہ کرنے مال کے مگر کرتا ہی اللہ بسبب سوال کے
کمی مال کی **ادب بیسوان** بیچ ترک کرنے غصہ کے اور تکبر کے جاننا چاہیئے
کہ قرآن مجید مین حقتعالی نے بیچ ترک کرنے تکبر کے اور غصے کے بہت آیات فرمایا
ہی اور شیطان اور فرعون اور بہت خلایق اسی دو خصلتون کے سبب سے دوزخ کے
عذاب مین گرفتار ہوے اور اب بہی ہوتے ہین سو عیان ہی روایت ہی کہ عرض کیا
ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھہ نصیحت کیجیئے مجھکو تب
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ غصہ نکر پہر کتنی مرتبہ کہا اوسنے اسی بات کو
تو یہی فرمایا کہ غصہ نکر اور فرمایا کہ وہ نہین ہی پہلوان جو لوگون کو پچہاڑے پہلوان

تو وہی ہی جو اپنی جان پر اختیار رکہے وقت غصے کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بتلاؤن تم کو بہشتی لوگ وہ ہی جو ضعیف ہین لوگون کی نظرون مین حقیر ہین اگر وہ قسم کہا بیٹہے خدا پر تو اوسکو سچا کر دیوے اور مین بتلاؤن تم کو دوزخی لوگ وہ ہین جو بدخو ہین حرام خور گہمنڈ والے اور فرمایا نہ داخل ہوگا اگ مین کوئی جس کے دل مین برابر دانے رائی کے بہی ایمان ہوگا اور نہ داخل ہوگا بہشت مین کوئی جس کے دل مین برابر دانے رائی کے بہی تکبر ہوگا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا حقتعالی نے کہ کبریائی چادر میری اور عظمت ازار میری ہے سو جو کوئی شریک بنا چاہے میرا ایک مین ان دونون سے تو داخل کرونگا اوس کو دوزخ مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ برا ہی وہ بندہ جو خیال کرے اپنے کو اچہا اور گہمنڈ کرے اور بہول جاوے بزرگ اور بلند مرتبے والے کو۔ ف یعنی اللہ کو۔ اور برا ہی وہ بندہ جو تکبر کیا اور حد سے گذر گیا اور بہول گیا متکبر حقیقی کو جو زیادہ بلند ہی اور برا ہی وہ بندہ جو بہولا اور غافل ہوا اور بہول گیا قبرونکو اور پرانے ہونے کو اور برا ہی وہ بندہ جو تکبر اور سرکشی کرے اور بہول جاوے ابتدائے حال کو اور انتہی کو۔ ف یعنی مٹی سے بنا ہی اور پہر مٹی ہوگا برا ہی وہ بندہ جو فریب دیوے دنیا کو بدلے دین کے برا ہی وہ بندہ جو فریب دیوے دین کو شبہون مین برا ہی وہ بندہ جس کو طمع کہینچتی ہی برا ہی وہ بندہ جسکو نفس کی خواہش بہکاتی ہی برا ہی وہ بندہ جسکو دنیا کی رغبت خوار کرتی ہی اور

حدیث میں ہی کہ کہا موسیٰ نے ای رب کون ہی بندون سے تیرے زیادہ عزیز
نزدیک تیرے فرمایا وہ ہی کہ جب قدرت پاوے تو بخش دے اور فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی نگاہ رکھے زبان کو اپنی تو چھپاتا ہی خدا اوسکے
عیب کو اور جو باز رکھے اپنے غصے کو تو ٹلا دے گا اوس سے خدا عذاب کو
قیامت کے دن اور جو کوئی عذر خواہی کرے گا اللہ سے تو قبول کریگا اللہ اسکے
عذر کو ادب اکیسوان بیچ منع ظلم کرنیکے فرمایا حق تعالی نے لَعْنَةُ اللّٰهِ
عَلَى الظّٰلِمِيْنَ یعنی لعنت ہی اللہ کی اوپر ظلم کرنیوالون کے اور ظاہر ہی کہ قرآن
مجید میں بہت آیات ہین کہ حق تعالی ظلم سے پرہیز کرنے کی تاکید فرمایا ہی اور بہت
آیات ہین کہ ظالمون نے جو ظلم کئے اور اوس کا بدلا دنیا مین ہی پایا سو بیان
فرمایا اور بہت آیتین ہین کہ ظالمونپر جو عذاب قبر مین اور حشر مین مقرر فرمایا ہی سو
بیان فرمایا ہی اور اپنا نام مبارک منتقم اور عادل فرمایا ہی اور دین کے دو رکن ہین
ایمان اور نیک عمل اور بیدینی کے دو رکن ہین شرک اور ظلم سو اس سے زیادہ بری
کوئی صفت نہین ہی جیسا کہ قرآن مجید سے اور حدیث شریف سے ظاہر ہی فرمایا
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بچو تم مظلوم کی بد دعا سے کیونکہ وہ
مانگتا ہی خدا سے حق اپنا اور خدا منع نہین کرتا کسی حق والے کو اوسکے حق سے
اور فرمایا کہ حق تعالی ظالم کو فرصت دیتا ہی یہانتک کہ جب پکڑتا ہی اوسکو تو نہین
چھوڑتا ہی پھر پڑھی آپنے یہہ آیت وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى

وَهِيَ ظَالِمَةٌ پوری آیت تک اور فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ مفلس کون ہے اصحاب نے
عرض کیا کہ مفلس ہم مین وہ ہے کہ جس کے پاس نہ درہم ہو اور نہ اسباب فرمایا مفلس
میری امت مین وہ ہے جو آوے قیامت کے دن نماز اور روزہ اور زکوۃ لیکر حالانکہ
اسنے کسی کو گالی دیا اور کسیکو عیب لگایا اور کسیکا مال کہایا اور کسی کا خون بہایا
اور کسی کو مارا سو دلایا جائیگا مظلوم کو اسکی نیکیون سے اور دوسرے کو اسکی
نیکیون سے پہر اگر تمام ہون اسکی نیکیان پہلے فیصلہ کرنیکے تو لیتے جاوینگے
گناہ اون مظلومون کے پہر ڈالے جاوینگے اوس ظالم پر پہر ڈالا جائیگا آگ مین
اور فرمایا کہ دلوائے جاوینگے حق حقدارونکے قیامت کے دن یہانتک کہ
بدلا لیا جاوے گا مینڈہی کا سینگدار بکری سے اور فرمایا کہ نہ ہو تم مردہر جائی
کہ بولو اگر کرین لوگ ہم سے نیکی تو کرینگے ہم اون سے نیکی اور اگر کرین لوگ ہمپر ظلم تو
کرینگے ہم اونپر ظلم لیکن قرار دو اپنے دلون کو اس بات پر کہ اگر کرین لوگ نیکی
تو تم نیکی کرو اور اگر کرین بدی تو تم ظلم نہ کرو اور فرمایا کہ جو چلا ظالم کے ساتھہ
مدد کرنے حالانکہ جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے سو تحقیق کہ نکل آیا اسلام سے روایات
ہین یہہ تمام احادیث کتاب مشکوۃ شریف وغیرہ معتبر کتابون مین۔ **ادب**
پانسواں بیچ حکم کرنے اوپر کام بہلائی کے اور منع کرنے کام برائی سے
فرمایا حقتعالی نے يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي
الْخَيْرَاتِ وَأُولَئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ یعنی جو حکم کرتے ہین ساتہ کرنے کام اور نیکی کے

کاموں کے اور منع کرتے ہین برائی کے کاموں سے اور کوشش کرتے ہین
بیچ نیکیوں کے سو وہ ہین پاکیزہ لوگوں سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو تم لوگوں مین سے دیکھے خلاف شرع کوئی کام کو تو چاہیے کہ بگاڑ دے اوسکو
اپنے ہاتوں سے پھر اگر طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے پھر اگر طاقت نہ رکھتا ہو
تو دل مین اپنے انکار کرے اور یہہ بہت سست ایمان ہی یعنی فقط دل مین
انکار کرکے خاموش رہنا اور ہاتھہ سے یا زبان سے منع نہ کرنا سست ایمان والیکا
کام ہی اور بہتر یہہ ہی کہ ہاتھہ سے یا زبان سے منع کرنا اور فرمایا کہ قسم ہی اللہ کی
کہ جسکے ہاتھہ مین میری جان ہی کہ البتہ بتلاؤ تم بھلی بات کو اور منع کرو برے
کاموں سے یا نزدیک ہی کہ بھیجے خدا تمپر عذاب اپنے پاس سے پھر البتہ پکاروگے
تم اوسکو سو نہ سنیگا تمہاری بات کو

فصل دوسری بیان مین اخلاق دوستان خدا کے اور محبوبان حضرت رسول خدا
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اس فصل مین سات ہدایت ہین
ہدایت پہلی بیچ صفت ترک کرنے محبت دنیا کے اور طلب کرنے قرب اور
رضامندی حق تعالی کے فرمایا حق تعالی نے وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا
مَتَاعُ الْغُرُوْرِ یعنی نہین ہی حیات دنیا کی مگر مایہ فریب کا۔ ف یعنی دنیا کی
خوشیین ایسا فریب دیتی ہین کہ خدا کو بھلا کر دوزخی بنا دیتی ہین اور فرمایا اِنَّمَا
اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ اَجْرٌ عَظِيْمٌ یعنی سوائے

اس بات کے نہیں ہی تحقیق مال تمہارا اور اولاد تمہاری دشمن ہین تمہ یعنی خدا سے دور کراتی ہین اور تحقیق نزدیک اللہ کے بہت بڑا اجر ہی اور فرمایا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ یعنی ای مومنو نہ غافل کرین تمکو مال تمہارا اور اولاد تمہاری یاد کرنے سے اللہ کے اور جو کوئی کرے یہہ کام یعنی مال اور اولاد مین مشغول ہو کر خدا کی یاد بہول جاوے پس وہ لوگ نقصان پانیوالے ہین اور فرمایا قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰی وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا یعنی کہو ای رسول اللہ کے کہ دنیا کی دولت تہوڑی ہی اور آخرت بہتر ہی اوسکو جو ڈرے اور تم ظلم نہ پاؤگے ذرا بہی ف یعنی تمہاری نیکیون کا بدلا ذرا بہی کم نہ ملیگا فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قسم ہی خدا کی نہیں ہی دنیا مقابلے مین آخرت کے مگر مانند اوسکے جو ڈالتا ہی کوئی تمہارا اونگلی اپنی دریا مین سو چاہیے کہ دیکہے کہ کسقدر لے آتی ہی دریا سے ـ یعنی جسقدر کہ دریا کا پانی اونگلی کو لگتا ہی سو تمام نعمتین دنیا کی نسبت مین آخرت کے اسی قدر ہین اور دعا کی کہ یا الٰہی محمد کی اہلبیت کو روزی بقدر زیست کے دے ـ ف یعنی زیادہ مت دے اور فرمایا کہ حق تعالی فرماتا ہی ای آدمی فارغ ہو میری عبادت کے لیے بہر دونگا تیرے دل کو توانگری سے اور بند کر دونگا تیری محتاجی کو اگر نہ کریگا تو ایسا تو بہر دونگا تیرے ہاتہہ شغل سے اور نہ بند کرونگا محتاجی تیری اور فرمایا کہ دنیا

ملعون ہی اور جو کچھ کہ اسمین ہی ملعون ہی مگر ذکر اللہ کا اور جو چیز کہ دوست رکھتا ہی اوسکو اللہ اور علم سکھنے والا اور علم سکھانیوالا اور فرمایا کہ اگر دنیا خدا کے پاس مچھر کے پر کے برابر قیمت رکھتی تو خدا کسی کافر کو نہ دیتا اور فرمایا کہ آدمی کا حق اسکے سوائے نہین ہی کہ گھر ایسا کہ گذران کر سکے اور کپڑا کہ شرمگاہ کو ڈھانپ سکے اور ٹکڑا خشک روٹی کا بغیر سالن کے اور پانی فقط یعنی تھوڑے پر قناعت کرکے آخرت کو کمانا اور فرمایا کہ دنیا گھر ایسے آدمی کا ہی کہ جس کو گھر نہین ہی اور مال ایسے کا ہی کہ جس کو مال نہین ہی اور اوسکو وہی جمع کرتا ہی کہ جسکو عقل نہووے اور فرمایا کہ جس کو اللہ ہدایت کرتا ہی تو کھول دیتا ہی اوس کا سینہ حکم برداری کو اور جب کہ نور داخل ہوتا ہی سینے مین تو کھول دیتا ہی اوس کو تب عرض کیا لوگون نے کیا ہی اوسکی نشانی یا رسول اللہ فرمایا دور رہنا دنیا سے اور متوجہ ہونا آخرت کی طرف اور تیاری کرنا موت کی قبل مرنے کے۔ **ہدایت دوسری** بیان مین فضایل فقر کے اور فقیرونکے۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ الفقر فخری یعنی فقیری فخر میرا ہی اور فرمایا کہ ای اللہ زندہ رکھہ مجھکو مسکین اور مار مجھکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون کے ساتھہ پوچھا عایشہ نے کیون ایسا فرماتے ہین یا رسول اللہ فرمایا کہ وی داخل ہونگے بہشت مین پہلے دولتمندونکے چالیس برس ای عایشہ مت پھیر مسکینونکو اگرچہ آدھا ٹکڑا خرمے کا ہو ای عایشہ دوست رکھہ مسکینونکو اور نزدیک کر اونکو کہ اللہ تعالی نزدیک کریگا تجھے روز قیامت مین اور فرمایا

نہ رشک کر کسی بدکار کی نعمت کو دیکھکر کیونکہ تو نہین جانتا کہ بعد موت کے خدا اوسکو
کیا کیا عذاب کریگا جہان موت نہین ہی اور فرمایا کہ جب دوست رکھتا ہی اللہ کسی
بندیکو تو باز رکھتا ہی اوس سے دنیا کو جیسا کہ کوئی تمہارا پرہیز کراتا ہی بیمار کو کہانے
پانی سے اور فرمایا کہڑا ہوا مین بہشت کے دروازے پر سو اکثر لوگ اوسکے داخل
ہونیوالے محتاج تہے اور عیش والے روکے گئے ہین لیکن دوزخ والون کو
دوزخ کی طرف جانیکا حکم ہوا اور کہڑا ہوا مین دوزخ کے دروازے پر
تو اوسکی داخل ہونیوالی عورتین تہین اور فرمایا کہ داخل ہونگے محتاج لوگ
بہشت مین پہلے بڑے آدمیون سے پانسو برس جو آدہا دن ہی یعنی قیامت کا

ہدایت تیسری بیان مین دور کرنے طول امل کے اور حرص کے روایتین
آیا ہی کہ لکیر کہینچی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لکیر چوکونی اور کہینچی ایک
لکیر بیچ اوسکے اندر جو باہر نکل گئی مربع سے اور کہینچین لکیرین چہوٹی اوسکی جانب
جو درمیان ہی پہر فرمایا کہ یہہ آدمی ہی اور یہہ اوسکی موت ہی جو گہیرے ہی اوسکو
اور یہہ جو باہر نکلی ہی سو امید ہی اوسکی اور یہہ چہوٹی لکیرین آفات ہین سو اگر یہہ
آفت چوکی تو کاٹا اوسکو اس آفت نے اور اگر وہ چوکی تو کاٹا اوسکو اسنے فقط
خط اسطرح ہی

آفات
آدمی

حضرت نے اس حدیث مین آدمی کی عمر کا
بیان فرمایا کہ باوجودیکہ موت تو چاروں
طرف سے گہیرے ہی اور ہزاروں آفتین درپیش ہین [illegible]

بلا سے نہین بچتا پھر بھی ترک دنیا نہین کرتا اور قناعت نہین کرتا اور زندگی غنیمت
جانکر جیتے جی آخرت کی درستی نہین کرتا ہی اور فرمایا کہ رہ تو دنیا مین جیسا کہ مسافر
یا گذرنیوالا راہ کا اور شمار کر اپنے کو قبر والون سے - اور روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو جب حاجت وضو کی ہوتی تو پیشاب تیمم کرتے مٹی سے تب عرض کرتے
لوگ کہ یا رسول اللہ پانی آپ سے نزدیک ہی تو فرماتے کیا جانون مین شاید پہونچون
پانی تک ف یعنی پانی سے وضو کرے تاکہ موت مہلت نہ دے تو بیوضو نہ رہجاؤن
اور فرمایا کہ اگر آدمی کے پاس دو جنگل بھر کر مال ہو تو البتہ تلاش کرتا ہی تیسرے
جنگل کو اور نہین بھرتا پیٹ آدمی کا سوائے خاک کے ف یعنی قبر کی خاک کے
اور رحمت سے متوجہ ہوتا ہی خدا اوسی پر جو حرص سے توبہ کرے اور فرمایا بوڑھا
ہوتا ہی آدمی اور جوان ہوتی ہین اوس مین دو خصلتین حرص مال پر اور عمر پر اور فرمایا
نہین چھوڑی خدا نے جائے عذر کی اوس مرد کو کہ مہلت دیا اوس کو موت مین یہانتک
کہ پہونچایا اوس کو ساٹھہ برس کو اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اونہون نے گذرے
ہم پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن حال آنکہ مین اور ماں میری کہگل کرتے
تھے کسی چیز کو سو پوچھا کیا ہی یہہ ای عبد اللہ کہا مین نے ایک چیز ہی کہ اصلاح کرتے ہو
مین اوس کی فرمایا کام بہت جلد ہی اس سے - ف یعنی موت جلد آنیوالی ہی بہروسا
حیات کا مت کر ۔ ہدایت چوتھی بیان مین اچھا جاننے مال کے اور عمر کے
واسطے بندگی اور رضامندی خدا کی حاصل کرنیکے فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم سے کہ بیشک اللہ دوست رکھتا ہی بندے پرہیزگار مالدار چھپے ہوئے کو
اور روایت ہی کہ کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کون آدمی
بہتر ہی فرمایا کہ جس کی عمر بڑی ہو اور اچھا ہو عمل اوسکا تب کہا اوس مرد نے پھر کون آدمی
برا ہی فرمایا جسکی بڑی عمر ہو اور برا ہو عمل اوس کا اور فرمایا دانا وہی ہی جو تابع کرے
اپنے نفس کو اور عمل کرے واسطے ثواب کے جو بعد مرنیکے پاوے اور نادان وہ
جو تابع کرے اپنے نفس کو اوس کی خواہش پر اور آرزو رکھے خدا پر اور فرمایا کہ تین
کام ہین کہ مین قسم کہاتا ہون اونپر اور سناتا ہون مین ایک حدیث سو یاد رکھو اوسکو
کہ نہین گھٹتا ہی مال کسی بندے کا خیرات کرنے سے اور نہ ستایا گیا کوئی بندہ کسی
طرح کے ظلم سے کہ صبر کیا اوسپر مگر زیادہ کرتا ہی اسکو اللہ بسبب اوس ظلم کے عزت
اور نہ کھولا کوئی بندہ دروازہ سوال کا مگر کھولتا ہی اللہ اوسپر دروازہ محتاجی کا و لیکن
جس بات سے کہ خبر دیتا ہون مین سو یاد رکھو اوسکو دنیا چار شخص کی ہی اول وہ
بندہ کہ دیا اوسکو خدا نے مال اور علم سو وہ ڈرتا ہی اسمین رب کو اپنے اور سلوک کرتا ہی
اپنے علم پر اور عمل کرتا ہی اللہ کے لئے اسمین حق پر اسکے یہ افضل ہی دوسرا ایک وہ
بندہ کہ دیا اوس کو اللہ نے علم اور نہ دیا اوس کو مال سو نیت اوسکی سچی ہی کہتا ہی
اگر یہ ملتا مجکو مال تو کرتا مین کام فلانے کی طرح سو اجر اون دونونکا برابر ہی اور
تیسرا وہ بندہ کہ دیا اوسکو خدا نے مال اور نہ دیا اوس کو علم سو وہ ہاتھ پاؤن مارتا ہی
مال مین اپنی بےعلمی سے نہین ڈرتا ہی اوس مین رب سے اپنے اور نہ صلہ رحم کرتا ہی

اوس ہین او۔ نہ عمل کرتا ہی اسمین حق پر اسکے سو وہ بدتر مرتبون مین ہی اور وہ بندہ
کہ نہ دیا اوسکو اللہ مال اور نہ علم سو وہ بولتا ہی اگر ملتا مجھکو مال تو کرتا مین اسمین
عمل فلانے کی طرح سو یہی ہی نیت اوسکی اور گناہ ان دونون کا برابر ہی —
ہدایت پانچوین بیان مین فضایل صفت صبر اور توکل کرنے کے فرمایا
حقتعالی نے اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۵ یعنی
ملے گا صبر کرنیوالون کو اجر اونکا بن گنتی کے یعنی بحساب اور فرمایا وَاللّٰهُ
مَعَ الصَّابِرِیْنَ ۵ یعنی خداتعالی صبر کرنیوالون کے ساتھہ ہی اور فرمایا
اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ
یعنی صبر کرنیوالون پر صلوٰۃ ہی طرف سے پروردگار اونکے اور رحمت ہی اور
وہی رستہ ہدایت کا پاے ہوے ہین اور فرمایا وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً
یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا یعنی بناے تھے ہمنے بنی اسرائیل سے پیشوا
کہ ہدایت کیا کرتے ساتھہ حکم ہمارے کے واسطے اوس کے کہ صبر کیا تھا اور جاننا
چاہیئے کہ توبہ اور عبادت کرنا بغیر صبر کے نہین ہوتا اور گناہ سے بچنا اور نیکی
کمانا بہی بغیر صبر کے نہین ہوتا اور حقتعالی نے ستر جگہ سے زیادہ بزرگیان صبر کی
قرآن شریف مین فرمائین اور جو کچھہ کہ بڑے مرتبے ہین صبر کرنے پر موقوف
رکہا ہی چنانچہ قرآن شریف مین ظاہر ہین اور توکل کرنے کی بزرگیان بہی
صبر کے برابر ہین قرآن شریف مین اوسکی بزرگیون کی آیاتہ بہت ہین چنانچہ

چنانچہ حقتعالی نے تمام بندونپر توکل کرنیکا حکم فرمایا ہی اور توکل ایمانکی شرط ہمیشہ سے ہی یعنی بغیر توکل کرنے کے ایمان درست اور ٹھیک نہین ہوتا ہی جیساکہ حقتعالی نے فرمایا ہی وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ یعنی اوپر اللہ تعالے کے توکل کرو اگر ہو تم ایمان لاے ہوے اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ یعنی اللہ تعالی دوست رکھتا ہی توکل کرنے والون کو اور فرمایا وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ آخر آیت تک یعنی جو کوئی کہ توکل کرے اوپر اللہ کے پس حق تعالی بس ہی اوس کا کام بنا نیکو اللہ بناتا ہی اوس کے کام کو تحقیق کہ اللہ تعالی نے بنایا ہی واسطے ہر ایک چیز کے اندازہ یعنی تمام چیزین اوسکے اختیار مین ہین اور فرمایا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا یعنی تمام آسمان اور زمین اللہ ہی کے ہین اور بس ہی ساتھ اللہ کے توکل کرنا یعنی جسنے توکل کیا اللہ اوسکا کام آپ بناویگا کسی دوسرے کی حاجت نہ ڈالیگا اور روایات ہین مشکوۃ شریف وغیرہ مین کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے کہ داخل ہو نگے بہشت مین میری امت سے ستر ہزار بغیر حساب کے جو لوگ نہ جھاڑ پہونک کرتے تھے اور نہ شگون لیتے تھے اور اپنے رب ہی پر بہروسا کرتے تھے اور فرمایا کہ اگر بہروسا کرو تم اللہ پر جیساکہ چاہیے بہروسا کرنا تو البتہ روزی دیوے تمکو جیساکہ روزی دیتا ہی پرندونکو صبح کو نکلتے ہین بہوکے خالی پیٹ اور پہونچتے ہین شام کو آسودہ پیٹ بہر کر اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہا کہ تہا مین پیچھے

نبی کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن سو فرمانے لگے آنحضرت اے لڑکے ذکر
کر اللہ کا تو اللہ یاد کرے تجھکو اور ذکر کر اللہ کا یہانتک کہ پاوے تو اوسکو اپنے
روبرو اور جب کچھ مانگے تو اللہ ہی سے مانگ اور جب مدد چاہے تو تو اللہ
ہی سے چاہ اور یقین کر کہ بیشک سارے لوگ اگر جمع ہون اس لئے کہ نفع
پہونچاوین تجھکو کچھ بھی تو نفع پہونچا نہ سکین سگے مگر وہی چیز ہوگی جو لکھہ دیا ہی اللہ نے
تیرے واسطے اور اگر سارے لوگ اکٹھے ہو جاوین سگے اس بات پر کہ نقصان
پہونچاوین تجھے کچھ بھی تو نہ پہونچا سکین سگے مگر وہی چیز کہ اللہ نے لکھہ دیا ہی
تجھہ پر اوٹھایا گیا قلم اور سوکھہ گیا کاغذ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
نیکبختی آدمی کی راضی رہنے مین اوس سے ہی اللہ کے فضل پر اور بدبختی اوسکی
چھوڑنے مین اوس سے ہی طلب خیر کے خدا سے اور بدبختی آدمی کی برا سمجھنے مین
ہی اوسکے جسکو اللہ نے اوسکے لئے تقدیر کیا اور فرمایا مقرر مین جانتا ہون

ایک آیت اگر عمل کرین لوگ اوسپر تو بس کرتی ہی اونکو وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ
يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا آیت کے آخر تک یعنی جو ڈرتا ہی اللہ سے سو اللہ کر دیتا ہی اوسکا
گذارا اور روزی دے اوسکو جہان سے اوسکو خیال نہو اور جو کوئی توکل کرے
اللہ پر اللہ بس ہی واسطے اوس کے تحقیق اللہ پہونچتا ہی کام کو واسطے تحقیق بنایا
اللہ نے واسطے ہر چیز کے اندازہ اور فرمایا کہ مقرر دل آدمی کا ہر جنگل مین پریشان
ہی پھر جو کہ تابع کرے دلکو اپنے تمام پریشانیون مین نہین پروا رکھتا ہی اللہ

کہ کسی جنگل مین ہلاک کرے اوسکو اور جو کہ بھروسا کرے اللہ پر تو کفایت کرتا ہی اُسکو
اوسکو پریشانیون سے اور روایت ہی کہ ایک مرد گیا اپنی عیال پاس پھر جب دیکھا
اونکی محتاجی کو چلا گیا جنگل مین پھر کہڑی ہوئی اوسکی عورت طرف چکی کے اور رکہی
اوسکو رو برو اپنے اور کہڑی ہوئی طرف تنور کے پھر سلگا یا اوسے پھر کہا کہ الٰہی
ای پروردگار روزی دے ہمکو پھر دیکھتی ہی کہ بیکایک برتن پر ہوگیا اور تنور
پر ہوگیا روٹی سے پھر آیا شوہر کہا کیا پایا تمنے بعد میرے کچھہ کہی عورت ہان
رب سے ہمارے پائی پھر کہڑا ہوا چکی کے پاس پھر ذکر کیا اوسکا نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے تب فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سنتے ہو
مقرر حال یہہ ہی کہ اگر اوٹھائی ہوتی چکی تو ہمیشہ گہومتی قیامت کے دن تلک اور فرمایا
کہ مقرر روزی تلاش کرتی ہی بندے کو جیسا کہ تلاش کرتی ہی اوسکو موت اسکی
ہدایت چہٹی فضائل مین دور کرنے ریا اور سمعہ کے فرمایا حق تعالی نے

فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا یعنی
جو کوئی کہ امید رکہتا ہی اپنے پروردگار کے دیدار کی کہو اوسکو کہ نیک عمل کرے
اور اپنے پروردگار کی بندگی مین کسیکو شریک نہ بنا وے اور فرمایا فَوَيْلٌ

لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ یعنی عذاب ہی
اون لوگون پر جو نماز کر نہین سہو کرتے او دکہلانیکے واسطے عبادت کرتے ہین
اور جاننا چاہیئے کہ اگر کوئی تمام عمر خدا کی عبادت کرے اور تمام مال خدا کی راہ

خرچ کرے جب کہ کسیکو دکہلانے کی خواہش رکہتا ہو یا تینناموں اپنی سنوانے کی خواہش
رکہتا ہو تو وہ عبادت اور خیرات خدا کے نزدیک بالکل حساب مین نہین ہی بلکہ الٹی
عذاب اور ملامت اور ذلت کے ہی اور اس کام کو ریا اور وہ کام کرنیوالیکا نام
مرائی اور منافق ہی اور اس باب مین بہت آیات اور احادیث شریف مین بعضی آیت
لکہی جاتی ہین جیسا کہ پوچہا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ نجات
رستگاری کس چیز مین ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خدا کی بندگی بجالا واسطے
واسطے دکہلانے کسی آدمی کے بندگی مت کر اور فرمایا کہ قیامت مین ایکسا کو لاوینگے
اور پوچہینگے کہ کیا بندگی کیا تو وہ کہیگا اپنی جان خدا کی راہ مین فدا کیا مین راہ
جہاد مین مارا گیا حق تعالی فرماویگا کہ جہوٹ کہا واسطے اس بات کے جہاد کیا کہ لوگ
کہین کہ فلانا شجاع مرد ہی اس کو دوزخ مین لیجاؤ دوسرے کو لاوینگے اور عمل
اور بندگی پوچہینگے کہیگا تمام مال صدقہ دیا ہون حقتعالی فرماویگا جہوٹ کہا
واسطے اس بات کے کیا کہ لوگ کہین کہ فلانا سخی ہی اسکو دوزخ مین لیجاؤ تیسرے کو
لاوینگے اور بندگی پوچہینگے وہ کہیگا علم اور قرآن کو سیکہا اور سکہلایا حق تعالی
فرماویگا جہوٹ کہا واسطے اس بات کے سیکہا کہ لوگ کہین کہ فلانا عالم ہی اسکو دوزخ میں
لیجاؤ اور فرمایا کہ قیامت مین حقتعالی فرماویگا کہ ای دکہلانیوالے بندگی کے تم انکے
پاس جاؤ کہ عبادت جنکے دکہلانیکے واسطے کیئے ہو اور عبادت کا اجر انسے طلب کرو
جنکو دکہلا کر عبادت کرتے ہو اور فرمایا کہ جب الحزن سے پناہ اللہ کی مانگو پوچہا

جب الحزن کیا ہی فرمایا ایک غار ہی دوزخ مین کہ جو لوگون کو دکہلانیکو قرآن
پڑہتے ہین سواونکو اوسمین ڈلتے ہین اور فرمایا جو شخص کہ عبادت خالص
واسطے اللہ کے کرتا ہی غنی کرتا ہی اللہ اوسکے دل کو تمام مخلوقات سے اور تمام
حاجتون سے اور خاطر جمع کرتا ہی اوسکو تمام اندیشون سے اور آتی ہی دنیا اوسکے
پاس بغیر طلب کے ذلیل ہوکر اور جو شخص کہ عبادت کرتا ہی واسطے دکہلانے خلق کے
اور طلب دنیا کے تو محتاج کرتا ہی اللہ اوسکو اور پریشان کرتا ہی کام اوسکے
اور نہین ملتی اوسکو دنیا مگر جو کچہہ کہ تقدیر کیا اللہ تعالی نے واسطے اوسکے بہت
ساتوین فضایل مین صفت خوف رکہنے کے حقتعالی سے فرمایا حقتعالی نے
یَا اَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ یعنی ای لوگو
ڈرو عذاب سے پروردگار اپنے کے تحقیق دلزلہ قیامت کا بڑی چیز ہی – اور فرمایا
کہ قسم خدا کی اگر تم جانو جیسا کہ مین جانتا ہون تو البتہ ہنسو تم تہوڑا اور رویا کرو بہت
اور نہ لذت اوٹہاؤ عورتون سے بچہونون پر اور نکل جاؤ میدانون کی طرف فریاد کرتے
سوے اللہ کی درگاہ مین اور روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکہا لوگونکو
تو گونکو گویا کہ ہنس رہے تہے تو فرمایا سنتے رہو کہ تم اگر بہت کرو یاد لذتون کی دو
ڈہا نیوالی کو جو موت ہی البتہ باز رکہے تمکو اس حال سے کہ دیکہتا ہون مین تم مین پس
بہت کرو موت کو یاد کیونکہ نہین آتا قبر پر کوئی دن مگر بات کرتی ہی یہہ کہتی ہی
مین ہون گہر غربت کا اور گہر تنہائی کا اور گہر مٹی کا ہون اور گہر کیڑون کا اور جب

قبر مین رکہا جاتا ہی بندہ مومن توکہتی ہی قبر کیا خوب اچہا آیا تو اپنی جگہہ مین ستنا رہ
تہا تو زیادہ پیارا میرا اپنی چلنے والون سے میری پیٹہ پر جب تو میرے اختیار مین آیا
آج کے دن اور رجوع کیا میری طرف سواب دیکہیگا تو سلوک میرا تیرے ساتہہ
فرمایا پہر کشادہ کیجاتی ہی اوس کے واسطے اوس کی نگاہ کی درازی تک اور
کہولا جاتا ہی اوس کے لئے ایک دروازہ جنت کا اور جب قبر مین رکہا جاتا ہی
بندہ بدکار یا کافر توکہتی ہی اوسکو قبر نہ اچہی طرح آیا تو اپنی جگہہ مین ستنا رہ البتہ تہا
تو سب سے زیادہ دشمن میرا میری پیٹہ پر چلنے والون سے سو جب کہ آیا تو قابو مین
آج کے دن اور پہر آیا تو میری طرف تو اب دیکہیگا تو بدی کو میری تیرے ساتہہ
پہر ملجاتی ہی اوسپر یہانتک کہ اودہر کی اودہر ہو جاتی ہین پسلیان اوسکی کہا ابو سعید نے
اور اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونگلیون سے اپنی پہر داخل
کیا بعض کو اونکے اندر بعض کے فرمایا متعین کئے جاتے ہین ستر اژدہے کہ اگر
کوئی اژدہا اونمین سے پہنکار مارے زمین مین تو نہ اوگا دے زمین سبزہ
جب تک کہ قایم رہے دنیا پس کاٹتے ہین اوسکو اور ڈستے ہین اوس کو
قیامت تک کہا ابو سعید نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
بس قبر ایک مرغزار ہی مرغزارون سے بہشت کے یا ایک گڑہا ہی گڑہون سے دوزخ کے
اور فرمایا کہ حکم کیا مجہے میرے رب نے ساتہہ خصلت کا ڈرنا اللہ سے پوشیدہ اور
ظاہر مین اور بات انصاف کی کہنا غصے اور خوشی کی حالت مین اور میانہ روی

محتاجی اور تونگری مین اور یہہ کہ ملون مین اوس سے جو الگ ہو جاوے مجھہ سے اور دون ایسے کو جو نہ دیوے مجھے اور درگذر کرون اوس سے جو ظلم کرے مجھہ پر اور ہو خاموشی میری فکر اور ہو بات کہنا میرا ذکر اور ہو نظر میری عبرت اور حکم کیا کہ بتلاؤن بہلی بات اور منع کرون بری باتون سے اور فرمایا کہ نہین ہی کوئی بندہ ایمان دار کہ نکلے اوسکی دونون آنکھون سے آنسو اگرچہ برابر سر مکھی کے ہو اللہ کے ڈر سے پھر پہنچے تھوڑا سا چہرے مین اوسکے مگر حرام کرتا ہی خدا اوسپر آگ

باب گیارہوان

بیان مین علامات آخری زمانے کے اور بیان مین احوال قیامت کے اور حوض کوثر کے اور شفاعت کے اور جنت کے اور دیدار الٰہی کے اور بیان مین دوزخ کے

اور بیچ اوسکے چہہ فصلین ہین

فصل پہلی بیان مین علامات آخری زمانے کے۔ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ قتل کرو تم اپنے امام کو اور چلاؤ آپس مین تلوار اپنی اور وارث ہو تمہاری دنیا کا بدکار تم مین سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ قایم ہوگی قیامت جب تک کہ نہ دیکھو تم دس نشانیان نکلے گا دجال اور ظاہر ہوگا دھوان اور پھٹے گا پہاڑ صفا کا اور نکلیگا اوس مین سے ایک جانور تو وہ باتین کریگا لوگون سے اور کہیگا قیامت نزدیک ہی اور نکلیگا سورج مغرب کی طرف سے اور اترینگے حضرت عیسیٰ

ابن مریم اور نکلینگے یاجوج اور ماجوج اور دہسینگے زمین طرف مغرب مین
اور مشرق مین اور ٹاپو عرب مین اور نکلے گی آگ جانب یمن سے ہانکیگی
لوگونکو محشر کی طرف اور فرمایا کہ نکلے گی ہوا جو ڈال دیگی لوگون کو دریا مین اور
فرمایا کہ جاتا رہیگا علم اور بہت ہوگا جہل اور بہت ہووے حرام کاری اور
شراب خواری اور بہت ہونگی عورتین اور تہوڑے مرد کہ پچاس عورتون کی خبر
ایک مرد لیویگا اور فرمایا بہت ہونگے جہوٹے سو بچو اُنسے اور جاتی رہیگی
امانت داری اور حاکم ہوگا نالایق اور کوئی نہ کہے گا اللہ اللہ اور کہولدیگی دریا
فرات کی پہاڑ سونے کا سو مرینگے او سپر ہر ایک سو آدمی سے ایک کم سو آدمی
اور اوگلے گی زمین ستون سونے اور چاندی کے سو کہینگے لوگ افسوس
ہم قتل کرتے ناحق اور قطع رحم کرے اور چوری کرتے اسکی محبت مین اب کیا
لیوین اسکو اور فرمایا کہ بات کرینگے آدمی سے درندے جانور اور پہچی اسکی
چابک کی اور تسمہ جوتی کا اور بات کریگی آدمی کی ران آدمی سے جو نیا کام کیے
گہر والے اسکے بعد جانے اسکے اور فرمایا کہ جو کوئی سنے خبر دجال کی تو چاہیے
کہ کنارہ پکڑے اوس سے سو قسم خدا کی جو مرد آویگا اوس پاس ہرچند کہ گمان
کریگا کہ آپ مومن ہی ہے پہر بہی تابع ہوگا اوس کا کہ اوسکے ساتہہ شبہہ کی چیزین
بہت ہونگی اور فرمایا آخری زمانے مین پہلے قیامت سے نکلیگی آگ حجاز کی
زمین سے روشن کریگی بصرے تک اور فرمایا کہ جلد کرو نیکی پیشتر دیکہنے سے

علامات آخری زمانیکے اور فرمایا کہ دجال نکلے گا اور ساتھ اوس کے پانی اور
اگ ہوگی سو جو پانی دیکھے گا سو وہ آگ ہوگی جلانیوالی اور جو آگ دیکھیگی سو وہ پانی
ہوگا ٹھنڈا میٹھا سو جو شخص کہ دیکھے اگ سو چاہیئے کہ گر پڑے اوسمین کہ وہ پانی
ہی اور فرمایا پہلے نکلنے سے دجال کے ایک برس تہائی بارش اور غلہ کم ہوگا
دوسرے سال دو تہائی تیسرے سال بالکل بارش و غلہ نہوگا سب جانور ہلاک
ہوسنگے تب ظاہر ہوگا دجال اور آویگا پاس گنوار لوگون کے اور کہیگا کہ بھلا
اگر تمہارے مرے ہوئے اوٹھاؤنکو اور باپ اور بھائیون کو اور اقربا کو جلاؤن
تو کیا نہین جانو گے کہ مین ہون رب تمہارا تب وہ کہین گے کہ البتہ جانینگے
تب تصویر بنا کر دکھاویگا شیطان مانند اون کے اونٹون کے اور باپون کے
اور بھائیون کے اور اقربا کے جیسے کہ صورت اونکی تھی ویسے ہی اور فرمایا کہ
نہ آویگی قیامت مگر برے لوگون پر اور فرمایا نہ آخر ہوگی دنیا یہانتک کہ مالک
عرب کا ایک مرد میرے گھر والون سے برابر ہو نام اوسکا میرے نام سے
اور فرمایا کہ مہدی میری اولاد سے ہی کشادہ پیشانی اونچی ناک والا بھر دیگا
زمین کو انصاف سے اور عدل سے جیسا کہ بھرگئی تھی ظلم اور ستم سے مالک
ہوگا سات برس کہ راضی رہین گے مہدی سے رہنے والے زمین کے اور
آسمان کے اور پانی بہت برسے گا زمین بہت سبز اور آباد ہوگی رہیگا زمین پر
سات برس اور حدیثون مین مذکور ہی کہ جب کہ نشانیان آخری زمانے کی

ظاہر ہونگی اور دجّال تمام دنیا مین فتنہ اوٹھاویگا اور حق تعالی کے حکم سے حضرت امام مہدی اور حضرت عیسیٰ ابن مریم دنیا مین آوینگے اور حضرت عیسی دجّال کو قتل کرینگے پہر سد سکندر توٹ جاویگی تب یاجوج ماجوج آوینگے اور تمام مزرعات اور جانور اور آدمیونکو کہاوینگے اور ہلاک کرینگے اور طبرستان کے دریا کا پانی پیجاوینگے اور کہینگے کہ قتل کرچکے ہم زمین والون کو اب قتل کرینگے ہم آسمان والونکو پہر تیر چلاوینگے آسمان کی طرف اور پلٹ کر آوینگے تیر اونکے آسمان سے خون آلودہ ہوکر تب خوش ہوینگے اور گہیر لیوینگے حضرت عیسیٰ کو اور تنگ کرینگے آپ کو پہر دعا کرینگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تب پیدا ہوگا اون کی گردنونمین ایک کیڑا اور مرجاوینگے سب ایکبار ایک رات مین تب برسیگا آسمان سے پانی اور آباد ہوگی دنیا اور بہت ہوگا غلہ اور میوے اور جانور اور دودہ وغیرہ اور آرام سے رہیگی خلایق پہر بہیجیگا خدا ایک پاک ہوا خوش بو کو کہ اوسکی خوشبو سے تمام مومن مسلمانون کی روح قبض ہوجاویگی پہر نہ رہیگا کوئی مومن مسلمان اور باقی رہجاوینگے برے لوگ ظالم مانند گدہون کے نہ لیویگا کوئی نام اللہ کا پہر شیطان آویگا اور لگاویگا اون کو بت پرستی پر اور ظلم پر اوسوقت پہونکا جاویگا صور اور ہلاک ہوگی تمام خلایق اور فنا ہوجاویگی تمام دنیا اور نہ رہے گا کوئی باقی مگر جسکو حق تعالی باقی رکہے

فصل دوسری بیان مین احوال قیامت کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہ بعد فنا ہونے تمام دنیا کے اور ہلاک ہونے تمام خلایق کے باقی نہ رہیگا
کوئی مخلوقات سے پھر اوتاریگا اللہ تعالی ایک مینہہ مانند شبنم کے پھر زندہ
کریگا اوس مینہہ سے جسد لوگون کا پھر پھونکا جاوے گا دوسری مرتبہ صور قیامت
کا پھر اوس وقت کھڑے ہونگے سب لوگ دیکھتے ہوے تب کہا جاویگا اونکو
کہ اے لوگو چلے آؤ اپنے رب پاس اور حکم ہوگا کہ ٹھہرا رکھو انکو کہ ان سے پوچھنا
ہے پھر حکم ہوگا کہ نکالو دوزخ کی جماعت کو تب پوچھین گے کتنے اور کس قدر
حکم ہوگا کہ ہزار سے نوسو ننانوے کو سو وہ روز ہے کہ بوڑھا کرے لڑکون کو اور
فرمایا کہ نہین ہے تم سے کوئی مگر کلام کریگا اوس سے خدا اس طرح پر کہ نہوگا
درمیان اوس کے اور حق تعالی کے کوئی دوبہاسے اور نہ پردہ کہ روکے
اوسکو خدا سے پھر نظر کریگا بندہ داہنی طرف تو نہ دیکھے گا مگر جو آگے
کرچکا اپنا عمل اور نظر کریگا اپنے بائین کو تو نہ دیکھے گا مگر جو آگے کرچکا اور نظر
کریگا اپنے آگے تو نہ دیکھے گا مگر دوزخ سامنے منہہ کے۔ سو بچتے رہو اے لوگو
دوزخ سے اگرچہ آدہی کہجور دیکر ہو اور روایت ہے کہ آیا ایک عالم یہودیونکا
اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقرر خدا روکے گا آسمانونکو قیامت کے دن
ایک اونگلی پر اور روکیگا زمینون کو دوسری اونگلی پر اور پہاڑون کو اور درختونکو
ایک اونگلی پر اور پانی کو اور نرم مٹی کو ایک اونگلی پر اور باقی مخلوقات کو ایک
اونگلی پر پھر ہلا دیگا اونکو اور فرما دیگا مین ہون بادشاہ مین ہون لہ پھر ہنسے

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور تصدیق فرمایا اوس کی بات کو اور فرمایا کیونکر
خوشی کروں کہ صور والا منہہ مین صور لئے ہوئے سر جہکائے ہوئے کان اوپر پیشانی
کو منتظر حکم صور پہونکنے کا ہے تب عرض کیا صحابہ نے کہ ہمکو کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا
کہ تم بولو بس ہے ہمکو اللہ اور کیا خوب کارساز ہے اور فرمایا کہ کہولیگا رب ہمارا پنڈلی
اپنی سو سجدہ کریگا اوس کو ہر مرد ایمان دار اور عورت ایمان والی اور باقی رہجاویگا
جو سجدہ کرتا تہا دنیا مین دکہلانے اور سنانے کو سو چاہے گا کہ سجدہ کرے سو
ہو جاویگی پیٹھہ اوسکی ایک ہی طبق یعنی سجدہ نکر سکے گا اور فرمایا جو شخص کہ مرتا ہے
سو پشیمان ہوتا ہے کہ اگر تہا وہ نیک کار تو نادم ہوتا ہے کہ زیادہ کیون نہ کیا اور
اگر تہا وہ بدکار تو نادم ہوتا ہے کہ کیون نہ روکا نفس کو بدی سے اور روایت ہے
ابوذرؓ سے کہ پوچہا مین نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کیا
دُہرا کر بناویگا خدا خلق کو اور کیا نشانی ہے اوسکے بنانے کی فرمایا کہ کیا نہین
گذرا تو میدان مین اپنی قوم کی خشک سالی مین ف یعنی جس وقت کہ کچہہ نشان
سبزی کا نہوا اور زمین خشک خالی رہی ہو پہر گذرے تو اوسمین ف یعنی بعد
پانی برسنے کے پہر ملتی ہے سبزی کہا مین نے ہان یا رسول اللہ فرمایا سو یہی
ہے نشانی ہے اللہ کی زندہ کرنیمین زمین کے او اسی طرح سے جلاویگا اللہ مُردونکو
اور فرمایا کہ دن قیامت کے فرماویگا اللہ اے آدم نکال حصہ دوزخ کا کہیگا کس قدر
تو فرماویگا ہر ایک ہزار سے نوسو ننانوے ف یعنی ہر ہزار آدمی سے ایک کم

ہزار آدمی دوزخی اور ایک بہشتی سو اوسوقت بوڑہا ہو جاویگا لڑکا اور ڈالدیگی
پیٹ والی اپنا پیٹ اور دیکہیگا تو لوگونپر نشا اور وہ ان پر نشا نہین ہی پر آفت
اللہ کی سخت ہی تب عرض کیا صحابہ نے ہم مین سے ایسا بہشتی کون ایک ہوگا فرمایا
تم خوش ہو کہ تم مین سے ایک مرد اور یاجوج ماجوج سے ہزار مرد یعنی دوزخ
کے بہرنیکے واسطے یاجوج ماجوج کم نہین ہی۔ پہر فرمایا قسم اوسکی جسکے
قابو مین میری جان ہی امید رکہتا ہون کہ ہو تم چوتہائی بہشتیون کے تب اللہ اکبر
کہا صحابہ نے پہر فرمایا کہ امید رکہتا ہون کہ ہو تم تہائی بہشتیون کے پہر اللہ اکبر کہا
صحابہ نے پہر فرمایا کہ امید رکہتا ہون کہ ہو تم آدہے اہل بہشت کے پہر اللہ اکبر
کہا صحابہ نے پہر فرمایا کہ نہین ہو تم لوگون مین مگر جیسے بال سیاہ کہال مین سفید
بیل کے یا جیسے بال سفید کہال مین سیاہ بیل کے یعنی بنسبت اگلی امتونکے
تم بہت کم ہو اور روایت ہی کہ عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بہلا دیکہین گے ہم قیامت کے دن رب کو اپنے فرمایا کیا تمکو شک پڑتا ہی
آفتاب اور ماہتاب کے دیکہنے مین دوپہر کو اور چودہوین رات کو کہا صحابہ نے
نہین فرمایا قسم خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی کہ نہوگا تمکو دیدار مین اپنے
رب کے کوئی شبہہ جیسے دیکہنے مین آفتاب و ماہ کے نہین ہوتا شبہہ پہر خطاب
کریگا بندے سے سو کہیگا اے فلانے کیا نہین کیا مین نے تجہکو افضل مخلوقات سے
اور نہ بنایا تجہکو سردار اور نہ دیا جوڑا اور باغ اور تابع نکیا تیرے گہوڑون اور

اونٹونکو اور نہ کیا تجھکو قوم کا سردار اور چوتہائی لینے والا تب کہیگا سچ ہی تب فرماویگا
بہلا تجھکو معلوم تہا کہ تو مجہسے ملیگا تو کہیگا کہ نہین سو فرماویگا مقرر اب ہم بہی تجھکو
بہولتے ہین جیسا بہولا تو ہمکو پہر خطاب کریگا دوسرے کو ایسا ہی پہر خطاب کریگا
تیسرے کو تو کہیگا بندہ ای رب تجہہ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر اور پیغمبرون پر
اور مین سنے نماز پڑہی اور روزہ رکہا اور زکوۃ دی اور نسبت کریگا نیک عملونکو
اپنی طرف تب فرماوے گا اللہ یہین اب تیرا جہوٹ ظاہر ہوتا ہی اب ہم گواہ تجہپر
کہڑا کرتے ہین تب سوچیگا بندہ کہ کون گواہی دیگا مجہہ پر پہر مہر کیجاویگی منہہ پر
اوسکے اور حکم ہوگا اوسکی ران سے کہ تو بول اور بولیگی ران اوسکی اور گوشت
اوس کا اور ہڈیان اوسکی اور یہہ گواہی اسواسطے کہ عذر اوسکا باقی نہ رہے
اوسکی ذات کی گواہی سے اور یہہ شخص منافق ہوگا اور یہہ شخص بندہ ہی کہ غضب
کریگا خدا اوسپر اور فرمایا کہ وعدہ کیا میرے رب نے کہ داخل کرے بہشت
مین میری امت سے ستر ہزار کہ نہین ہی حساب اوپر اور نہ عذاب اور ساتہہ
ہر ایک ہزار کے ستر ہزار ہین اور روایت ہی کہ آیا ایک شخص روبرو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہا کہ پاس میرے غلام ہین سب جہوٹ بولا
کرتے ہین اور خیانت اور نافرمانی کرتے ہین سو مین اونکو گالی دیا کرتا ہون
اور مارتا ہون سو کیا حال ہوگا میرا اونکے سبب سے تب فرمایا رسول اللہ صلعم نے
جب ہوگا دن قیامت کا حساب کیا جاویگا جو کچہہ خیانت اور نافرمانی

کرتے ہین اور جہوٹ بولتے ہین اور عذاب کرنا تیرا اونپہ پہر اگر ہوگا عذاب کرنا تیرا اندازے پر اونکے گناہ کے تو اوسمین تجہکو کچہہ فایدہ اور نقصان نہوگا اور اگر ہوگی کمی تیری عذاب مین اونکے گناہ سے تو وہ زیادتی بہلائی ہوگی تیرے لیے اور اگر ہوگا سزا دینا تیرا اون کو زیادہ اون کے گناہ سے تو بدلا لیا جاویگا اون کے لیئے تجہسے زیادتی کا تب کنارے ہوگیا وہ مرد اور لگا فریاد کرنے اور رونے تب فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین پڑہتا ہے تو قول کو اللہ تعالیٰ کے وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ یعنی اور رکہین گے ہم ترازوین انصاف کی قیامت کے دن پہر ظلم نہوگا کسی جی پر ایک ذرہ بہی اور اگر عمل ہوگا برابر رائی کے دانے کے وہ ہم لیکے آوینگے اور ہم بس ہین حساب کرنے کو۔ تب کہا اوس مرد نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین پاتا ہون مین اپنے لیے اور اون کے لیے کوئی چیز بہتر جدائی سے اونکی گواہ رہیے آپ کہ بیشک سب کے سب دیے آزاد کر مین

فصل تیسری

بیان مین حوض کوثر کے اور شفاعت کے۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس وقت مین کہ مین سیر کرتا تہا جنت کی یکایک جا پڑا مین ایک نہر کے پاس کہ دونو کنارون پر اوسکے خیمے ہین موتیون کے کہا مین نے یہہ کیا ہے اے جبرئیل کہا یہہ حوض کوثر ہے کہ دیا تجہکو تیرے رب نے اور

یکایک دیکہتا ہون مین کہ کیچڑ اوس کا مشک خالص ہی اور فرمایا کہ حوض میرا مہینے
کی راہ کا ہی اور کنارے اوسکے برابر ہین اور پانی اوس کا زیادہ سفید ہی دودہ سے
اور بو اوسکی مشک سے زیادہ خوش بودار ہی اور کٹورے اوسکے جیسے آسمان
کے تارے ہین جو شخص پانی پیئے اوس سے پہر پیاسا نہوگا کبہی اور فرمایا کہ
پانی میری حوض کا زیادہ میٹہا ہی شہد سے اور زیادہ سفید ہی دودہ سے اور برتن
اوسکے زیادہ ہین تارون کی گنتی سے اور مین روکونگا لوگون کو اوس سے
جیسے کوئی روکتا ہی غیر کے اونٹون کو اپنے حوض سے عرض کیا یا رسول اللہ
کیا پہچانین گے آپ ہمکو فرمایا ہان تمہاری ایک علامت ہوگی کہ نہوگی کسی ایک
کی امتون سے۔ آوگے میرے پاس سفید ہاتہہ پانون ہو کر اثر سے وضو کے
اور فرمایا بہیجیگا حق تعالی امانت کو اور قرابت کو پہر کہڑی ہونگی دو نو کنارے پر
صراط کے داہنے اور بائین ف یعنی جو کوئی امانت داری کیا اور اقربا سے احسان
کیا سو اوس کو امانت اور قرابت بچاوین گی کہ دوزخ مین نہ گرے۔ اور روایت
ہی کہ کہا لوگون نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا دیکہین گے ہم اپنے
رب کو قیامت کے دن فرمایا ہان البتہ دیکہوگے کیا تم کو شک پڑتا ہی سورج
کے دیکہنے مین دوپہر کو کہلا ہوا نہ ہو سا تہہ اوس کے بدلی اور کیا تم کو شک
پڑتا ہی چاند کے دیکہنے مین چودہوین رات کے کہلا ہوا نہ ہو اوس مین بدلی
کہا صحابہ نے نہین یا رسول اللہ فرمایا نہ تردد ہوگا تم کو دیکہنے مین خدا کے مگر جیسا کہ

تردد کرتے ہو دیکھنے مین ان دونون کے جب کہ ہوگا دن قیامت کا آواز دیگا
آواز دینے والا چاہیئے کہ ساتھہ ہووین ہر ایک گروہ اپنے معبود کے ف یعنی
ہر گروہ اپنے معبود کے ساتہہ دوزخ مین جاوین سو نہ باقی رہیگا کوئی ایک
کہ پوجتا تہا غیر کو خدا کے بتون سے اور تہانون گرینگے دوزخ مین یہانتک کہ جب
باقی نہ رہیگا کوئی مگر جس نے عبادت کی تہی اللہ کو نیک کار اور بدکار سے
تب ظاہر ہوگا اونپر رب سارے جہان کا فرماویگا کس چیز کی انتظاری کرتے ہو
ساتہہ دیتا ہی ہر گروہ اپنے معبود کا ف یعنی تم اپنے بتون کے ساتہہ کیون نہین
جاتے ہو۔ تب کہین گے اے رب ہمارے چہوڑا ہمنے اون لوگون کو دنیا مین
جب کہ تہے ہم محتاج اون کی صحبت نہ کی ہم نے اون سے ف یعنی ہم بتون کو
نہین پوجتے تب فرماویگا کیا ہی کوئی نشانی جس سے پہچانوگے تم اوسے تب
کہین گے ہان البتہ تب کہولی جاویگی پنڈلی تب باقی نہ رہیگا جو کوئی کہ سجدہ
کیا تہا خدا کو مگر حکم دیگا خدا اوس کو سجدے کا اور نہ باقی رہے گا کوئی جو سجدہ
کیا تہا واسطے دکہانے کے مگر کر دیگا خدا اوس کی پیٹ کو ایک ہی طبقہ جب کہ
چاہے گا سجدہ کرنا تو گر پڑیگا اپنے پیچہے کی طرف پہر رکہا جاویگا پل صراط
دوزخ پر اور واقع ہوگی شفاعت ف یعنی ایک دوسرے کے واسطے شفاعت
کرین گے اور کہین گے کہ الہی پناہ دے سوگذر جاوین گے ایمان دار جیسے
پلک مارنا آنکہہ کا اور جیسے بجلی اور جیسے چڑیا اور جیسے تیز رو گہوڑا اور اونٹ

سو نجات پانیوالا سلامتی کے ساتھہ ہی اور مجروح ہو خلاص پایا ہوا اور ہانکا ہوکر
آگ مین دوزخ کی یہانتک کہ جب خلاص پاوین ایمان والے آگ سے قسم ہی
خدا کی شفاعت کرینگے واسطے اپنے بہائیون کے جو دوزخ مین ہین اور کہین گے اے
رب ہمارے وہ تہے نماز پڑہتے ساتھہ ہمارے اور روزہ رکہتے اور حج
کرتے تب کہا جاویگا اونکو نکالو تم جسکو پہچانتے ہو تب نکالین گے خلقت
بہتیری کو پہر کہین گے اے رب باقی نہ رہا کوئی انمین سے کہ حکم کیا تو نے ہمکو
جسکے لئے پہر فرماویگا کہ جاوا ور نکالو جسکے دلمین پاؤ تم برابر ایک دینار کے
نیکی پہر نکالین گے خلقت بہتیری کو پہر فرماویگا جاؤ تم اور نکالو جسکے دل مین
برابر آدہے دینار کے نیکی ہو سو نکالین گے خلقت بہتیری پہر فرماویگا کہ جاؤ
تم اور نکالو جسکے دل مین برابر ایک ذرے کے نیکی ہو سو نکالین گے خلقت بہت کو
تب کہین گے ایمان دار اے رب ہمارے نچہوڑے ہم اسمین کسی نیکی والے کو
تب فرماویگا حق تعالی کہ شفاعت کی فرشتون نے اور نبیون نے اور ایمانداروں
نے اور نہ باقی رہا مگر رحم والا رحم والون سے پہر لیگا اللہ تعالی ایک مٹھی
آگ سے سو نکالیگا اوس سے ایک قوم کو جو نہ کی کوئی نیکی کبہی ہو گئے ہین
جیسے کوئلے پہر ڈالیگا اونکو نہر مین آب حیات کی سو نکلین گے جیسے
موتی تب کہین گے بہشتی یہ لوگ آزاد کئے ہوے رحمان کے ہین کہ داخل کیا
اونکو بہشت مین بغیر نیک عمل کے تب کہا جاویگا انکو تمہارے لئے ہو

جو دیکھا تمنے اور اتنا ہی اسکے ساتھہ اور روایت ہی کہ پوچھے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ حق تعالی نے جو آپ کو مقام محمود پر کھڑا کریگا وعدہ فرمایا ہی سو وہ مقام کیا ہی تب فرمایا کہ مقام محمود اوس دن ہوگا جسدن اوتریگا حقتعالی اپنی کرسی پر اور آواز کریگی کرسی اور چوڑائی اوسکی جیسے چوڑائی آسمان و زمین کے درمیان ہی اور لاتے جاوگے تم لوگ پاؤن ننگے تن برہنہ بن ختنے کے سو پہلے کپڑا پہنا ے جاوینگے ابراہیم فرماوے گا حق تعالی کپڑے پہناؤ میرے دوست کو سولائی جاوینگی دو چادر کتان کی جنت سے سفید چادرین بعد ابراہیم سکے پہنایا جاونگا مین پھر کھڑا رہونگا مین داہنی طرف اللہ کے ایک مقام مین کہ رشک کرینگے اگلے اور پچھلے

فصل چوتھی بیان مین خوبیان جنت کے۔ فرمایا حقتعالی نے فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون یعنی مین ایسی نعمتین رکھا ہون نیکون کے لئے کہ کوئی نہین جانتا ہی یعنی کسیکے وہم و خیال مین بھی نہین گذری ہین انکی نیکیون کے بدلے کی نعمتین اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جنت مین ایک کوڑا رکھنے کی جاے بہتر ہی تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا مین ہی اور فرمایا کہ جنت مین ہر ایک مسلمان کے لئے ایک خیمہ ہی ایک ہی موتی کا کہ طول اوس کی سات میل کی ہی اوسکے ہر ایک کونے مین لوگ ہین جو دوسرے کونے والون کو نہین دیکھتے اور دو باغ ہین

کہ انکے باسن اور اسباب روپے کے ہین اور دو باغ ہین کہ انکے باسن اور اسباب
سونے کے ہین اور درمیان لوگون کے اور پروردگار کے دیکھنے کو کچھہ پردہ
نہ رہیگا مگر چادر بزرگی کی جو اوسکی ذات پر ہی جنت عدن مین اور فرمایا کہ جنت
مین سو درجے ہین کہ مسافت درمیان ہر دو درجون کی مانند مسافت درمیان
آسمان وزمین کے ہی اور فردوس ان سے بلند زیادہ ہی درجے مین اس سے
نہرین نکلی ہین اوسکے اوپر عرش ہی پہر تم جب مانگو اللہ سے تو فردوس کو مانگو
اور فرمایا کہ ایک بازار مین جنت کے ہر جمعہ کو بہشتی آتے ہین تو اونکے رخسار
اور کپڑے پر ہوا سے مشک جمتا ہی اور حسن وجمال انکا بہت زیادہ ہو جاتا ہی
پہلے سے اور فرمایا کہ پہلی جماعت اہل جنت کی مانند چاند چودھوین رات کے ہوگی
اور بعضے مانند بڑے چمکتے ہوے ستارون کے ہونگے نہ خلاف ہوگا درمیان
اون کے اور ہر ایک مرد کو دو حورین ہونگی کہ دیکھہ پڑیگا مغز اون کی پنڈلیون کا
لطافت اور نازکی کے سبب سے تسبیح کرین گی اللہ کی نہ اونکو بیماری ہوگی
نہ پیشاب پانیچا نہ تہوکنا نہ ناک چہڑکنا ہوگا باسن سونے روپے کے
بخور اونکا اگر ہوگا پسینہ انکا مشک سا اور سب مرد کا قد ساٹھہ گز کا طول
ہوگا جیسا حضرت آدمؑ کا قد مبارک ہی اور پکاریگا پکارنیوالا ای بہشتیو تمکو ہمیشہ بہشتی
اور حیات اور جوانی اور راحت ہمیشہ رہیگی کبہی بیماری اور موت اور بوڑہا پا اور
محنت نہ دیکھوگے اور فرمایا کہ اہل جنت دیکھین گے بالاخانون کو مانند ستارے

مرتبے والون کے جنت مین جیسے چمکتے ہوئے تارے پوچھا کسی نے انحضرتؐ سے کہ
کیا وہ مقام انبیا کے ہین فرمایا ہان اور پہونچین گے وہان جو دل کی سچی
پہچان سے ایمان لاے اللہ پر اور سچا جانا رسولون کو اور فرمایا ہونگے
جنت مین جنکے دل پرندون کے سے ہین یعنی خوف خدا اور توکل کے ساتھ
ہین اور فرمایا کمتر بہشتی وہ ہی جو کہیگا حق تعالی اوسکو جو کچھ چاہتا ہی سو چاہ تب
وہ تمام آرزوان اپنی چاہے گا پہر فرماویگا کیا چاہ چکا تو پہر عرض کریگا کہ ہان
چاہ چکا تب فرماویگا حق تعالی کہ ملا تجھکو جتنا چاہا تو نے اور اتنا اور بہی ساتھ
اسکے اور فرمایا کہ حق تعالی فرماویگا ای بہشتیو کیا تم راضی ہوے مجھ سے تب
کہین گے بہشتی کہ یا رب کیا ہوا ہمکو کہ راضی نہون دین تو نے ایسی نعمتین ہمکو
کہ نہین دین کسی کو تب فرماویگا حق تعالی کیا نہ دون مین تمکو اس سے بہتر نعمت کہ
عرض کرین گے وہ کیا ہی فرماویگا اتاری مین نے تمپر اپنی رضامندی سو
غصے نہونگا بعد اسکے تمپر کبہی - اور فرمایا کہ دیوین گے مسلمان کو جنت مین قوت
جماع کی برابر سو مرد کے اور فرمایا کہ اگر ظاہر ہو جنت کی چیزون سے اتنی چیز
جو اوٹھا تا ہی ناخون تو زینت پاوے جو کچھ کہ کنارون مین آسمان و زمین کے
ہی اگر کسی مرد کے ہاتھ کے کنگن ظاہر ہوں تو روشنی اوس کی بے نور کر دیوے
آفتاب کی روشنی کو جیسا کہ آفتاب ستارون کو بے نور کر دیتا ہی اور فرمایا کہ
داخل ہونگے جنت مین نوجوان بے ریش و بروت سرمے دار آنکہون والے

تیس برس کی عمر یا تینتیس برس کے ہوکر اور فرمایا کہ جنت مین ایک بازار ہے کہ
اوس مین خرید و فروخت نہین ہے لیکن خوبصورت عورتون کی اور مردون کی
تصویرین ہونگی پھر جب پسند کرے جنتی کسی صورت کو تو پہلے جاویگا اوسمین یعنی
اوسی وقت اوسکو ملے گی اور فرمایا کہ ادنی جنت والے کو اسّی ہزار خادم ہین
اور بہتر عورتین اور ڈیرے موتی کے اور یاقوت کے اور زمرد کے بہت
بڑے بڑے کوسون تک کے اور عمر تیس برس کی اور سر و پر تاج کہ کمتر موتی
مشرق و مغرب کو روشن کرے اور فرمایا کہ جنت مین ستر تکیون سے تکیہ لگاویگا
جنتی اور ایک حور آوے گی کہ اوسکے رخسار و مین اپنا چہرہ دیکھ لیگا ایسا صاف
چہرہ اوس حور کا ہوگا اور کمتر موتی اوس حور کا روشن کریگا بین مشرق اور
مغرب کو پھر سلام کریگی پوچھیگا تو کون ہے کہے گی کہ مین مزید سے ہون و اوسپر
ستر کپڑے ہونگے تو گذر جاویگی نگاہ اوسمین سے یہان تک دیکھ لیگا مغز اوسکی
پنڈلیون کا اوسکی نازکی اور لطافت بدن کے سبب سے اور اوسپر تاج ہین کہ کمتر
موتی اوسمین کا روشن کریگا درمیان مشرق و مغرب کے اور فرمایا کہ جنت مین
ایک دریا دودھ کی اور ایک شہد کی اور ایک شراب کی اور ایک پانی کی ہے اور
پوچھا لوگون نے انحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ کوثر کیا ہے فرمایا نہر ہے
کہ پانی اوسکا دودھ سے سفید زیادہ اور شہد سے شیرین زیادہ ہے اور پوچھا
ایک گنوار نے کہ کیا جنت مین گھوڑے بھی ہین فرمایا کہ اگر داخل ہوگا تو جنت

مین تو دیا جاویگا گہوڑا یاقوت کا کہ اوس کو دو پر ہونگے سو سوار ہوگا تو اوسپر
پہر اوڑے گا تجہکو لیکر جہان کہ چاہے تو۔ اور فرمایا کہ جنت والے موافق اپنے
اعمالون کے درجے پاوینگے اور ہر جمعے کے دن مقدار زیارت کرینگے
اپنے رب کی اور ظاہر ہوگا اونہوںپر پروردگار اونکا اور ہونگے اون کے واسطے
ممبر نور کے اور ممبر موتی کے اور ممبر یاقوت کے اور زمرد کے اور سونیکے
اور روپے کے بیٹہینگے اوسپر اور بیٹہینگے اونمین کم درجے والے
مشک اور کافور کے ٹیلے پر اور کوئی کسی کو کم مرتبہ نجانیگا کہا راوی نے
کہ عرض کیا مین نے یا رسول اللہ کیا ہم دیکہینگے اپنے رب کو فرمایا ہان کیا
تم آفتاب اور چودہوین رات کے چاند دیکہنے مین شک رکہتے ہو عرض کیا
مین نے نہین فرمایا ایسا ہی شک نہ رکہو اپنے رب کے دیکہنے مین فرمایا
اور نہ باقی رہیگا اس مجلس مین کوئی مرد مگر کلام کریگا اوس سے حق تعالے
بیواسطہ پہر ڈہانک لیگا اون کو ایک ابر اور برساویگا اونپر خوشبو جو نہ پاوینگے
مانند اوس کے کبہو اور فرمائیگا حق تعالی لو جو مین تیار کیا ہون تمہارے واسطے
جو چاہو سو پہر آوینگے ایک بازار مین کہ ایسی چیزین ہین جو نہین دیکہین کسی
آنکہہ نے اور نہین سنا کوئی کان اور نہین گذری کسی کے دل پر پہر دیا جاویگا
جو کچہہ کہ چاہینگے پہر ملینگے آپس مین اور استقبال کریگا بڑے مرتبے
والا کم مرتبے والے سے اگرچہ کوئی انمین کمینہ نہین پہر بہانا پسند آویگا اوسکو

لباس اوسکا پہر جسے دیکھیگا لباس اوسکا بہتر اپنے لباس سے پہر آوینگے مکان کو اپنے تو کہین گی بی بیان اونکی خوش حال تمہارا کہ زیادہ ہوا ہی حسن تمہارا پہلے سے تب کہین گے کہ ہان سزاوار ہو زیادہ ہونا حسن ہمارا کہ تہے آج کے دن ہمنشین اپنے رب سے - یہہ تہوڑی احادیث مشکوۃ شریف کے ترجمے سے لکہی گئین لاکن وصف درخت طوبی کا اور راگ اوسکے کا اور طعام لذید کا اور کباب پرندون کے گوشت کا اور میوون کا بہت طول ہی کتابون مین حدیث کی اور تفسیر کی موجود ہی

فصل پانچوین بیان مین دیدار الٰہی کے - روایت ہی جریر ابن عبداللہ سے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم دیکہوگے اپنے رب کو آشکارا جیسے کہ دیکہتے ہو اس چاند کو نہ ضرر کئے جاوگے دیکہنے مین اوسکے پہر اگر ہو سکے تو مغلوب نہو اوس نماز پر جو آفتاب نکلنے کے پہلے اور جو آفتاب غروب ہونیکے پہلے ہی تو کرو پہر پڑہی آپ نے یہہ آیت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا یعنی پاکی کے ساتہہ اور سراہنے کے ساتہہ یاد کر اپنے رب کو پہلے نکلنے آفتاب کے اور غروب ہونے اوسکے اور روایت صہیب رض سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب داخل ہونگے جنتی جنت مین تو فرماویگا اللہ تعالی کیا چاہتے ہو کسی نعمت کو زیادہ کرون مین تمکو کہین گے کیا پر نور نکئے تو نے چہرے ہمارے کیا داخل نہ کیا

ہمکو بہشت مین کیا نجات نہ دیا ہمکو دوزخ سے فرمایا حضرت نے پھر اوٹھایا
جاویگا پردہ تو دیکھین گے ذات خدا کی طرف سو نہین ملی اون کو کوئی چیز
جو پیاری ہو اون پاس دیکھنے سے رب اپنے کو پھر تلاوت فرمائی آنحضرت نے
لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَ زِیَادَةٌ ف یعنی واسطے نیکی کرنیوالون کے
نیک بدلا ہی اور زیادہ ہی۔ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ فرمایا آنحضرت نے
کہ تم مین کم مرتبے والا جنتی وہ ہی جو دیکھیگا اپنے باغون کو اور عورتون کو اور
مال و متاع اور خادمون اور تختون کو مسافت سے ہزار برس کی راہ کی
اور بڑے مرتبے والا وہ ہی کہ دیکھیگا اپنے خدا کی طرف صبح اور شام پھر پڑھی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی
رَبِّهَا نَاظِرَةٌ یعنی چہرے اوس دن تر و تازہ ہونگے دیکھین گے اپنے رب
کی طرف اور روایت ہی ابوذر سے کہا کہ پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کیا دیکھا آپ نے اپنے پروردگار کو فرمایا ایک نور ہی
ف یعنی حجاب اوس کا نور ہی کس طرح دیکھون مین اوسکو اور روایت ہی ابن عباس
رض سے کہا کہ دیکھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا تعالی کو اپنے
دل کی آنکھ سے دو بار روایت کیا مسلم نے اور روایت کیا ترمذی نے کہ کہا
ابن عباس رض نے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا اپنے رب کو کہا عکرمہ نے
کہ مین نے کہا ابن عباس رض سے کہ کیا اللہ نے نہین فرمایا ہی کہ لَا تُدْرِکُهُ

اَلۡاَبۡصَارُ وَهُوَ يُدۡرِكُ الۡاَبۡصَارَ یعنی نہین پاتین اوسکو انکہین اور وہ پاتا ہی
انکہون کو کہا ابن عباس رض نے خرابی تیری وہ پاتا ابصار کا اوس وقت ہی کہ
ظاہر ہووے خدا ساتہہ نور اپنے کے جو نور خاص اوس کی ذات کا ہی تب
اوس وقت مین کوئی اوسکو دیکہہ نہین سکیگا اور دیکہا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے اپنے رب کو دو بار ایکبار سدرۃ المنتہی کے پاس دوسری بار عرش
کے اوپر اور روایت ہی مسروق سے کہا کہ گیا مین خدمت مین حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہ کے اور کہا مین نے کیا دیکہا حضرت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
اپنے رب کو تب فرمایا اونہون نے کہ تو ایسی بات کہا کہ میرے بدن پر
بال کہڑے ہوئے تب پڑہی مین نے یہہ آیت وَلَقَدۡ رَاٰی مِنۡ اٰیَاتِ
رَبِّهِ الۡكُبۡرٰی یعنی تحقیق دیکہی حضرت نے بڑی نشانیون سے
اپنے رب کی پس فرمایا عائشہ رض نے نہین وہ مگر جبرئیل ہی اور جس نے خبر
دیا تجہکو کہ دیکہا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے رب کو یا چہپاتے کسی بات
کو پہونچانیکی باتون سے یا جانتے ہین وہ پانچ چیز کو جو سوائے اللہ کے
کسی کو معلوم نہین ہی سو بیشک اوسنے بڑا بہتان کیا ولیکن حضرت نے دیکہا
جبرئیل کو اوس کی صورت اصلی مین دو بار ایکبار سدرۃ المنتہی کے پاس و ایکبار
اجیاد مین۔ کہا مسروق نے کہ کہا مین نے فرمایا اللہ تعالی نے ثُمَّ دَنٰی
فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوۡسَيۡنِ اَوۡ اَدۡنٰی یعنی پہر نزدیک ہوا اور لٹک آیا

پھر رہگیا فرق دو کمان کے برابر یا اوس سے بھی نزدیک - پھر فرمایا عائیشہ رضی نے وہ جبرئیل ہین کہ آتے تھے ہمیشہ آدمی کی صورت پر اور آے اوس بار اپنی اصلی صورت پر

فصل چھٹی بیان مین عذاب دوزخ کے - فرمایا حق تعالی نے اِنَّ

الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَیْرَهَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِیْزًا حَكِیْمًا یعنی جو لوگ ہماری آیتون پر ایمان نہین لاے ڈالین گے ہم اون کو آگ مین جسجب جل جاویگا اونکا پوست تو بدلے مین اوس کے پوست تازہ بنا دین گے کہ عذاب چکھین اور بعضے بزرگون نے کہا ہی کہ ہر ایک ساعت مین سو بار پوست جلیگا اور نیا پوست سینے گا اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تمہاری اگ ایک حصہ ہی دوزخ کی اگ کے ستر حصون سے اور فرمایا کہ دوزخ والون مین بہت ہلکا عذاب والا وہ ہی جس کے پیرون مین اگ کی جوتیان ہین جن سے اوس کا دماغ اوبلتا ہی جیسے دیگچی اوبلتی ہی اور وہ جانتا ہی کہ اپنے سے زیادہ کسی پر عذاب نہین ہی حالانکہ یہہ بہت ہلکا عذاب ہی اور فرمایا کہ حق تعالی پوچھیگا بعضے ہلکے عذاب والے دوزخیون سے کہ اگر دنیا کی ساری چیز بدلے مین اس عذاب کے تم سے مانگتے تو تم کیا دیتے یا نہین تب کہین گے وہ لوگ کہ البتہ ہم دیتے تب فرماویگا حق تعالی کہ مین مانگنے تو تم سے

اتنی ذرسی بات چاہی تہی کہ تم میرے ساتہہ کسیکو شریک مت بناؤ سو تم نے نمانا اور
شریک بنایا اور فرمایا کہ ڈالی جاویگی دوزخیون پر بہوک پہر برابر ہوگا بہوک کا عذاب
دوزخ کے عذاب سے تو مانگینگے کہانا تو دیوینگے کہانا حلق مین پہنسنے والا
تو مانگینگے پانی تو دیوینگے نہایت گرم پانی لوہے کے آنکوڑون مین کہ جلاویگا
مونہون کو اور پیٹ مین جاکر ٹکڑے کردیگا جو کچہہ کہ پیٹ مین ہے پہر کہینگے
خزانچی کو دوزخ کے کہ پکارو خدا کو ہمارے لئے تو کہیگا کہ کیا نہین آتے تہے
تمہارے لئے پیغمبر تمہارے معجزون کے ساتہہ کہینگے کہ آتے تہے کہینگے
خزانے والے پس پکارلو اور نہین فایدہ پکارنے مین کافرون کے پہر کہینگے
مالک کو واسطے خلاصی کے کہیگا مالک کہ بیشک تم ہمیشہ رہنے والے ہو پہر یہہ
سوال جواب مین ہزار برس کا عرصہ گذریگا پہر کہینگے اے رب ہمارے غلبہ کیا
ہم پر بدبختی ہماری نے نکال ہمکو اس سے اگر پہر کرین ہم تو بیشک بے انصاف
ہین پہر جواب آویگا اونکو پڑے رہو اسمین اور بات مت کرو تب ناامید
ہو جاوینگے اور چلاوینگے اور آہ کرینگے اور افسوس کرینگے اور فرمایا دوزخ
مین ایک جنگل ہے جسکو ہبہب کہتے ہین رہینگے وہان سب غرور والے اور فرمایا
دوزخ مین سانپ ہین مانند موٹے اونٹون کے کہ کاٹیگا ایک اونمین کا ایسا کہ
ایذا پاویگا اوس کی چالیس برس اور بچہو ہین مانند پالان والے خچرون کے کاٹیگا ایک
اونمین کا ایسا کہ پاویگا سختی اوسکی چالیس برس اور فرمایا کہ جو روزی کہ ہمیشہ دنیا مین

بہت عیش مین تہا جب کہ ایک غوطہ دوزخ مین کہا ویگا تو پوچہین سے گے کہ تو دنیا مین کچہہ
عیش بھی دیکہا تہا کہیگا قسم خدا کی کبہی کچہہ آرام نہین دیکہا تہا اور جو شخص کہ ہمیشہ
دنیا مین محنت مین تہا جب کہ ایکبار بہشت مین جاویگا تو پوچہین سے گے اوسکو کہ
کیا دنیا مین کچہہ محنت بہی اوٹہایا تہا تو کہیگا قسم خدا کی کبہی محنت نہین دیکہا اور فرمایا
بعضے دوزخی کو پکڑیگی آگ اوسکے ٹخنون تک اور بعضے کو پکڑیگی گڑگون تک
بعضے کو کمر تک اور بعضے کو ہنسلی تک اور فرمایا کہ کافر کینچے گا جیب اپنی زمین پر
ایک فرسنگ دو فرسنگ تک کہ کبند لین سے گے لوگ اوسکی زبان کو اور فرمایا کہ
صعود ایک پہاڑ ہو آگ کا کہ چڑہایا جاویگا کافر اوسپر ستر برس اور پہر اوتارا جاویگا
اوسپر سے اوتنے ہی برس یعنی ہمیشہ دوزخ مین ہی رہیگا اور فرمایا کہ اگر ایک
ڈول دوزخیون کی پیپ سے ڈالا جاوے دنیا مین تو البتہ گندیدہ ہو جاوینگے
سب دنیا والے اور فرمایا کہ اے لوگو رویا کرو اگر نہو سکے تو بہی رولاؤ اپنے کو
کیونکہ دوزخی لوگ روئینگے دوزخ مین ایسا کہ بہین سے گے آنسو اونکے گویا
کہ چہوٹی ندیان ہین جب کہ موقوف ہو جاوینگے آنسو اوبہنے لگین سے گے لہو
پہر زخمی ہو جاوینگی آنکہین سو اگر کشتیان چلاوین اوسمین تو البتہ چلین گی اور
روایت ہی کہ فرماتے تہے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ڈراتا ہون
مین تمکو دوزخ سے ڈراتا ہون مین تمکو دوزخ سے پہر بار بار فرماتے تہے اسکو
یہانتک کہ گر پڑی چادر آپ کی جو آپ پر تہی حضرت کے پاؤن پاس اور روایت

ہوتین یہہ چند احادیث کتاب سے مشکوۃ شریف کے بطریق اختصار کے

باب بارہوان

بیان مین فضایل حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بیان مین اخبار
اور علامات اور کرامات اور معجزات شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ اسکی تین فصل مین

فصل اول بیان مین فضایل کے۔ جانتا چاہیئے کہ فضائل اور اخبار نبوت
اور علامات اور کرامات اور احوال اور معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
حد سے شمار کی باہر ہین باوجودی کہ عالمون نے ہزارون کتابین مجلد اسکی بیچ
مین لکھی ہین لاکن کوئی انحصار نکر سکا چنانچہ ایک کتاب مین چار ہزار معجزے لکھے
ہین لاکن لکھنے والا تمام معجزات کو بھی انحصار نکر سکا کیونکہ معجزات بھی بے نہایت
ہین اور فضائل آپ کے تمام مخلوقات سے زیادہ ہین کہ جو جو فضائل تمام انبیا
اور ملایک کو ہین سو سب آپ کو ہین اور سواے ان فضایل کے جو عالی مراتب
حق تعالی آپ کو عطا فرمایا ہی سو وہ کسیکو میسر نہین ہین جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی
لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْخَلْقَ یعنی اگر تمکو پیدا نہ کرتا تو خلق کو پیدا نہ کرتا
اور فرمایا إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا
عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا یعنی اللہ اور ملایک اوس کے صلوۃ بھیجتے ہین اوپر نبی
کے اے ایمان والو صلوۃ بھیجو اوپر اون کے اور سلام۔ اس آیت شریف سے
آپ کے فضائل اور عالی مراتب ظاہر ہین جب کہ حق تعالی آپ پر صلوۃ بھیجتا ہی

اور ملائکون پر اور تمام مومنون پر صلوۃ و سلام کا حکم کیا ہی سو یہہ مرتبہ آپ ہی پر ختم ہی اور فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ف یعنی مین تمکو دونو جہان کے لئے رحمت بہیجا ہون اور تمام پیغمبرون کو اور سب خلایق کو گناہ کرنیسے ڈرایا اور وعید عذاب سے فرمایا ہی سو قرآن مین ظاہر ہی لیکن قران مجید مین حقتعالے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرمایا ہی اور نعمت آپ پر تمام کیا ہی اور صراط مستقیم اور فتح اور نصرت آپ کو عطا فرمایا ہی جیسا کہ سورہ انا فتحنا مین یہہ جو بیان ہوا سو مذکور ہی اور فرمایا وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ف یعنی جس نے تابعداری کی رسول کی سو تحقیق وہ شخص نے تابعداری اللہ کی کی اور فرمایا عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ف یعنی امید وار رہو کہ جا سے دیوے تجھکو اللہ اوپر مقام محمود کے۔ مقام محمود ایک مقام بلند ہی عرش مجید کے سیدہی جانب کو وہان کسی مخلوق کو رسائی نہین ہی جب کہ اس مقام پر آپکو تمام انبیا اور ملائک دیکھینگے تو حسرت کرینگے اوسوقت آپکا بلند مرتبہ معلوم ہوگا اور حق تعالی قران مجید مین فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے لوگون مین سے کسی کے باپ نہین ہین ولیکن وہ رسول اللہ کے ہین اور ختم کئے گئے تمام پیغمبرون کے ہین اور چاہتا ہی اللہ تمام چیزون کو یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو باپ کا نام مت لگا و رسول اللہ بولا کرو۔ اور فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ الی آخرہ یعنی تم بولو یا رسول اللہ کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری اطاعت

دوست کہے گا تمکو اللہ تعالی اور معاف کریگا تمکو تمہارے گناہ ۔ اور سواے اسکے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضایل جو قرآن شریف مین اور توریت اور انجیل اور
زبور وغیرہ مین ہین اونکا شمار کرنا دشوار ہی اور یہہ بات ظاہر ہی کہ حق تعالی آپ کو
تمام پیغمبرون کا خاتم بنایا ہی اور حوض کوثر اور لواء حمد اور شفاعت کبری عطا فرمایا
اور نعمت اپنی آپ پر تمام کیا ہی چنانچہ آپ کی امت کے اولیاؤن کے کرامات تبک اب
جاری ہین اور قیامت تک جاری رہین گے اور آپ نے فرمایا کہ مین نور سے
اللہ کے ہون اور تمام چیزین میرے نور سے ہین آور احادیث مین ہی کہ جب کہ
کوئی مخلوق نہ تہا تب حق تعالی اپنے نور مبارک سے آپکا نور بنایا اور مدت مدید
تک اپنی نظر رحمت مین رکہا بعد آپ کے نور سے تمام انبیا اور اولیا اور فرشتے
اور عرش اور کرسی اور لوح وقلم اور بہشت اور آسمان وغیرہ تمام مخلوقات کو
درجہ بدرجہ بنایا سو آپ کی ذات مبارک اصل تمام دونو جہان کی ہی اور باقی
سب فرع ہین اور فرمایا آپ نے کہ حق تعالی نے آدمؑ کے پیدا ہونے سے
پہلے مجہکو پیغمبری عطا فرمایا ہی اور مین محبوب خدا کا ہون اور قیامت کے دن
لواے حمد میرے ہاتہہ مین رہیگا اور تمام انبیا اور مخلوقات میرے لواے کے نیچے
رہین گے اور اول شفاعت کرنیوالا اور مقبول شفاعت مین ہون اور اول کہولنے
والا دروازہ بہشت کا اور کہلوانیوالا بہشت کا مین ہون اور اول داخل ہونیوالا
بہشت کا مین ہون اور بزرگ تمام بنی آدم کا مین ہون اور مجہکو کچہہ فخر نہین ہی

غرض جو بزرگی حق تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی تمام مخلوقات پر
عطا فرمائی ہی سو اسی چند آیات و احادیث سے ظاہر ہی

فصل دوم بیان مین اخبار نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخبار آپکی
نبوت کے بہت ہین بعضے انمین سے یہہ ہین کہ حق تعالی قرآن مجید مین فرمایا ہی کہ
مین نے روز میثاق مین پیغمبرون سے اقرار لیا ہی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
ایمان لانا اور اون کی مدد کرنا یعنی اپنی امتون کو آپ کے نام مبارک و شمایل
سے اور تشریف لانے سے اور ختم رسالت کا مرتبہ پانے سے آگاہ کرنا
اور واسطے ایمان لانیکے تاکید کرنا چنانچہ آپکے پیدا ہونیکے آگے ہر ایک پیغمبر نے
اپنے اپنے زمانے مین اپنی امتون کو آپ کے نام اور شمایل اور خاتم رسالت
ہونیسے خبر دی ہی اور آپ پر ایمان لانیکے واسطے تاکید کی ہی چنانچہ توریت اور
انجیل اور زبور وغیرہ جو حق تعالی نے حضرت موسی اور عیسی اور داود پیغمبر وغیرہ
علیہم السلام پر نازل فرمایا ہی سو سب مین آنحضرت علیہ السلام کے فضائل و شمایل
موجود ہین اگرچہ یہودی اور نصاری حسد سے وہ باتین چھپاتے لاکن اونمین کے
اہل انصاف انہین کتابون مین سے آپکی نشانین دریافت کرکے ایمان لائے
چنانچہ آپہی زمانے مین یہود کے بڑے عالمون مین سے مانند حضرت عبداللہ
ابن سلام اور اونکے متعلقین وغیرہ سے بہت خلایق ایمان لائی اور نصاری سے
مانند نجاشی بادشاہ حبش کے اور اکابر حبش کے اور علماے انکے بہت خلایق

لاتی اور اتنیک سبب سے معجزات اور اخبار نبوت آپکے یہود اور نصاری اور سوائے
ان کے تمام ملتون کی خلایق ایمان لاتی ہین سوظاہر ہی اور علماء قوم یہود کے
اور نصاری کے پیشتر آپکے پیدا ہونیکے توریت اور انجیل سے آپ کے فضایل
اور آپ کے آنے کی خبر دریافت کرکے لوگون کو خوش خبری دیا کرتے تھے
چنانچہ سابق مین مدینہ طیبہ ویران جنگل تہا یہود کے علمانے اپنی کتابون مین
دیکھا کہ پیغمبر آخر زمانے کے جن کے وصف توریت مین ہین وہ بعد پیغمبر ہونیکے
اپنا وطن چھوڑکر اس جنگل مین وطن بنا دینگے پس وہ علما اپنے بادشاہ سے
یہہ حال ظاہر کرکے التماس کرکے اوس زمین کو شہر بنا کر مدینہ نام رکھا اور
اپنا وطن کیا اور اون کے بڑے عالم نے ایک عالی عمارت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے واسطے بنا کر آنحضرت کے نام سے ایک عرضی لکھی اور اپنی
اولاد کو وصیت کی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہان تشریف لاوین
تو ان علامات سے پہچان کر یہہ عرضی اور یہہ مکان آنحضرتؐ کی خدمت مین پہنچا دینا
چنانچہ بعد سیکڑون برس کے جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان تشریف
لاے تو ابو ایوب انصاری اوس عالم کی اولادون سے تھے سو آپکو اونہین
علامات سے پہچان کر وہ مکان اور وہ عرضی آپکی خدمت مین گذران کرکے
تمام متعلقین کے ساتھہ مسلمان ہوکر تمام عمر خدمت مین حاضر رہے سو ظاہر ہی
اور سیکڑون برس آپکے پیدا ہونیکے پہلے اہل کہانت جو پیشین گوئی کرتے تھے

آپ کے آنے کی خبر دیا کرتے تھے اور سطیح کاہن جو سب کاہنون کا مقتدا تہا
اور آپ کے زمانے کی ابتدا تک زندہ تہا اوس وقت مین بادشاہ فارس نے
ایک خواب عجیب دیکھہ کر پریشان ہو کر اس سے تعبیر طلب کیا تب اوس نے
اوسکی تعبیر بیان کرکے مفصل کہدیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم انبیا
ہین آپکا دین تمام روے زمین مین سب دینون پر غالب ہوگا اور قیامت تک
قایم رہیگا اور ملک فارس وغیرہ اکثر ملک جہان کے مسلمانون کے حکم
مین رہین گے ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین پیغمبر
پیغمبر ہونے آپکے دین یہودی اور نصاری کے بہت سے عالم آپ کو
دیکہکر حق تعالی کی کتابین توریت اور انجیل کے اخبار اور علامات سے
پہچان کر آپ کو پیغمبر ہونے کی بشارت دیتے تھے چنانچہ آپ بارہ
برس کی عمر مین ہمراہ قافلہ کے جانب ملک شام کے رونق افزا تھے بحیرا
راہب جو رستہ مین مقام رکہتا تہا آپ کو قبل پیغمبر ہونے کے اپنی کتاب کے
اخبار اور علامات سے پہچان کر آپکی خاطر سے تمام قافلہ کی مہمانی کیا
اور آپ کو پیغمبر ہونے کی بشارت دیا اور کہا کہ یہود آپ کو پہچانینگے اور حسد
سے ایذا پہنچا وینگے آپ کو ملک شام مین جانا مناسب نہین ہی پہر آپ کو
وطن مین روانہ کیا اور آپ کی پچیس برس کی عمر مین نسطورا راہب ملاقات
کیا اور قبل پیغمبر ہونے کے پیغمبر ہونیکے بشارت دیا اور بی بی خدیجہ رضی اللہ

جو دین عیسوی کے بڑی عالمہ تہی آنحضرت کے اخبار حق تعالی کی اگلی
کتابون مین دیکہکر جستجو رکہتی تہی اور راستے پر ایک بالاخانہ بناکر اوس مین
دیکہتی رہتی جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا صاحب ابوطالب کے ہمراہ
واسطے معاملہ تجارت کے اوس بی بی کے گہر تشریف فرما ہوسے وہ بی بی
کو نظر آیا کہ دو فرشتے آپ کے سر مبارک پر سایہ کئے ہین اور تمام خلق کو
یہہ نظر آتا تہا کہ ابر آپ کے سر مبارک پر سایہ کئے ہوسے آپ کے ہمراہ
چلا آتا ہے حضرت بی بی خدیجہ نے یہہ حال اور دوسری علامات نبوت کی
آپ مین دیکہکر ایک معتبر غلام کو آپ کے تعین کیا کہ آپ کی تمام علامات
اور احوال تحقیقات مین لا کر اطلاع دیوے جب کہ وہ غلام ایک مدت ہمراہ
رہا اور تمام کرامات اور علامات اور عجائبات دیکہے اور ظاہر کیا اور
حضرت نوفل جو اوس بی بی کے چچیرے بہائی اور دین عیسوی کے بڑے
عالم تہے اونہون نے بہی آپ کے اخبار اور علامات دریافت کرکے
آپ کے پیغمبر ہونے کی بشارت دی تب اوس بی بی نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے شادی اپنی کی القصہ اخبار اور علامات آپ کی پیغمبری
کے بہت ہین کہ شمار مین لانا تمام اخبار اور علامات کا بہت دشوار ہے
باوجودی کہ ہزارون کتابین لکہی ہین لاکن کسی سے انحصار نہو سکا اور نہو سکیگا

فصل تیسری بیان مین بعض علامات نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

جاننا چاہیے کہ علامات آنحضرت کی نبوت کے بیشمار ہین از انجملہ ہر ایک اخلاق
مین سے اور شمایل مین سے اور معجزات مین سے آپ کے علامات نبوت کے
ہین کہ بغیر آپ کے کسی کو میسر ہونا محال ہی جیسا کہ آگے اس کے فصلون
مین انکا بیان ہوگا یہان بعضے علامات بیان ہوتے ہین اخبار سے ظاہر
ہی کہ جب حق سبحانہ تعالی حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو نور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اونکی پیشانی مین چمکا یا پہر آدم علیہ السلام سے
وہ نور حضرت شیس پیغمبر کی پیشانی مین آیا جو حضرت آدم کے بڑے بیٹے
اور جانشین تہے پہر وہ نور جو بہتر حضرت آدم کی اولادون سے ہوتے
تہے اون کی پیشانی مین آتا تہا یہانتک کہ نسل بنسل حضرت عبد اللہ آنحضرت
کے والد ماجد کی پیشانی مین آیا اور جب کہ آپ حمل مین تہے اوسوقت
آپ کی والدہ ماجدہ کی پیشانی مین وہ نور ظاہر ہوا اور آپ کی والدہ
ماجدہ کو ایک شخص خواب مین یہہ خوشخبری اور حکم پہونچایا کہ تمہارے
حمل مین ایسا شخص ہی جو سردار عالم کا ہی جب کہ وہ پیدا ہوگا تو اوس کا
نام محمد رکہیو - اور بوقت تولد ہونے آپ کے ایسا نور ظاہر ہوا کہ جس سے
آپ کی والدہ کو مکانات شام کے ملک کے نظر مین آئے اور بارہوین
تاریخ شہر ربیع الاول کو عام الفیل کے سال مین بوقت صبح صادق آپ
پیدا ہونے تو مہر نبوت کے ساتہہ پیدا ہوے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور تمام عالم آپ کے نور مبارک سے روشن ہوا اور بہت سے عجائب اور
کرامات اوس رات مین ظاہر ہوے از انجملہ ستارے آسمان سے اُترکر جیسے
کی زمین سے قریب ہو گئے تھے گویا کہ زمین پر گر پڑینگے اور تمام بت
روے زمین کے اوس وقت سرنگون ہو گئے تھے اور یہہ بات گبرون کی
تاریخ مین بھی لکھی ہوئی ہی کہ وہ آگ فارس کی کہ گبر کی قوم اوس کو ہزار برس
سے روشن رکھتی تھی اور بہت محافظت کرتی تھی سو خاموش ہو گئی اور اوسی
رات کو ایوان نوشیروان بادشاہ فارس کا زلزلے مین آیا اور اوس کے
چودہ کنگورے گر پڑے نکتہ ستارون کے اترنے سے یہہ اشارہ تھا
کہ انوار زمین کے طرف متوجہ ہوے اور بتون کے سرنگون ہونے سے
یہہ اشارہ کہ بت پرستی موقوف ہو جائے گی اور آگ خاموش ہونے سے
یہہ کہ آتش پرستی گبرون کی باطل ہو جائیگی اور چودہ کنگورے نوشیروان
کے محل کے گرنے سے یہہ اشارہ کہ چودہ بادشاہ اونکے خاندان مین اور
ہو کر جلد تلف ہو جاوینگے اور وہ سلطنت اسلام مین آویگی چنانچہ ایسا ہی ہوا اور
جب کہ آپ کی دو برس کی سن شریف ہوئی آپ اپنے کوکا کے ہمراہ جنگل مین
تشریف لے گئے تھے کہ دو فرشتے آئے اور آپ کو لٹایا اور سینہ مبارک کو تا بناف
چاک کیا اور دل مبارک کو نکالکر دھویا اور سکینہ سے کہ ایک چیز عالم قدس کی
مانند سپی ہوئی دوا کے ہی بھر دیا اور پھر اوس کی جگہہ پر رکھہ کر سینے کو سی دیا

اور آپ کو کچھ تکلیف نہین ہوئی پھر جب کہ عمر شریف دس برس کی ہوئی دوسری مرتبہ فرشتون نے سینہ مبارک کو چاک کیا اور ویسا ہی عمل کیا تیسری مرتبہ قریب اترنے وحی کے یہی معاملہ ہوا چوتھی مرتبہ شب معراج مین اسطرح عمل کیا

فصل چوتھی بیان مین حال معراج کے بطریق اختصار کے یہہ ہیکہ آپکو نبوت سے مشرف ہوکر گیارہوان سال تھا اور آپ مکہ معظمہ مین ام ہانی کے گھر مین رونق افروز تھے کہ بوقت شب سقف مکان شق ہوا حضرت جبرئیل تشریف لاے اور آپکو مسجد حرام مین لیگئے اور سینہ اور شکم مبارک چاک کیا اور دھویا اور دل مبارک کو ایمان اور حکمت سے بھرا اور براق پر سوار کیا اور اول مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین آپ کو پہونچایا وہان تمام انبیاؑ کی ارواحین حاضر تھین آپ نے سب کی امامت کرکے دو رکعت نماز پڑھی بعدہ ہر ایک نبی نے خطبہ پڑھا اور اپنی نعمتین بیان کین پھر آنحضرت صلعم نے بہت فصاحت سے خطبہ پڑھکر اپنے فضایل اور ختم رسالت کا بیان فرمایا تب حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہم السلام نے انبیاؤن سے فرمایا کہ محمد صلعم کو ان فضایل سے تمپر بزرگی ہے پھر جبرئیل نے آپ کو براق پر سوار کیا وہ براق جتنی دور کہ آدمی کی نظر پہونچتی ہے اتنی دور ایک ایک قدم مین طی کرتا تھا یہانتک کہ پہلے آسمان پر پہونچا حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوایا دربان آسمان کا جو فرشتہ ہے پوچھا کہ کون ہین کہا مین جبرئیل ہون کہا تمہارے ساتھ کون ہین

کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہا کیا وہ بلائے گئے ہین کہا ہان تب
فرشتہ نے دروازہ کہولا اور آپ کی تعریف او توصیف کیا اور دعا دیا آپ
آسمان اول پر داخل ہوئے وہان حضرت آدم علی نبینا و علیہم السلام سے
ملاقات فرمائی اور سلام کیا اونہون نے جواب سلام کا دیا اور تعریف کی
اور دعا دی وہان بہت عجائبات دیکھے ازان جملہ حضرت آدم کی سیدہی جانب
گوری خوبصورت شکلین تہین کہ حضرت آدم جب اون کو دیکہتے خوش
ہوتے اور بائین جانب کالی اور بدشکلین تہین جب کہ اونکو دیکہتے غمگین
ہوتے انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکی حقیقت جبرئیل سے پوچہا
اونہون نے کہا کہ سیدہی جانب نیک عمل بہشت والون کی صورتین ہین
کہ آپ اونکو دیکہکر خوش ہوتے ہین اور بائین جانب بداعمال دوزخیونکی
شکلین ہین کہ اونکو دیکہکر غمگین ہوتے ہین غرض وہان بہت عجائبات
اور بہت سے اسرار دیکھے بعد اوسکے دوسرے آسمان پر تشریف لیگئے
وہان حضرت عیسی اور حضرت یحیی پیغمبر سے ملاقات فرمائی پہلے آسمان کے
جو جو معاملے دربان سے اور حضرت آدم سے عمل مین آئے تہے وہ تمام معاملے
عمل مین آئے اور ویسے ہی وہان سے بہت عجائبات اور اسرار نظر مین
آئے پہر تیسرے آسمان پر تشریف لیگئے وہان حضرت یوسف علی نبینا و
علیہم السلام سے ملاقات فرمائی پہلے آسمان کے تمام معاملے وہان بہی

عمل مین آئے وہان سے چوتھے آسمان پر تشریف لیگئے وہان حضرت ادریس
علی نبینا وعلیہم السلام سے ملاقات فرمائی اور وہی معاملے عمل مین آئے پھر پانچوین
آسمان پر تشریف لیگئے وہان حضرت ہارون علی نبینا وعلیہم السلام سے ملاقات
فرمائی پھر چھٹے آسمان پر رونق افروز ہوئے وہان حضرت موسی علی نبینا وعلیہما
السلام سے ملاقات ہوئی بعدہ ساتوین آسمان پر زینت افزا ہوئے وہان
حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہما السلام سے ملاقات فرمائی اور بموجب معمول
ہر ایک آسمان کے تمام معاملے عمل مین آئے حضرت ابراہیم کو سلام کیا اونہون
نے جواب سلام کا دیا اور تعریف کی اور دعا دی حضرت ابراہیم بیت المعمور سے
پیٹھ لگائے ہوئے بیٹھے تھے بیت المعمور ایک مسجد ہے کہ ہر روز ستر ہزار
فرشتے اوسکا طواف کرکے جاتے ہین جو ایک بار طواف کئے وہ دوسری
بار نہین آتے ہین دوسرے روز دوسرے ستر ہزار فرشتے آتے ہین
ہر روز یہی معمول ہے غرض ہر ایک آسمان پر بہت عجائبات اور بہت اسرار نظر مین
آئے بعدہ آپ سدرۃ المنتہی کے پاس تشریف لیگئے وہ ایک درخت عظیم
بیری کا جسکے پتے ہاتی کے کان سے بڑے اور جسکے پہل مٹکون سے
بڑے ہین اوسپر بیشمار فرشتے مانند سونیکے پتنگون کے ہین وہان حضرت
جبرئیل ٹہیر گئے اور فرمایا کہ اگر مین یہان سے آگے جاؤنگا تو نور سے
تجلی کے میرے پر جلجاوین گے وہان حق تعالی آپ کی سواری کے واسطے

رفرف عطا فرمایا وہ مانند تخت جواہر نگار کے تہا کہ روشنی اوسکی آفتاب کی
روشنی پر غالب تہی اوسپر مسند سبز زرنگار نورانی تہی وہ رفرف تمام حجابات نورانی
سے کہ ہر ایک حجاب دوسرے حجاب سے نہایت دور تہا گذار دیا وہانکے
بے نہایت اسرار اور عجائبات معائنہ فرماتے بعد اوسکے کرسی پر پہونچے
وہانکے اسرار ملاحظہ فرماتے وہانسے عرش مجید تک تشریف فرما ہوے
وہانکے اسرار اور عجائبات جو کسیکو معلوم نہین سو آپ کو ظاہر ہوئے وہان
آپ کو حق سبحانہ تعالی سے ایسا قرب حاصل ہوا جو کسی ملک مقرب اور نبی
مرسل کو حاصل نہ ہوا اور نہ ہوگا حق سبحانہ تعالی نے آپ سے کلام بلا واسطہ
فرمایا اور دیدار مبارک سے مشرف فرمایا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
الہام سے حق سبحانہ تعالی سے کہا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ
یعنی سب عبادتین زبانی اور بدنی اور مالی اللہ ہی کیواسطے ہین۔ پہر اللہ تعالی
جل جلالہ نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ یعنی
سلام تمپر اے نبی اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی پہر آپ نے کہا اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ یعنی سلام ہمپر اور خدا کے نیک
بندون پر تب فرشتون نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنی ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی لائق عبادت کے
نہین سوا اللہ کے اور گواہی دیتے ہین ہم کہ محمد بندے اوسکے ہین

اور رسول اوسکے ہین تحفہ آپ کا التحیات کہنا مانند آداب بجا لانیوالے کے ہو
اور حق تعالی کا سلام کہنا مانند سلام لینے کے ہوا اور دوسری مرتبہ آپکا السلام
علینا آخر تک کہنا مانند سپارش کرنا مقرب درگاہ کا حق مین غریبون کے ہوا
اور ملایکون کا شہادت کہنا مانند تعریف کرنے بادشاہ کے اور اوس کے
مقرب کے ہوا جب کہ نماز مومنون کی معراج ہے اس لئے حکم ہوا کہ قعود مین
یہہ سب عبارت پڑہی جاوے پہر حق تعالی نے تمام بڑی نعمتون سے اور
بڑے اسرارون سے آپ کو مشرف فرمایا لاکن سواے حق تعالی کے اور
آپ کے وہ کسیکو معلوم نہیں ہے لاکن جو احکام کہ ظاہر ہوے انہین سے
پچاس نمازین رات دن کی اور چہہ مہینے کے روزے آپ کی امت پر
فرض فرمایا غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد مشرف ہونے تمام مراتب
اور مقاصد سے جب کہ مراجعت فرمائی تو آسمان ششم پر حضرت موسی علیہ
السلام سے ملاقات فرما کر احوال فرض ہونے نمازونکا بیان فرمایا تو حضرت
موسیٰ نے فرمایا کہ تمہاری امت سے یہہ عبادت نہو سکے گی تم پہر جاؤ اور حق
تعالی سے تخفیف عبادت چاہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر تشریف لیگئے
اور حق تعالی سے تخفیف عبادت کا التماس کیا حق تعالی نے دس نمازین
تخفیف فرمائین آپ پہر آئے اور حضرت موسی سے بیان فرمایا پہر حضرت موسیٰ
نے آپکو واسطے تخفیف کے بہیجا پہر دس نمازین تخفیف ہوئین اسیطرح

آنحضرت نے چند مرتبہ واسطے تخفیف کے التماس کیا یہانتک کہ پانچ نمازین اور ایک
مہینے کے روزے باقی رہے اور چالیس پر پانچ نمازین اور پانچ مہینے کے
روزے معاف ہوے پھر آپ کے روبرو تین پیالے لاے ایک مین دودہ
اور ایک مین شہد اور ایک مین شراب تہی آپ نے دودہ کو پسند فرمایا حضرت
جبرئیل نے عرض کیا کہ آپ نے فطرت اسلام کو اختیار فرمایا آپ کی امت کو
یہہ بہت مبارک ہی پہر آپ نے بہشت اور دوزخ کی سیر فرمائی اور بہت
عجائبات ملاحظہ فرماے جن کے ذکر سے کتابین بہری ہوئی ہین پہر جب کہ
مکان مین تشریف فرما ہوے تو بستر مبارک گرم تہا حضرات صوفیہ کا قول ہی
کہ معراج مین جانا آپکا عالم آخرت کی قسم سے ہی اور عالم آخرت مین بہت بڑی
گنجایش ہی ایک لمحہ مین سیکڑون برس کے کام ہو سکتے ہین غرض صبح کو آپ نے
وہ حال بیان فرمایا کفار ٹہٹہ کرنے لگے اور بعضے ضعیف الایمان مرتد ہوگئے
اور بعضون نے ابابکر صدیق کو کہا کہ تم اب بہی محمد کو سچا کہوگے کہ وہ تو ایسا
اور ایسا کہتے ہین ابابکر صدیق نے کہا کہ اگر وہ یہہ بات کہتے ہین تو بیشک
سچے ہین اور آپکے حضور مین جاکر احوال معراج کا سنکر بخوبی تصدیق کیا اس
سبب سے انکا لقب صدیق ہوا اور کافرون نے کہا کہ آسمان کا حال ہمکو
معلوم نہین مگر بیت المقدس کو ہم نے دیکہا ہی اگر تم وہان گئے ہو تو نقشہ
بیت المقدس کا اور شرح اسکے مکانات کی تو بیان کرو آپ نے منظر غور نہین

دیکھی تھی یاد تھا حق تعالی نے بیت المقدس کو آپکے سامنے کر دیا آپنے دیکھکر سبھو بیان فرمادیا تب وہ کافر لاجواب ہوئے - جاننا چاہئیے کہ معراج کے احوال ایسے بہت ہین کہ بڑی کتابون مین اون تمام احوال کی گنجایش نہین ہی یہان واسطے تبرک کے چند کلمے لکھے گئے

فصل پنجم بیان مین معجزات شریف کے - جاننا چاہئیے کہ معجزات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے نہایت ہین کہ حق تعالی آپ کو تمام پیغمبرونکے معجزے عطا فرمایا اور زیادہ اون سب معجزون سے آپ کو ہر وقت ایک نیا معجزہ عطا فرمایا جن کا شمار مشکل ہی اور سوائے اسکے آپ کی امت کے اولیاؤن کی کرامات بھی مانند لگا پیغمبرون کے معجزونکے ہین جو آپکے زمانہ سے آج تک جاری ہین وہ بھی آپ کے معجزون مین داخل ہین کہ آپ کی آل سے اور آپ کے دین سے فیض پائے ہین سو وہ کرامات بھی بیشمار ہین جیسا کہ ظاہر ہی از انجملہ ایک معجزہ آپکا قرآن شریف ہی باوجودی کہ آنحضرت امی تھے یعنی کچھہ پڑھے اور لکھے نہین تھے اس حال پر حق تعالی نے ایسا قرآن آپ پر نازل فرمایا کہ اس ایک کتاب کے معجزات کو شمار کرنا بہت دشوار ہی اور ان تمام معجزات مین سے ایک معجزہ مشہور و معروف یہہ ہی کہ حق تعالی نے اسی قرآن مین فرمایا ہی کہ اگر تمکو شک ہی کہ یہہ قرآن میرا کلام نہوگا تو تم بھی موافق ایک سورہ تم سے کے بناؤ لیکن تم نہین بنا سکوگے اور فرمایا کہ اگر جنات

اور انسان جمع ہو وین کہ مانند اس قرآن کے بناوین تو بہی نہین بنا سکینگے
اگرچہ ایک دوسری کی مدد کرین۔ سو کفارون نے خدا کی بات باطل
کرینکے واسطے ہزارون عالمونکو اور شاعرونکو اور ہنروالونکو جمع کیا اور بہت
دولت خرچ کی لاکن اب تک ایک سورہ یا ایک آیۃ بہی نہین بنا سکے اور آج تک
یہہ شرط موجود ہی اور یہی آزمایش جاری ہی جو کوئی چاہے سو آزمایش کریے
اور قرآن شریف مین چہہ ہزار چہہ سو چہیاسٹھہ آتین ہین اور ممکن نہین کہ
تمام خلایق ملکر ایک آیت بنا سکین تو ہر ایک آیت ایک بڑا معجزہ ہوا اس حساب
سے چہہ ہزار چہہ سو چہیاسٹھہ معجزے قرآن شریف مین موجود ہین اور دوسرا
معجزہ قرآن شریف کا یہہ کہ قرآن مجید ایک مختصر کتاب کے مانند ہی اور اگلے
پیغمبرونکو حق تعالی نے بہت بڑی کتابین عطا فرمائی تہین مانند توریت اور
زبور وغیرہ کے لاکن اس مختصر مین سابق کی کتابون کے احکام اور نصایح
وغیرہ اس طرح نازل فرماے گویا اون بڑی کتابون کی یہہ مختصر کتاب تفسیر ہی
اور سواے اس کے ہر ایک زمانے کے پیغمبرونکے احوال اور معجزے
اور اونکی امتون کے فساد اور اونپر عذاب نازل ہوا اور وہ ہلاک ہوے
سو مفصل بیان فرمایا ہی تیسرا معجزہ قرآن کا یہہ ہی کہ اسمین غیب کے اخبار
بہت ہین مانند پیدایش آسمان اور زمین کے اور پیدایش حضرت آدم علیہ
السلام کے اور ابلیس کی عداوت کے اور بہشت سے نکلنا اونکا اور

زمین پر اور خبر اصحاب کہف کی اور سکندر ذوالقرنین کی اور یاجوج ماجوج کی اور سوائے انکے بہت سے اخبار جو کسیکو معلوم نہین تہے سو بے نہایت ہین تفسیر قرآن شریف کی دیکہنے سے معلوم ہوتے ہین اور سوائے انکے اخبار آیندہ کے درپیش آنیوالے بہت ہین جیسا کہ فتح ہونا ملک روم کا اور فتح ہونا مکہ معظمہ کا اور فتح ہونا جنگ بدر کا اور قلعہ خیبر کا اور غالب ہونا دین اسلام کا تمام دنیا مین اور خراب ہونا یہود یونکا اور اخبار آخری زمانیکے اور دجال کے اور سوائے انکے قیامت تک کے خبرین موجود ہین اور ہر ایک بات موجب خبر دینے قرآن شریف کے اپنے وقت پر ظاہر ہوئی اور ظاہر ہوئی چلی آتی ہے انکا احوال احادیث اور تواریخ کی کتابون مین مفصل مرقوم ہے انشاءاللہ قیامت تک ہر ایک خبر اپنے وقت پر ظہور مین آوے گی ۔ اور سوائے اسکے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ کے وقت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے وقت تک جتنے مذاہب کفر کے پیدا ہوئے تہے سو وہ تمام مذہبون کا بیان اور ہر ایک مذہب کے باطل ہونیکے حجت قرآن مجید مین ایسی ہے کہ اگر تمام خلایق جمع ہو دین تو وہ حجت کو باطل نہین کر سکتے بلکہ وہ حجت مین کچہہ شبہہ ڈال نہین سکتے اور سوائے اسکے جو جو عمدہ علم اور ہنر ہین اصل وہ علمون کی قرآن مین ہین صاحبان کمال جس علم اور ہنر مین کتاب بناتے تو ابتدا مین ایک دو آیتین قرآن مین سے اس علم کی لکہہ کر اوسکی تفسیر مین وہ علم کی کتاب لکہتے ہین جو تہا معجزہ قرآن شریف کا

یہہ کہ ہر ایک سورے کے بلند مرتبون سے اور نہایت فائدون سے ہزارون مجلد کتابین بھری ہوی ہین ازانجملہ ایک سورہ الحمد کا تمام مرضون کی صحت کو اور مشکلون کی آسانی کو اور مرادون کے حاصل ہوجانے کو کافی ہی اور ہر ایک آیت مین بہت فائدے ہین کہ بعضی آیتون کی پڑہنے سے سحر و جادو کو حقتعالی دفع فرماتا ہی اور جنات اور شیاطین کی ایذا سے چھوڑاتا ہی اور بعضی آیات پڑہنے سے حقتعالی قید سے اور عذاب سے اور قتل ہونیسے اور قرض سے اور بیماری سے نجات دیتا ہی اور مال اور اولاد عطا فرماتا ہی اور ہر ایک طرح کے مقصد کو عطا فرماتا ہی اور آخرت کے عذابون سے اور دوزخ سے نجات اور قبر مین راحت اور حشر مین عزت اور جنت اور دنیا مین اپنی محبت اور کرامت عطا فرماتا ہی

اور پانچوان معجزہ یہہ ہی کہ قرآن مجید مین سیکڑون احکام ہین سو تمام خلق کو فواید دین و دنیا کے پہونچاتے ہین ابتک کسی ایک حکم مین نقصان خلق اور تبدل اور تغیر ظاہر نہین ہوی یہہ بہت بڑا معجزہ ظاہر ہی اسواسطے کہ صاحبان انگریز اور ہر ایک قوم نصاری اور یہود وغیرہ ہر ایک مدت مین تمام علما اور حکما کو جمع کر کے واسطے آرام خلایق اور انتظام ریاست کے ایک قاعدہ بناتے اور لاکہون روپے خرچ کر کے اوسکو جاری کرتے پہر تہوڑی مدت مین اوسی قاعدے سے نقصان ظاہر ہوتا ہی تب موقوف کرتے ہین اور دوسرا قاعدہ بناتے ہین اور کوی ایک قانون کو برقرار نہین رکہہ سکتے ہین سو ظاہر ہی اور باوجودی کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم ظاہر کا نہ تھا اور کوئی رفیق آپکا نہ تھا سو آپ کی کتاب
کے احکاموں میں سے کوئی ایک حکم میں نقصان اور خلل اور تبدیل و تغیر ظاہر
نہوا اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک ظاہر نہ ہوگا اگر کوئی شخص اس بات میں
انصاف کے ساتھ غور کریگا تو حقتعالی سے امید ہے کہ اسکو ایمان کی ہدایت عطا فرمائیگا
غرض قرآن شریف میں تمام نعمتیں دین اور دنیا کی موجود ہیں اوسکے معجزوں کا
شمار نہیں ہے اور سوا اسکے قرآن شریف کے چار بطن ہیں اور تمام علما پہلے
بطن کے فضایل کے دریا میں سیر کرتے ہیں نہایت اسکے فضایل کی کسیکو معلوم
نہیں ہے اور باقی تین بطن مخفی ہیں اونمیں سے حقتعالی بعض اسرار کو جسکو چاہتا ہے
اولیا اور انبیا سے اطلاع فرماتا ہے اور یہہ معجزہ ہمیشہ موجود ہے اور قیامت تک
باقی رہیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور دوسرا معجزہ آپکا جو دنیا میں موجود ہے اور قیامت
تک باقی رہیگا سو آپ کی آل اطہر ہیں جنکے طفیل سے کروڑوں اولیاء اللہ
ہوئے اور ہیں اور رہینگے اور حضرت امام مہدی آپ کی آل سے ہیں کہ آخری
زمانے میں جب کہ تمام دنیا کفر اور ظلم سے بھر جاوے گی تب اونکی ہدایت اور
عدل سے تمام دنیا اسلام اور عدل اور احسان سے معمور ہو رہیگی اور جب کہ
وہ اسلام اور عدل جاتا رہیگا تب دنیا فنا ہوگی اور قیامت ہوگی یہہ ایک معجزہ
تمام عالم کو قیامت تک گھیرا ہے اور کروڑوں کرامات اسمیں موجود ہیں اور دوسرے
معجزات بیشمار ہیں از انجملہ ایک شب کفار نے کہا کہ اگر آپ برحق پیغمبر ہیں تو چاند کو

آسمان پر دو ٹکڑے کر دیجئے پہر آپ نے دعا کر کے اشارہ فرماتے ہی چاند
آسمان پر دو ٹکڑے ہو گیا جب کہ تمام خلق دیکہکر قایل ہوے تب پہر آپ کی
دعا اور اشارہ کرنے سے چاند کے ٹکڑے مل گئے پہلے کے موافق درست
ہو گیا اور یہہ حال اکثر ملکون مین نظر آیا اور کتابون مین لکہا گیا اور آپ کی دعا سے
آفتاب بعد غروب ہونے کے آسمان پر آیا اور شام تہی سو دن ہو گیا کہ ایک روز
عصر کے وقت سے مغرب تک آپ پر وحی اترتی رہی آپ کا سر مبارک حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کے زانو پر تہا حضرت علی ادب سے بیٹہے رہے یہانتک
کہ عصر کی نماز قضا ہو گئی جب کہ آپ وحی سے فارغ ہو کر حضرت علی رض کی نماز کے
قضا ہونیسے مطلع ہوے دعا فرماتے ہی آفتاب مغرب سے پلٹ کر آسمان پر
کہڑا ہوا جب کہ حضرت علی اپنی نماز سے فارغ ہوئے تب غروب ہوا یہہ چاند
اور سورج کے دو معجزے جو بیان ہوے سو آسمان سے علاقہ رکہتے ہین جو
حکماؤن کا قول ہی کہ سوائے پیغمبر کے کسیکو آسمان پر تصرف ہرگز نہین ہوتا ہے
اور سوائے اسکے اخبار آگے آنیوالے قیامت تک کے جو آپ نے ارشاد
فرمائے سو ہر ایک خبر اپنے وقت پر ظاہر ہوئی اور ہوتی ہی جیسا کہ فرمائے کہ
حضرت عمار یاسر قتل ہونگے باغیون کے ہاتہہ سے پس ویسا ہی ہوا اور فرمائے
کہ حضرت علی رض کو شقی ترین خلایق قتل کریگا اور حضرت امام حسین شہید ہونگے اور
حضرت امام حسن رض کی سبب سے دو جماعت مین مسلمانون کی صلح ہوگی اور خوارج کی

قوم ظاہر ہوگی اور ملک مصر کا فتح ہوگا اور ملک فارس فتح ہوگا اور خزانے مسلمانوں کے
ہاتھہ مین آوینگے اور فرماے تھے کہ لڑائی بدر کی فتح ہوگی اور فلانے فلانے
شخص قتل ہوگے فلانی اور فلانی جاے پر اون کی میتان پڑی رہین گی اور
بعد میری رحلت کے مدینہ مین ایسے خونریزی ہوگی کہ احجار زیت پر یعنی بازار
کے کالے پتھرون پر خون بہیگا اور فرمایا کہ میری امت مین ستر پر تین فرقے
ہوینگے اور سواے اسکے آپ نے بہت سے اخبار ارشاد فرماے سو تمام
اخبار ظاہر ہوے اور سواے اس کے جو قریب قیامت کے ظاہر ہوینگے
اخبار رہین سو وہ بہی اوسی وقت پر ظاہر ہوینگے اور سواے اسکے حقتعالی
آپ کی زبان مبارک مین ایسی برکت عطا فرمایا تہا کہ جو دعا فرماتے تہے اور جو
بات زبان مبارک سے فرماتے تہے حق تعالی وہی بات ظہور مین لاتا تہا
جیسا کہ اپنے چچا حضرت عباس کی اولاد کے حق مین دنیا کی برکت کی دعا فرمائے
اونکی اولاد سے چھتیس پیڑیان روے زمین کی بادشاہت کئے اور خلیفہ کہلائے
اور آپ نے حضرت انس کے حق مین برکت مال اور عمر اور اولاد کی دعا
فرماے سو آپ کی دعا کی برکت سے حضرت انس کی عمر سیکڑون برس ہوئی
اور مال بہت سا اور اولاد سیکڑون ہوئی اور آپ نے ایک انسے کو
مدرکست نادر پر ہواکے دعا فرمائی اوسی وقت بینا ہوا اور جب قحط ہوتا آپکی
دعا سے اوسی وقت پانی برستا اور قحط دفع ہوتا اور آپ کی دعا کی برکت سے

حضرت عمر رض کہ آپ سے جنگ کرنے کو ہتیار لگا کے آئے تہے اوسیوقت مسلمان ہوئے
اور آپ کی دعا سے حضرت علی رض کو گرمی اور سردی کا اثر کبھی نہ ہوا غرض آپ کی
دعا سے بیماروں کو شفا ہوتی مشکلیں آسان ہوتیں مقصدیں مرادیں حاصل ہوتیں
وہ معجزات شمار مین لانا محال ہے اور یہہ ہر ایک معجزہ کتابوں مین مفصل مرقوم ہے اور
آپ کے دست مبارک کے اور لب مبارک کے معجزات بہی بے شمار مین چنانچہ
چند عدد کہجور ایک تہیلی مین ڈال کے ابوہریرہ کو عنایت فرمائے تہے وہ رات
دن اوسی کو کہا کے سیر رہتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانے سے
حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی خلافت تک
اوسی تہیلی سے دو وقت رات دن مین کہاتے رہتے تہے حضرت عثمان رض
کی شہادت کے روز بلوے مین وہ تہیلی چوری گئی اور جب کہ آنحضرت صلعم
خندق تیار فرماتے تہے آپکا آواز مبارک فاقہ کشی کے سبب سے نہایت ضعیف
ہوا تہا حضرت جابر کی زوجہ نے چاہی کہ تنہا آپ کی ضیافت کریں اسواسطے
ساڑہے تین سیر آٹا پکائی اور ایک بکری کا بچہ ذبح کرکے اوس کا گوشت
ہانڈی مین ڈال کے چولہے پر رکہی اور حضرت جابر کو کہی کہ آپ کو آہستہ دعوت
کرو کہ کوئی ہمراہ نہ آوے جب آپنے دعوت سنی تب پندرہ سو آدمی خندق
بنانیوالون کے ساتہہ تشریف لائے اور ہانڈی مین اور آٹے مین اپنا
لب مبارک لگائے اور ہانڈی سالن کی چولہ پرہی رکہوائے اور روٹیان

بنا کر چادر کے نیچے رکھوائے اور ہر ایک کو دینا شروع کیے یہانتک کہ پندرہ
آدمی اور تمام گھر والے کہا کر شکم سیر ہوئے بعد ازان آپ تناول فرمائے
اور وہ روٹیان اور سالن جیسا کہ پہلے تہا ویسا ہی باقی رہا اور ایک وقت
تمام لشکر کا قوت سر گیا تہا آپ نے ہر ایک کے توشہ کے بچے ہوئے چورے
منگوائے اور ایک چادر مین جمع کر کے اوپر ہاتھ پہیر کر دعا برکت کی کئے
وہ چورے ونہین ایسی برکت ہوئی کہ تمام لشکر اپنے تمام برتن بہر کر لیگئے اور کہا کر
سیر ہوئے پہر حق تعالی علمہ پہونچا کے بشکر کیا اور ایک دن حضرت ابو طلحہ کی زوجہ
تہوڑی روٹیان بچے کے بہانہ مین چہپا کے آپ کو بہیجی آپ مع اصحاب اوبطلحہ
کے گہر مین آئے اور وہ روٹیان چورکے گہی ملا کے دس دس
آدمی کو کہلانے لگے اسی آدمی ہمراہ تھے اور تمام گہر والے ابو طلحہ کے اور
آپ شکم سیر ہوئے اور مادلش بچا رہا اور جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بی بی زینب سے نکاح کر سے حضرت انس رض کی والدہ ایک پیالہ مین تہوڑا سا
ملیدہ آپ کی خدمت مین روانہ کری تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اصحابون کو بلا کر کہلانا شروع کرے قریب ساڑہے تین سو آدمی وہ ملیدہ
کہا کے شکم سیر ہوئے اور ایک روز ام مالک تمام ایک بی بی نے ایک
مشک روغن سے بہر کر آپ کی خدمت مین روانہ کری آپ نے وہ مشک سے
روغن لے لیا اور خالی مشک واپس بہیج دیئے حقتعالے آپ کی دعا کی برکت سے

وہ مشک کو روغن سے بہر دیا چنانچہ ام مالک چند سال تک ہر روز اوسی مشک سے
روغن نکالتے اور تمام گہر والون کو کہلاتے لاکن وہ مشک بہری ہوئی رہتی کبہی
خالی نہوتی تہی ایک روز گہر والون نے اوس مشک کو ایسا نچوڑے کہ ایک
قطرہ روغن اوسمین باقی نرہا بعد اوسکے وہ مشک خالی رہی اور اوسمین روغن
نہین آیا تب ام مالک نے آنحضرت سے یہہ حال عرض کری آنحضرت نے
فرماتے کہ اگر اوسکو نہ نچوڑتے تو کبہی اوسکا روغن خالی نہوتا اور ایک روز ایک
صحابہ آپ سے کچہہ غلہ مانگا آپ نے عطا فرماتے وہ ایک باسن مین رکہا تہا
ہر روز تمام گہر والے وہ باسن سے غلہ نکالتے اور پکا کے کہایا کرتے اور وہ غلہ
ہمیشہ ویسا ہی رہتا تہا بعد بہت مدت کے ایک دن ایسا خالی کئے کہ اوس
باسن مین کچہہ نرہا اوس روز سے غلہ وہ باسن مین نہین رہا آنحضرت سے عرض
کئے تب حضرت نے فرماتے کہ اگر تمام باسن خالی نکرتے تو ہمیشہ غلہ رہتا کبہی
باسن خالی نہوتا فقط غرض اسطرح کے معجزے بیحساب ہین اور بہت ہین اسی سبب
شمار مین آنا نہین ہوتا ہی اور آپ جس خشک کنوے مین لعاب دہن مبارک ڈالتے
اوسی وقت پانی سے بہرجاتا اور جس چاہ مین پانی بدمزہ اور کہارا ہوتا آپ کے
لعاب دہن مبارک سے شیرین اور خوش ذایقہ ہوجاتا بعضے احوال لکہے جاتے
ہین روایت ہی حضرت جابرؓ سے کہ جس روز لشکر حدیبیہ پر آیا بالکل پانی تہا
خلایق پیاس سے بیتاب ہوگئی آنحضرت کے پاس آئی اوسوقت آپ نے

وضو سے بچا ہوا تھوڑا پانی ایک چھاگل مین تھا آپ نے دست مبارک اوس چھاگل مین رکہے وہ چھاگل مین پانی آپ کی انگشتان مبارک سے نکلنے لگا اور ابلنے لگا کہ پندرہ سو آدمی وضو کئے اور پانی پیئے اور تمام جانورون کو پلائے اور مشکین بہرے یہ واقعہ حدیبیہ پر واقع ہوا اور سوائے اسکے جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ پر تشریف لائے تو وہان کا کنواں خشک ہوگیا تھا آپ نے اپنا لعاب دہن مبارک اوسمین ڈالے اور ایک ساعت خاموش رہے پھر فرمائے کہ اب اس چاہ سے پانی لیوین وہ چاہ ایسا بہر گیا تھا کہ تمام لشکر کو کفایت کیا اور آج کے دن تک اوسمین پانی ہے اور روایت عمران سے کہ ایک سفر مین خلایق نہایت پیاس سے بیقرار ہوئی آپ نے حضرت علیؓ اور ایک صحابہ رضؓ کو فرمائے کہ پانی تلاش کرین اونہون کو جنگل مین ایک اونٹ ملا کہ اوسپر ایک پکہال پانی کی اور ایک عورت بیٹھی تھی آنحضرت کی خدمت مین لائے حکم صادر ہوا کہ پکہال سے پانی لیوین چنانچہ چالیس آدمی سیراب ہوئے اور جانور پیئے مشکین بہر لیئے لاکن وہ پکہال ویسی ہی بہری ہوی تھی اور روایت ہے انس سے ہے کہ آنحضرت ایک قریہ مین تھے جسے زورا کہتے ہین نہ ملا آپ کو پانی سوا ایک باسن اور رکہے آپ نے اوسمین دست مبارک کو تو آپ کی اونگلیون مین سے اسقدر پانی نکلا کہ تمام خلایق جو تین سو آدمی کے قریب تھے وضو کئے اور کہے عبداللہ مسعود نے کہ ایک سفر مین

پانی نہ ملا تہا سو فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈہونڈو بچا ہوا پانی سو لائے
ایک باسن کہ اوسمین تہوڑا پانی تہا سو رہے کہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتہہ اپنا
اوسمین سو دیکہا مین نے کہ نکلتا تہا اونگلیون سے آپکی پانی اور روایت ہی
ابوقتادہ سے کہ فرماے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم چلوگے
آج دن کو اور رات کو اور پاؤگے کل کے دن پانی سو چلے لوگ دن سے
آدہی رات تک پہر اوترے حضرت کنارے راہ کے سب کے ساتہ
اور فرماے کہ صبح کی نماز کی خبرداری رکہو پہر سو رہے آپ اور سب لشکر والے
پہ اول سب کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ اوٹہے جب کہ دہوپ آنحضرت صلعم کی
پیٹہہ پر چمکی پہر فرماے کہ سوار ہو سو چلے یہانتک کہ جب بلند ہوا آفتاب پہر
اترے اور منگواے باسن وضو کا کہ اوسمین کچہ پانی تہا اور وضو کئے حضرت نے
تہوڑے پانی سے اور رہا باسن مین تہوڑا پانی پہر فرماے کہ سنبہال کے رکہو
ہمارے لئے یہہ پانی کہ عنقریب کچہہ حال ہونے والا ہی پہر اذان کہی بلال نے
اور نماز پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعت نماز فرض صبح کی اور سوار
ہوے حضرت اور سوار ہوئی تمام خلایق سو جب کہ چڑہا دن اور بہت ہوئی گرمی
سو آے لوگ پاس حضرت کے اور فریاد کرتے تہے پیاس کی کہ یا رسول اللہ
ہلاک ہوے ہم فرماے نہین ہلاکت تم پہ پہر منگواے وضو کا باسن اور حضرت
اس وضو کے باسن سے پانی ڈالتے تہے اور ابوقتادہ پانی پلاتے تہے

سو ہجوم کیا لوگون نے اوس باسن پر تب فرماتے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کہ نیک کرو خلق کو قریب ہی کہ تم سب سیراب ہو جاوگے سو سیراب ہوئے
سب نے پہر پایین نے بعد سب کے پہر پئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے - اور پانی مین برکت ہونے کے اور رکہانے مین برکت ہونیکے
معجزے بہت ہین شمار مین لانا مشکل ہی غرض جسپر دست مبارک لگتا اوسمین
ایسی برکت ہوتی کہ وہ تجربہ ہو جاتا تہا اور سوا اس سب کے دست مبارک مین
ایسے برکات تہے کہ جس بیمار پر لگاوین اوسی وقت حقتعالی شفا عنایت فرماتا
تہا جیسا کہ خیبر کی لڑائی مین سلمہ بن اکوع کے پانون کو ایسا زخم کاری لگا تہا
کہ اہل لشکر نے کہا کہ کام اسکا تمام ہو چکا تب کہ آنحضرت کی خدمت مین اونکو
لیگئے اونہون نے کہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شفا چاہتا ہون آنحضرت
دست مبارک پانون پر پہیرتے ہی ایسا درست ہو گیا کہ گویا کبہی زخم نہین ہوا
تہا اور قتادہ بن نعمان کی آنکہہ لڑائی مین باہر نکلکر لٹکی ہوی تہی عرض کیا کہ یا
رسول اللہ میری آنکہہ اچہی کر دیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمائے صبر کرو تمہین
بہشت ملتا ہی اور اگر تم چاہو تو آنکہہ کو اچہی کر دیتا ہون اونہون نے عرض کیا
کہ میری عورت عیب کریگی آپ میری آنکہہ اچہی کیجئے اور بہشت کے لئے بہی
دعا کیجئے تب آپ نے وہ انڈے کو آنکہہ کے حلقہ مین رکہکے ہاتہہ پہیرے
اوسی وقت آنکہہ اچہی ہو گئی گویا کبہی زخم نہین لگا تہا اور ایک صحابہ کی تہلی پر

غدود تھا سو آپ نے اپنی ہتیلی اوسپر رکھہ کے وہ باقی وہ ہتیلی ایسی ہوگئی کہ کبھی
غدود نہ تہا اور عبداللہ بن عتیک جب کہ ابورافع کافر کو قتل کرکے نکلا اوسکے
زینے پر سے اترتے وقت گر پڑا اور پنڈلی کی ہڈی دو ٹکڑے ہوگئی جب آپکی
خدمت مین آئے تو آپ ہاتہہ پہیرتے ہی پانون ایسا ہو گیا کہ کبھی درد نہین
ہوا تہا معجزہ ایک شب کفار آنحضرت کے قتل کے لئے آپ کے دروازہ پر
نگاہبانی کرتے ہوئے بیٹھے حق تعالی اونکے مکر سے آپ کو اطلاع فرمایا جب
آپ حضرت علیؓ کو اپنا ردا اوڑہا کے اپنے بستر پر سولا کے دروازہ کہول کے
باہر تشریف لائے حق تعالی کفارون کو اندہے اور بیہوش کر دیا یہان تک کہ
آپ اون سبہون کے سرونپر تہوڑی تہوڑی خاک ڈالتے ہوئے حضرت
ابو بکر صدیقؓ کے مکان پر جاکے اون کے ہمراہ ایک غار مین جاکے بیٹھے جبکہ
کفار ہوش مین آئے تو آپ کو نہ پائے تب آپ کے پانون کے نشان پر ڈ
غار تک آئے حق تعالی کے حکم سے غار کے دروازہ پر کبوتری انڈے
دی اور مکڑی جالے باندہی تہی کفار یقین کئے کہ آپ غار مین نہین ہین جسلئے
غار مین نہ گئے جب کہ غار کے اوپر چڑہے تو آپ اور ابو بکرؓ کے مقابل اور
روبرو کہڑے ہوئے حضرت ابو بکرؓ کہے یا رسول اللہ آپ یہہ ہمکو دیکھ لیتے
ہین حضرت فرمائے خدا ہمارے ساتھہ ہے خوف مت کرو حق تعالی کفارون کی
نگاہ سے آپ کو ایسا بچایا کہ باوجود روبرو کہڑے ہونیکے اور ڈھونڈنیکے

آپ کو کسی نے ہرگز نہین دیکہا یہانتک کہ مایوس ہوکے وے لوٹ چلے گئے
اور آپ کے ڈہونڈنیکو اور قتل کرنے کو ہر ایک سمت مین سوار اور پیادے
دوڑائے جب کہ آپ وہان سے مدینہ کو روانہ ہوے ایک سوار جسکا نام
سراقہ تہا آپ کو راہ مین پایا اور گرفت کرنے کو آپ کے قریب آیا آپ دعا
کرتے ہی زمین مین گرنے لگا قریب تہا کہ اوس کا گہوڑا اور وہ تمام زمین مین
غرق ہوجاوے کہ وہ پکار کے کہا کہ آپ دعا کیجیے کہ نجات پاؤن تو پیچھے آپ کے
نہ آؤن اور جو کوئی ادہر آوے تو اوس کو راہ سے پہرا دون پہر آپ دعا فرمائے
ہی زمین سے باہر آیا اور ہر ایک اودہر آتے ہوے کو راہ سے پہرایا بعد چند
مدت کے آپ بہی شرف اسلام پایا اور روایت ہی حضرت جابر رضی سے کہ ایک
سفر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضاے حاجت کے لئے میدان مین
نکلے وہان دو جہاڑ کہجور کے تہے آنحضرت ایک جہاڑ کی شاخ پکڑ کے کے
کہا مان میرا اللہ کے حکم سے وہ جہاڑ آپ کے ہمراہ ہوا پہر دوسرے جہاڑ کے
پاس جاکر ایسا ہی فرماے وہ بہی تابعدار ہوا پہر فرماے کہ تم دونو آپسمین
مل جاؤ پہر وہ مل گئے جب آپ قضاے حاجت سے فراغت ہوے تب
ہر ایک درخت اپنے مقام پر جاکے کہڑا ہوا معجزہ روایت ہی حضرت عباس رضی
سے کہ حنین کی لڑائی مین غلبہ کئے تہے کفار پہر آنحضرت صلعم نے ایک مٹہی بہر
کنکر لئے اور پہینکے اودہر اور فرماے کہ شکست کہائی کافرون نے قسم ہی

محمدؐ کے رب کی - پہر اوسی وقت شکست کہاے کفار اور فتح دیا اللہ مسلمانونکو

اور روایت ہی انس رضؓ سے کہ ایک شخص لکہتا تہا آنحضرتؐ کے پاس سو مرتد ہوا

اور مشرکون مین ملا سو فرماے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ زمین

اسکی میت کو قبول نہ کریگی سو جب کہ وہ مرگیا سو زمین اوسکی میت کو قبر سے باہر

پہینک دی تہی ہرچند لوگون نے کتنی بار دفن کئے زمین باہر ڈالتی رہی

اور روایت ہی انسؓ سے کہ آنحضرتؐ جمعہ کا خطبہ فرماتے تہے عرض کیا ایک

شخص کہ دعا کیجئے واسطے پانی برسنے کے کہ قحط سے ہم ہلاک ہوگئے سو

آپ دعا فرماتے ہی ابر اوٹہا اور دوسرے جمعہ تک رات دن پانی برستا

تہا پہر وہی شخص دوسرے جمعہ کے دن کہا یا رسول اللہ ڈوب گیا ہمارا

مال اور گر پڑے ہمارے مکان پہر آپ دعا کئے اور فرمائے ابر سے

کہ ہمارے اطراف برسا اور ہم پر نہ برسا پہر دہوپ نکلی مدینہ مین اور برستا

رہا پانی ایک مہینے تک اور روایت ہی جابرؓ سے کہ آنحضرت خطبہ پڑہتے

وقت ایک ستون سے مسجد کے تکیہ کرتے تہے جب کہ ممبر پر بیٹہے تو چلایا

وہ ستون قریب تہا کہ پہٹ جاوے پہر گلے لگائے آنحضرت نے وہ ستون کو

اور فرماے کہ میری دوری سے یہہ ستون رویا اور روایت ہی سلمہ بن اکوع

سے کہ ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس بائین ہاتہہ سے کہایا سو فرماے اوسکو

کہ کہا سیدہے ہاتہہ سے کہا اوسنے مین نہین کہا سکتا فرماتے حضرت نے

کہ نہ کہا سکیگا تکبر سے نہین کہا یا تو نے پہر تمام عمر اوسکا سید ہا ہاتہہ کہانے کے
کام مین نہین آسکا روایت ہی کہ گہوڑا ابوطلحہ کا بہت سُست اور کند رفتار تہا ایک
شب آپنے سوار ہوئے اور فرمائے کہ یہہ گہوڑا دریا ہی پس ایسا جلد ہوا کہ کوئی
گہوڑا اوس کے ساتہہ نہین جا سکتا تہا اور کہے حضرت جابرؓ کہ لڑائی مین مین
ایسے اونٹ پر سوار تہا کہ چل نہین سکتا تہا پہر خبر پاے آنحضرتؐ نے اور ہانکے
اوس کو اور دعا کئے پہر ہمیشہ سب سے آگے چلتا رہا پہر خریدے آنحضرت
مجہہ سے ایک وقیہ روپے کو پہر دیئے قیمت اوس کی مجہہ کو اور وہ اونٹ
بہی مجہے بخشدیئے اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہے کہ نکلا مین مکہ مین ساتہہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی سمت مین پہر سامنے نہ آیا حضرتؐ کے کوئی
پہاڑ اور کوئی جہاڑ مگر وہ کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ اور روایت ہی یعلی
بن مرہ سے کہا کہ تین چیزین عجائب دیکہا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے سفر مین چلتے تہے کہ ایک اونٹ نے آنحضرت کو دیکہہ کر آواز کیا اور گردن
ڈال دیا پہر آنحضرت کہڑے ہوے اور اوس کے مالک کو بلاے اور کہے
بیچ اس اونٹ کو مجہے کہا مالک کہ آپ کو نذر کرتا ہون یہہ اونٹ پر معیشت ہی
ایک گہر والون کی تب فرماے یہہ اونٹ شکایت کیا بہت کام لینے کی اور
چارا کم دینے کی سو اب تم نیکی کرتے رہو اس سے پہر چلے اور اوترے ایک
جاے پہر آرام کئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سو آیا ایک درخت

پہاڑتا ہوا زمین کو اور ڈہانک لیا آنحضرت کو پہر پلٹ کر چلا گیا اپنی جاے پر پہر
بیدار ہوے آنحضرت اور سنے حال درخت کا فرماے کہ وہ واسطے سلام
کرنیکے آیا تہا مجہہ پر اذن لیکے اپنے رب سے پہر چلے اور گذرے ایک پانی
کے کنارے پس لائی ایک عورت ایک اپنا لڑکا جو مجنون تہا پہر پکڑے
آنحضرت ناک اوسکی اور فرماے باہر نکل پس تحقیق مین محمد ہون رسول اللہ کا پہر آ
گئے پہر جب کہ پلٹے تو پوچہے آنحضرت نے عورت سے لڑکے کے حال کو کہی قسم اللہ کی
جب سے آپ گئے سو اب تک کوئی حرکت مکروہ نہین دیکہی لڑکے سے
اور کہا ابن عباس نے کہ لائی ایک عورت اپنے لڑکے کو آنحضرت کے
پاس اور کہی اسکو جنون ہی پکڑتا ہے جنون وقت کہانے شام کے اور صبح کے
پہر پہراے آنحضرت دست مبارک اُسکے سینے پر اور دعا کئے پس قی کیا وہ
لڑکا اور نکلا اوسکے پیٹ سے مانند کالے کتے کے بچے کے دوڑتا ہوا
اور روایت ہے حضرت انس سے کہ ایک روز حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم غمگین بیٹہے تہے کافرون کے معجزے طلب کرنیسے اور شتاب آئے
سواے جبرئیل اور کہے یا رسول اللہ کیا چاہتے ہین آپ کہ دکہلاؤن تمکو ایک
معجزہ فرماے ہان پس دیکہے جبرئیل ایک درخت کو پہر کہے کہ بلاؤ تم اوس کو
پس بلاے حضرت اوسکو اور کہڑا ہا روبرو حضرت کے پس کہا جبرئیل نے حکم کرو
اسکو تاکہ پہر جاوے پس حکم کئے حضرت نے اوسکو پہر چلا گیا پس فرماے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نے کفایت ہی مجھکو کفایت ہی مجھکو اور روایت ہی ابن
عمر سے کہ تھے ہم ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی سفر مین پہر روبرو
آیا آپ کے ایک جنگلی سو فرماے اوسکو آنحضرت نے کیا گواہی دیتا ہی کہ نہین
کوئی معبود سواے اللہ کے کہ وہ اکیلا ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور محمد بندہ
اوسکا اور رسول اوسکا ہی عرض کیا اور کون گواہی دیتا ہی اس بات پر فرماے یہ
درخت کیکر کا پس بلاے اوس درخت کو آنحضرت پس آیا وہ درخت پہاڑتا ہوا
زمین کو اور کہڑا ہوا روبرو آپ کے پس گواہی طلب کئے آنحضرت نے اُس
درخت سے تین بار پہر گواہی دیا وہ درخت تین بار کہا واقع مین ایسا ہی ہی
جیسا کہ آپ نے فرماے پہر چلا گیا اپنی جاے پر اور روایت ہی ابن عباس سے
کہ آیا ایک جنگلی پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہا کس دلیل سے
جانون مین کہ تم رسول اللہ کے ہین فرماے کہ اگر بلاؤن مین اس خوشہ کو
اس کہجور کے درخت مین سے گواہی دیتا ہوا اس بات کی کہ مین رسول اللہ کا
ہون پہر بلاے اوسکو رسول خدا نے پہر لگا وہ خوشہ اترنے کہجور کے جاڑ
سے یہانتک کہ گر پڑا طرف نبی کے پہر فرماے آنحضرت نے کہ پلٹ کر جا
پس چلا گیا تب اسلام لایا وہ جنگلی اور روایت ہی ابی العلا اور سمرہ بن جندب
سے کہا کہ تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نوبت بنوبت کہاتے
ایک بڑے پیالے مین صبح سے رات تک کہا کر اوٹہتے دس اور کہاتے دس

دس آدمی کہے ابوالعلا نے شمرہ بن جندب سے کیا چیز سے پیالہ کو مدد کرتے
جاتے تھے یعنی بھرتے جاتے تھے کہ خالی نہین ہوتا تھا کہا سمرہ نے کس چیز سے
تعجب کرتا ہی توکسی چیز سے مدد نہین کیا جاتا تھا مگر آسمان سے یعنی غیب سے
بھرپور ہوتا جاتا تھا اور روایت ہی کہ آنحضرت وقت ہجرت گزرنے مکے سے مدینہ کو گذر گئی
اُم معبد کے خیمہ پر ہرچند گوشت وخرما خریدنا چاہا ہی موجود نپایا ایک بکری
بہت دبلی اور بہت ضعیف بدحال جو مدتوں سے دودہ نہین دیتی اور ضعف سے
سندی کے ہمراہ نہین چل سکتی خیمہ مین تھی آپ نے فرمایے اسکو دودہ ہی
ام معبد کہی وہ دودہ سے بہت دور ہی آپنے فرمایے کہ اذن دیتی ہی تو کہین
اسکا دودہ نچوڑون ام معبد کہی آپ نچوڑین پس آپ نے بڑا باسن منگوایے اور
اوسکے تہنون پر ہاتھ پھیر کے بسم اللہ کہکے دودہ نچوڑے اتنا بہت دودہ نکلا
کہ ام معبد سیراب ہوگئی اور آنحضرت کے تمام ہمراہی اور آنحضرت دودہ پی کر سیراب
ہوگئے پھر دوسری بار بعد پہلی بار کے دودہ نچوڑے کہ دوبارہ باسن بھر گیا
ام معبد کے لئے چھوڑے اور ام معبد سے بیعت لیکے مدینہ کو تشریف
لیگئے اور روایت ہی کہ ایک جنگلی ایک نیول ہمراہ لیکے آیا اور کہا کہ اگر یہہ نیول
آپ کی نبوت پر گواہی دیوے تو مین دیتا ہون جب کہ آپنا دس نیول کی طرف
اشارہ کئے تو زبان فصیح سے کلمہ شہادت ادا کیا۔ اور بہت سے معجزات ہین
اور سوائے آپ کے صحابہ کبار اور جید گزار اور آئمہ اطہار کے کرامات

بے نہایت اور تمام اولیاؤن کے کرامات جو آج تک ظہور مین آے سو یہہ تمام
آپکے ہی معجزات ہین اور قیامت تک یہہ کرامات باقی رہین گے سو آپ کے ہی
معجزات ہین خصوصًا قرآن شریف کا معجزہ ہی یک باقی ہی اور قیامت تک باقی رہیگا

فصل چھٹی بیان اخلاق کریمہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا حق تعالی نے
اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ یعنی بیشک تمہارا خلق بہت بڑا عمدہ ہی۔ جبکہ خدا تعالے
نے آپ کے خلق کو سراپا اور عظیم اور عمدہ فرمایا ہی تو قیاس کیا چاہئیے کہ کیسے عمدہ
اخلاق آپ کے تھے روایت ہی کہ ایک شخص نے ام المومنین رضی سے انحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے اخلاق کی کیفیت پوچھا اونہون نے فرماے کہ آپکا خلق قرآن تہا
یعنی جو اخلاق حمیدہ قرآن مجید مین حق تعالی فرمایا ہی آپ مین وہ تمام اخلاق موجود تھے
اور وضع آپ کی باوقار تھی جو شخص کہ پہلی مرتبہ آپ کو دیکھتا تھا تو ہیبت کہاتا پھر
جب آپ کی صحبت سے شرف حاصل کرتا اور بات چیت کرتا تو آپ کی محبت اسکے
دل مین آجاتی اور آپ ہر کسی سے جب کہ ملاقات کرتے تو پہلے آپ سلام کرتے
اور منتظر اس بات کے نہ رہتے تھے کہ وہ شخص سلام کرے اور آپ ہر ایک سے
کشادہ پیشانی کے ساتھہ اور مسکراتے ہوے ملاقات کرتے اور کبھی آپ کی
زبان مبارک پر فحش یا کلام درشت جاری نہوتا اور جو کوئی آپ کو پکارتا لبیک کہتے
حاضرون اصحاب مین آپ کبھی پانون نہ پہیلاتے جس مجلس مین تشریف لیجاتے تو
کنارہ مجلس پر بیٹھ جاتے قصد بالا نشینی اور صدر محفل کا نہ فرماتے اگر کوئی شخص آپکا

ہاتھہ پکڑ لیتا جب تک وہ نچھوڑتا آپ نچھوڑاتے کبھی اور ایک راہ مین ایک جنگلی نے
آپ کی چادر پکڑ کے ایسا زور سے کھینچا کہ آپ اوسکے سینہ پر پلٹ گئے اور آپکی
گردن مین چادر کا نشان پڑ گیا تب کہا ای محمد حکم کر کہ دیوین مجکو خدا کے مال سے
جو تیرے پاس ہی تب مسکرائے حضرت نے اور حکم فرمائے اوسکو دینے کا
اور کسی شخص کو آپ اپنے ہاتھہ سے نہین مارے گر جہاد مین اور اپنی ذات کے
لئے کبھی آپنے بدلا نہین لئے او کسی پر غضب نہین کرتے تھے مگر جب کہ حدود
الٰہی سے تجاوز ہوا وسو قت مین خدا تعالی کے واسطے ایسا آپ کو غضب ہوتا
کہ کوئی تاب نہین لا سکتا تھا اور رنڈ ہی عورتین جو آپ کو اپنے کام کے لئے
ساتھہ لے لیتین آپ ساتھہ ہو لیتے اور کام کر دیتے اور ایک یہودی کا آپ پر کچھہ
دین تھا بوعدۂ معینہ ہنوز وعدہ منقضی نہین ہوا تہا کہ اوسنے آکے تقاضائے شدید
کیا چون چون وہ درشتی کرتا تہا آپ نرمی فرماتے تھے اوسنے کہا کہ تمہارے
خاندان مین ایسی ہی ناوہندی چلی آئی ہی اس بات کو سن کے حضرت عمرؓ
بیتاب ہوگئے اوس یہودی کو زجر کیا اور کہا کہ تو اگر اس مجلس شریف مین نہوتا
تو مین تیری گردن مارتا آپ حضرت عمرؓ سے فرمائے کہ تمہین چاہیئے تہا کہ مجہہ سے
ادائے کے لئے کہتے اور اوس سے تقاضائے نرمی کے لئے کہتے اوس کو
زجر نہین چاہیئے تہا جاوا وسکا قرض ادا کر دوا اور بیس صاع اوس سے
کے زیادہ دو اوس یہودی نے یہانتک حال دیکہا اوسی

لایا اور کہا کہ مین نے کتب سابقہ مین پیغمبر آخر الزمان کی صفت مین دیکھا ہے کہ جون
جون کوئی اونسے درشتی کرے وہ نرمی کرین مجھے اوس صفت کا امتحان
منظور تہا سو ویسا ہی پایا آپ بے شک پیغمبر آخر الزمان ہین آپ کی نرم خوئی
یہان تک تہی کہ اوسکی تعریف مین حق تعالیٰ نے فرمایا فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ
لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ یعنی اللہ کی بڑی
مہربانی ہے کہ تم نرم خو ہو مسلمانونکیلئے اور اگر تم درشت خو سخت دل ہوتے تو بیشک لوگ
پریشان ہو جاتے تمہارے گرد سے اور برکت کے لئے مدینہ کے لونڈی غلام
خادم برتن پانی سے لا کے درخواست کرتے کہ آپ دست مبارک اوسمین ڈالدین
آپ اونکی خاطر سے اگرچہ جاڑے کے دن ہوتے ہاتہہ اون سے کے برتنو مین ڈالدیتے
باوجودیکہ بسبب سردی کے تکلیف ہوتی تہی مجلس مین اصحاب سے بے تکلف رہتے
اور اصحاب ہر جنس کی باتین جو خلاف شرع نہ ہوتین اگرچہ ظرافت کی ہوتین آپ کی
مجلس مین کرتے ایک صحابی نے آپ کی مجلس مین ذکر کیا کہ یا رسول اللہ مجھے تو
میرے بت نے خوب نفع کیا لوگ متحیر ہوے اونہون نے کہا کہ مین سفر کو جاتا تہا
مین نے پرستش کے لئے ستو کا ایک بت بنایا راہ مین توشہ ختم ہو گیا مین نے
اوس بت کو توڑ کے کہایا سو مجھے تو بت نے یہہ نفع دیا ایسی باتین ہنسی کی مجلس
شریف مین مذکور ہوتی تہین آپ بہی کبہی مزاح یعنی ہنسی کی بات اصحاب سے فرماتے تہے
مگر سوا سچ کے نہین فرماتے تہے ایک شخص نے آپ سے سواری مانگی

آپ نے فرمایے کہ مین تیری سواری کو اونٹنی کا بچہ دونگا اوس نے عرض کیا کہ
مین اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کرونگا آپ نے فرمایے کہ اونٹ اونٹنی کے بچے نہین
ہوتے تو کس کے بچے ہوتے ہین سو یہہ بات سچی تہی براہ ظرافت آپنے
اسطرح فرمایے ایک شخص تہا زاہر نام گانون مین رہتا تہا گانون کی چیزین بطور
ہدیہ کے حضور اقدس مین لایا کرتا تہا اور آپ اوسے شہر کی چیزین خرید کر دیا
کرتے تھے اور آپ نے فرمائے کہ زاہر گانون کا آدمی ہمارا ہی اور ہم شہر کے
رہنے والے اوسکے ہین ایک دن زاہر بازار مین کچہہ چیز اپنی بیچ رہا تہا آپنے
جاکے اوسکو پیٹھ کے پیچھے سے اوٹہا لیا وہ غافل انجان تہا کہنے لگا کون
ہی چہوڑ دو نے جب اوس کو معلوم ہوا کہ آپ ہین تب پشت اپنی بدن مبارک سے
خوب ملا دیا پہر آپ فرمایے کون مول لیتا ہے اس غلام کو زاہر نے کہا کہ قیمت
میری تو بہت کم ملے گی ۔ اونہون نے یہہ بات اسواسطے کہی کہ وہ سیاہ فام
تہے اور صورت اچہی نہ تہی پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایے لیکن
خداتعالی کے پاس تم کم قیمت نہین یعنی تم بیش قیمت اور مقبول خدا ہو فقط
ایسی باتین ظرافت کی آپ واسطے خوش کرنے مسلمانون کے فرماتے تھے
اور آپ اپنے کام اپنے ہاتہہ سے کر لیا کرتے تھے جیسے اپنی بکری کا دودہ
دوہنا اور کام گہر کا کر لینا اور حضرت انس بن مالک آپ کے خادم تھے
وے کہتے ہین کہ مین نے دس برس آپ کی خدمت کیا قسم ہی خدا کی کہ نہین

اور حقہ مین جسقدر کہ مین آپ کا کام کرتا تہا آپ میرا کام اوس سے زیادہ
کر دیتے تہے اور دس برس کے عرصہ مین آپ نے مجہکو کبہی جہڑکا بہی
نہین اور کبہی اف تک نہین کہے اور کبہی یہہ نہ کہے کہ فلانا کام کیون نہین کیا
اور آپ واسطے تواضع کرنیکے سوار ہوا کرتے تہے کبہی خچر پر اور کبہی
دراز گوش پر اور بعضے وقت گہوڑے پر اور اونٹ پر اور آپ اصحاب کے
ساتہہ کام مین شریک ہو جاتے تہے ایک سفر مین اصحاب نے ایک
بکری ذبح کری اور آپسمین تمام کام تقسیم کر لئے ایک نے کہا کہ کہال کو مین
صاف کرونگا ایک کہا گوشت مین بناؤنگا ایک کہا مین پکاونگا آپ فرمائے
کہ مین لکڑیان جنگل سے لاؤنگا ہرچند اصحاب مانع ہوے آپ فرماے
کہ خدا تعالی ناپسند کرتا ہے کہ آدمی اپنے رفیقون مین ممتاز ہوکر بیٹہے پہر
آپ جنگل سے لکڑیان اوٹہا کر لاے اور جب آپ مسجد کو جاتے تو اصحاب
بیٹہے رہتے اور کہڑے نہوتے اسواسطے کہ آپ اونکو اجازت دیکے
تہے کہ کہڑے نہوا کرین آپ شفقت کے سبب روادار نہ تہے کہ ہربار
کہڑے ہووین اور اونکو تکلیف پہونچے اور آپ مسکینونسے بہت محبت
رکہتے تہے اور ہر ایک غریب اور امیر اور غلام اور آزاد کی دعوت قبول کرتے
اور عزت والون کی توقیر فرماتے اور ہر ایک سے اوسکے مرتبے کے موافق
معاملہ کرتے تہے اور اپنے اصحاب کو بہت دوست رکہتے تہے جو بیمار ہوتا اوسکے

اوسکے دیکھنے کو جاتے اور غم زدونکے گہر واسطے ماتم پرسی کے تشریف لیجاتے تھے اگر کوئی ہدیہ لاتا تو قبول فرماتے اور اکثر اوسکا بدلا بلکہ اوس سے زیادہ بدلا کر دیتے اور نشست آپکی اکثر قبلہ رو ہوتی اور ہر ایک مجلس مین سو سو بار استغفار کرتے اور نماز لمبی پڑہتے اور خطبہ چہوٹا پڑہتے اور بہت نمازان پڑہتے رو تہجد مین ایسا قیام کرتے کہ قدم مبارک ورم کر جاتے لوگ عرض کرتے کہ آپ اتنی محنت کسواسطے کرتے ہین خدا تعالی نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کیا ہے آپ فرماتے کہ جب اللہ تعالی مجھپر ایسی عنایت کیا ہے تو کیا مین بندہ شکر گزار نہون اور شکر ادا نہ کرون اور آپ جب ہنستے تو مسکراتے کبھی آواز سے نہین ہنستے تھے اور بات ایسی فرماتے تھے کہ سننے والا اچھی طرح سے سمجھ لیوے اکثر بات کو تین تین بار مکرر فرماتے کہ سننے والا خوب سمجھے اور ہر ایک سے اوسکی سمجھ کے موافق بات فرماتے اور اللہ تعالی آپ کو ایسا کلام عنایت فرمایا تہا کہ اوسکی عبارت تہوڑی اور معنی بہت ہون جیسا کہ آپنے فرماے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ. یعنی سب عمل موافق نیت کے ہین یعنی جیسی نیت ہوگی ویسا ہی عمل کا پہل ملیگا اس حدیث سے سیکڑون مسئلے دین کے اور دنیا کے نکلتے ہین اور عالمون نے ایک دفتر اسکی شرح مین

لکھے ہین اور فرماے مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ یعنی آدمی کے اسلام کی خوبی اسمین ہے کہ جس بات مین کچھ فائدہ ہو

نہ کرے فقط یہہ حدیث ہی سیکڑون امور دینی اور دنیوی مین کام آتی ہی اسیطرح
بہت سی حدیثین ہین اور شجاعت و سخاوت مین آپ سب سے غالب تھے
شجاعت کا یہہ حال تہا کہ جنگ حنین مین جس وقت کہ ابتدا مین لشکر کو ہزیمت
ہوئی تھی آپ نے دلدل کو آگے بڑہاے اور رجز پڑہنے لگے اَنَا النَّبِيُّ
لَا كَذِبَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یعنی مین نبی ہون جہوٹ نہین ہین بیٹا عبد المطلب
کا ہون اور جو جگہ زیادہ خوف کی لڑائی مین ہوتی آپ وہین کہڑے ہوتے اور
صحابہ لوگ آپ کی پناہ لیتے اور سخاوت کا یہہ حال تہا کہ کسی وقت کسی سوال کرنیوالے
کو نہین کا لفظ نہین فرماتے تھے بلکہ حتی المقدور اوسکا مطلب پورا کرتے تھے اور
جو نہو سکتا تو نرمی اور خوش اخلاقی سے جواب دیتے تھے اور ایسا خرچ کرتے
کہ فقر او رناداری سے ہرگز خوف نہین کرتے تہا تک کہ بعض کفار جیسے صفوان
بن امیہ بسبب آپ کی سخاوت کے مسلمان ہوگئے اور انکے حق مین آپ کی سخاوت
ہی معجزہ ہوگئی صفوان نے کہا کہ غیر نبی سے ایسی سخاوت ممکن نہین ہی اور سب
عادتون مین تواضع اور فروتنی کیا کرتے کہانے پینے مین نشست غریبونکی
طرح سے کرتے تکیہ لگا کے نہ کہاتے اور فرماتے کہ مین بندہ ہون بندون کی طرح
کہاتا ہون اور کہانے کو کبھی برا نہ کہتے پسند ہوتا تو کہا لیتے نہین تو اوٹہا
[illegible] اور شیرینی اور گوشت پسند فرماتے بکری کے دست کا گوشت
بہت پسند تہا مرغی کا گوشت بہی آپ نے کہاے ہین و [illegible]

اور ہر کام کو بسم اللہ سے شروع کرتے اور سیدہے ہات سے کہانا کہاتے
اور بائین ہات سے استنجا اور ناک جہاڑنا وغیرہ کیا کرتے اور جس چیز مین کہ بو
بد آوے جیسا کچا لہسن یا کچی پیاز وغیرہ اوسکو نہ کہاتے اور نا پسند فرماتے
اور مسواک کو بہت دوست رکہتے اسواسطے کہ باعث ہی صفائی اور لطافت
کا اور سواری مین آپ کو گہوڑا بہت پسند تہا دست مبارک گہوڑے کی پیشانی
پر پہیرتے اور فرماتے کہ گہوڑے کی پیشانی سے برکت بندہی ہے اور
نہ سنا کسی نے آپ سے کوئی بیہودہ بات اور نہ لعنت اور نہ گالی لاکن
غصہ کرنیکے وقت فرماتے کیا ہوا ہی اسکو خاک آلودہ ہو پیشانی اسکی فقط
ایکدن کسی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بد دعا کیجیئے مشرکون
کے حق مین تب فرمایا کہ مقرر مین نہین بہیجا گیا ہون لعنت کرنے والا لیکن
بہیجا گیا ہون واسطے رحمت عالم کے - اور تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بہت حیا والے جب دیکہتے کوئی نا پسند کام کو تو پہچانی جاتی شرم چہرہ
مبارک سے آپ کے مذکور ہوئین یہہ احادیث کتاب سے مشکوۃ شریف
کے اور اخلاق کریم آپ کے ایسے ہی نہایت ہین کہ سیکڑون کتابین اسکے
بیان سے بہری ہوئی ہین لاکن شمار کرنا تمام اخلاق کریم آپکا دشوار ہی —

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ بِاَفْضَلِ الصَّلَوَاتِ اَتَمِّهَا وَاَكْمَلِهَا

فصل ہفتم بیان مین شمائل مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے

مشکوٰۃ شریف وغیرہ معتبر کتابون سے کہ قد مبارک آنحضرت صلعم کا میانہ تہا نہ بہت لانبا
تہا اور نہ بہت کوتاہ تہا لاکن فی الجملہ لمبائی سے قریب تہا اور جس مجمع مین آپ
کہڑے ہوتے تہے سب سے بلند معلوم ہوتے تہے یہ آپکا معجزہ تہا
اور رنگ مبارک سرخ وسفید تہا اور ساتھہ نمکینی اور ملاحت کے تہا بعضی روایات
مین آیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے پوچہین کہ آپ زیادہ
خوبصورت ہین یا حضرت یوسف علی نبینا وعلیہم السلام آپ نے فرمایا کہ اَنَا
اَمْلَحُ وَاَخِیْ یُوْسُفُ اَصْبَحُ یعنی مین گورا نمکین ہون اور بہائی یوسف خوب
گورے تہے - اہل نکات کہے ہین کہ نمک کہانے کو بامزہ کرتا ہے اور دوسری
چیزون کو بامزہ بناتا ہے سبب کہ حق تعالی کو منظور تہا کہ آپ کے فیض سے ایک
عالم کو صاحب معرفت کرے اس لئے آپ کے رنگ مبارک مین ملاحت
عنایت فرمایا کہ ظاہر نشان باطن کا ہوتا ہے اور سر مبارک بڑا تہا اور موے مبارک
خوب سیاہ تہے اور نرم تہے تہوڑے بہنے ہوے تہے نہ بہت گہونگروالے
نہ سیدہے کہڑے ہوے کبہی دوش مبارک تک ہوتے اور کبہی نرمہ گوش تک
ہوتے اور بالون کو آپ دونو طرف سے صاف کرتے جیسا مانگ سر مبارک
مین ظاہر ہوتی اور گوش مبارک نہ بہت بڑے تہے کہ بدنما ہون اور نہ چہوٹے
تہے متوسط خوشنما تہے اور پیشانی مبارک کشادہ کہلی ہوئی روشن تہی ابروے
مبارک باریک تہی کمان کی صورت پر ملی ہوئی معلوم ہوتی تہی مگر ملی ہوئی نہ تہی

کچھہ فرق تہا دونون ابروسکے درمیان ہین ایک رگ تہی کہ غصے کے وقت
پہولجاتی تہی اور چشمان مبارک بڑی تہین اور سفیدی مین سرخی ملی ہوئی تھی اور
پتلیان خوب سیاہ تہین اور بغیر سرمہ لگانے کے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سرمہ
لگا ہوا ہے اور مژگان شریف بڑی تہین اور خوب صورت تہین اور رخسار مبارک نرم تھے
پر گوشت تھے لیکن نہ پہولے ہوئے اور نہ دبے ہوئے بینی مبارک بلند اور
نورانی تہی دہن مبارک بڑا تہا لیکن نہ بہت فراخ تہا کہ بدنما معلوم ہووے لبہاے
مبارک بہت خوبصورت تھے دندان مبارک سفید اور روشن تھے بوقت کلام
نور آپ کے دانتون سے نکلتا معلوم ہوتا تہا اور بوقت تبسم کے چمک مانند بجلی
کے معلوم ہوتی تہی اور دندان مبارک مین کشادگی تہی آگے کے دانتون مین
کھڑکی تہی باتان کرتے وقت اونمین سے نور نکلتا ہوا ظاہر ہوتا تہا اور چہرہ
مبارک نہ لانبا تہا نہ ایسا گول کہ بدنما ہو لاکن مانند چودہوین رات کے چاند کے
درخشان بلکہ چودہوین رات کے چاند کی خوبی آپ کے چہرہ مبارک کی خوبی
کو نہین پہونچتی تہی چنانچہ حضرت جابر نے کہا کہ مین نے چاندنی رات مین حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک کو دیکہتا تہا اور چاند کی طرف
دیکہتا تہا سو قسم ہے اللہ کی کہ چہرہ مبارک چاند سے اچہا تہا اور ریش مبارک بہری
ہوئی تہی گھنے بال سینے کو پر کرتے تھے اور گردن مبارک بہت خوبصورت
تہی جیسے مورت کی گردن سانچے مین ڈہلی ہوئی ہے خوب صاف اور شفاف

اور دوش مبارک پُر گوشت خوبصورت تہی اور دونون کندہون مین فرق تہا اور دو
مبارک لمبے تھے اور جوڑ ہاتون سکے اور کندہون کے بڑے قوی اور مضبوط
تھے بلکہ سارے بدن مبارک کے جوڑ ایسے ہی تھے اور کف دست مبارک
پر گوشت اور بہت کشادہ اور بہت نرم تہی کہ کسی مخمل اور اطلس کی نرمی اوسکی نرمی
کو نہین پہونچتی تہی اور بغلین آپ کی سفید تہین خوشبوان سے آتی تہی اور بال اونمین
نہین تھے اور سینہ مبارک چوڑا تہا اور پشت مبارک گویا چاندی کی ڈہلی ہوئی
تہی اور اونگلیان دست مبارک کی لمبی اور خوش نما تہی اور درمیان دونون
کندہون کے مہر نبوت تہی اور وہ گوشت پارہ تہا اور ابہرا ہوا مانند بیضہ کبوتر کے
گرد اوسکے بال تہین اور آپکے ہاتون پر اور کندہون پر اور سینے پر اور پنڈلیون پر
بال چہوٹے چہوٹے خوشنما تھے اور ایک خط باریک بالون کا سینے سے تا
بناف بہت خوش نما تہا اور سوا اسکے بدن مبارک پر بال نہین تھے اور شکم
مبارک ایسا صاف اور شفاف اور نرم تہا کہ گویا کاغذ شفاف کے تختے تہہ کئے
ہین اور سینہ اور شکم مبارک برابر تہا نہ اونچا تہا اور نہ دبا ہوا کہ بدنما معلوم ہووے
اور ساق مبارک ہموار اور صاف اور گول تہی فی الجملہ باریکی اونمین تہی اور قدم
مبارک کی کف پا پر گوشت تہی اور بیچ سے خالی تہی اور اونگلیان پاے مبارک
کی قوی اور خوشنما تہین اور انگوٹھے کے پاس کی اونگلی انگوٹھے سے بڑی تہی
غرض تمام خوبیان اور لطافتان جیسے کہ چاہیے بدن مبارک مین تہین اور ہر ایک

عضو مین آپ کے تہین کہ تمام خوبصورتون پر ترجیح رکہتے تہے گویا کہ سب کا حسن
آپ مین جمع تہا بیت خوبی و شکل و شمایل حرکات و سکنات ؎ آنچہ خوبان ہمہ
دارند تو تنہا داری ؎ پس پشت سے بہی آپ کو ویسا ہی نظر آتا تہا جیسا کہ سامنے
سے نظر آتا تہا اور بہید اس کا یہہ ہی کہ آپ کا بدن مبارک نور تہا مانند شمع کے
کہ رو و پشت اوس کا ایک ہوتا ہی اور جو چیز کہ اوسکے مقابل ہو کسی طرف روشن
اور ظاہر ہو جاتی ہی اور آپ کو سایہ نہین تہا اس سلئے کہ جسم کثیف ظلمانی کو سایہ
ہوتا ہی آپ کو جسم لطیف نورانی تہا مولانا جامی نے اس بات مین خوب لکہا
لکہا ہی **قطعہ** پیغمبر ما نداشت سایہ ؎ تا شک بدل یقین نیافتد ؎ یعنی ہر کس کہ پیرو اوست
پیدا است کہ بر زمین نیفتد ؎ اور آپ کے جسم مبارک سے خوش بو آتی تہی جو شخص
کہ آپ سے مصافحہ کرتا تمام روز اوسکے ہاتہہ مین خوشبو آتی اور عرق آپکا ایسا
خوش بو تہا کہ بعضی بی بیان شیشے مین جمع کرکے رکہتی تہین دولہنون کو بجای
عطر کے لگاتی تہین وہ خوشبو تمام خوشبوئیون سے بہتر رہتی تہی چنانچہ ایک عورت
کو کچہہ میسر نہ تہا اپنی بیٹی کو دولہن بناکے وہی عرق مبارک لگائی تہی سو پشت
پشتون تک اوس کی اولاد مین خوشبو رہی اوس کے محلہ کا نام محلہ عطار مشہور ہوا تہا
سو یہہ بات مشہور ہی اور جس کوچہ مین سے آپ تشریف لیجاتے تہے وہان خوشبو
آتی تہی جو شخص وہان جاتا پہچان لیتا کہ آپ یہان سے تشریف لیگئے ہین اور آپ
جہان قضاء حاجت کو بیٹہتے وہان سے خوشبو آتی تہی اور زمین آپ کے فضلے کو

چھپا لیتی تھی اور پیشاب مین آپ کے بدبو اور نجاست نہین تھی چنانچہ ایک شب
آپنے ایک برتن مین پیشاب کئے تھے ام ایمن نام ایک زن نے ہرگز نہ جانی
کہ پیشاب ہے اوسکو پی لی آپ نے سنکے فرمائے کہ تیرا پیٹ کبھی نہ دکھیگا چنانچہ
اوسکے پیٹ مین جو ہمیشہ سے درد رہا کرتا تھا بالکل دفع ہوگیا اور علما نے لکھے ہین
کہ بول و براز آپکا نجس نہین تھا امام اعظم کا مذہب یہی ہے دنیا کی تمام چیزون مین آپ کو
خوشبو پسند تھی اس لئے کہ آپ کے ہم جنس تھی اور عورتان اور اچھا کھانا بھی پسند
تھا اللہ تعالی آپ کو چالیس مرد کی قوت دیا تھا آپ نے خوشبو اور اپنی بی بیون کے
تو رغبت سے کئے لاکن طعام سے حظ نہ اٹھاے بلکہ آپ نے قصداً بھوکے رہتے
تھے یہان تک کہ شکم مبارک پر پتھر باندھتے تھے باوجود ایسے بھوکے رہنے
کے مباشرت نساء پر ایسے قادر تھے کہ ایک رات مین تمام ازواج مطہرات کے
پاس ہوکر آتے تھے یہ از قسم معجزہ ہے کہ بدن مبارک کو روحانی طاقت تھی طاقت
کے واسطے محتاج کھانے کے نہ تھے اسواسطے آپکو طی کا روزہ رکھنا جائز
تھا اور امت کو جائز نہین ہے آپ نے فرمائے کہ تم مین کون مجھ سا ہے مین خدا کے
پاس رات کو رہتا ہون خدا تعالی مجھے کھلا پلا دیتا ہے یعنی غذاے روحانی کے
سبب سے دنیا کے کھانے کی حاجت نہین ہوتی تھی اور کبھی بدن مبارک پر
نہین بیٹھتی تھی جس جانور پر آپ سوار ہوتے تب تک آپ سوار رہتے وہ
جانور بول و براز نہ کرتا اور جامۂ مبارک مین جون ذرہ نہ پڑتی تھی آب دہن

آپ دہن مبارک سے کہاری پانی کے کنوے شیرین ہو جاتے اور جس شیرخوار
طفل کے منہہ مین پڑتا بہتر از شیر مادر قوت دیتا تمام دن اوسکو دودھ پینے کی حاجت
نہوتی اور سوتے وقت اگرچہ آنکھین آپ کی بند ہوتین دل آپکا بیدار رہتا تھا
جو شخص آپ کے پاس باتان کرتا سب سنتے اور سونے سے آپکا وضو نہین
جاتا تہا اور آپ کو پاکیزگی اور صفائی بہت پسند تھی غرض تمام اقسام کی خوبیان
اور کمالات ظاہر کے اور باطن کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین موجود تھے
جن کی تفصیل مین بہت مجلد معتبر کتابان بھری ہوئی ہین اونکا شمار کرنا بہت
دشوار رہی لاکن واسطے تبرک کے چند اوصاف اور شمائل مبارک بطریق نمونہ
کے بیان مین آئے۔

خاتمہ بیان مین فضائل اور ثواب اس اُمت کے فرمایا حق تعالی نے
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
یعنی کہو اے رسول اللہ کے کہ اگر تم دوست رکہتے ہو اللہ کو تو اطاعت کرو میری
تب دوست رکہے گا تمکو اللہ اور بخش دیگا تمکو تمہارے گناہون کو اور اللہ
بخشنے والا اور بڑا مہربان ہی اور فرمایا كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ یعنی کہ تم بہتر ہو
سب اگلی امتون سے ظاہر کیے گئے ہو تمکو واسطے نصیحت کرنے لوگون کے
[illegible]

ایمان لاتے ہو تم ساتھ اللہ کے یعنی تمہارے بہتر ہونیکے کام یہی ہین جنکا
بیان ہوا اور فرمایا وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى
النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا یعنی ہمنے جیسا کہ تمہارے قبلہ کو
پسند فرمائے اور افضل کئے ویسا ہی تمکو بھی تمام خلایق سے پسند کئے اور
بہتر کئے کہ قیامت مین تم اگلے انبیا کی امتون پر گواہی دیوین اور ہوویں رسول اللہ
تمہارے واسطے گواہی دینے والے ۔ غرض قرآن مجید مین اس امت کی
یعنی مسلمانون کے فضایل بہت ہین واسطے اختصار کے ایک دو آیت لکھی گئی
اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ عمر تمہاری نسبت مین
اگلی امتون کے تھوڑی ہی جیسے نماز عصر سے غروب آفتاب تک اور مزدوری
تمہاری بندگی کی نسبت مین مزدوری عبادت کرنے یہود اور نصاریٰ کے
دوہری ہی جیسا کہ ایک مرد صبح سے دوپہر تک کام لینے کیواسطے ایک قیراط
ٹھیرایا سو کام کرے یہودیون نے پھر دوپہر سے عصر تک ایک قیراط ٹھیرایا
سو کام کیے نصاریٰ نے پھر عصر سے مغرب تک دو قیراط ٹھیرایا سو کام کیے
مسلمانون نے سو غصہ ہوی پہلے کے مزدور تب کہا کیا تمہاری مزدوری مین
ظلم کیا ہون کہے نہین کہا کہ زیادہ دینا میرے کرم سے ہی اور فرمایے کہ زیادہ
محبت رکھنے والے مجھ سے میری امت مین سے وہ لوگ ہین کہ پیدا ہوونگے
بعد میرے آرزو کریگا ایک اونمین سے کہ دیکھے مجھکو فدا کرے اپنا اہل

اور مال کو اور فرماے کہ مثل میری امت کی مانند حال مینہ کے ہی کہ نہین جانا جاتا
کہ اول اوسکا بہتر ہی یا آخر اوسکا اور فرماے کیونکر ہلاک ہووے وہ امت کہ
ہین اول اوسکے ہون اور مہدی بیچ مین اوسکا اور ہونگے عیسی آخر مین
اوسکے ولیکن درمیان مین اوسکے ایک جماعت ہوگی ٹیڑہی چلنے والی جو نہین
ہین وہ مجہہ سے اور نہ ہین اون سے ہون اور فرماے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے صحابہ سے کہ کون لوگ بہتر ہین ایمان کی راہ سے تب کہے بعضے
صحابہ نے کہ فرشتے ہین فرماے کہ کیا ہوا فرشتون کو کہ ایمان نہ لاوین حال آنکہ
وہ نزدیک اپنے رب کے ہین کہا بعضون نے کہ پیغمبران ہونگے فرماے
کیا ہوا اونکو جو ایمان نہ لاوین حال آنکہ وحی اترتی ہی اوپر کہا بعضون نے
ہم ہین فرماے کیا ہوا تمکو کہ ایمان نہ لاوین حال آنکہ مین درمیان ہین تمہارے
ہون پھر فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بہت پیارے مجہہ کو بیچ
ایمان کی راہ سے ایک قوم ہین کہ پیدا ہونگے بعد میرے پاوینگے صحیفہ کہ اوس مین
کتاب ہی ایمان لاوینگے ساتھہ اوس چیز کے جو اوس مین ہی اور فرماے قریب ہی کہ
ہوگی ایک قوم آخر مین اس امت کے کہ اجر ہی اونکے لئے مانند اجر اول امت کے
لئے کرینگے بھلی بات اور منع کرینگے بری بات سے اور لڑینگے فتنہ
والون سے اور فرماے کہ خوش حال ہی اوسکا جو دیکھا مجہہ کو اور خوش حال ہو
سات بار اوسکے لئے جو نہین دیکھا مجہہ کو اور ایمان لایا مجہہ پر اور فرماے

صحابہ رضی سے کہ ایک قوم ہوگی بعد تمہارے ایمان لاوے گی مجہہ پر حال آنکہ نہین
دیکہے اونہون نے مجہہ کو اور فرماے کہ بیشک اللہ تعالی نے معاف کیا میری
اُمت سے خطا اور نسیان کو اور اوس چیز کو کہ زبردستی سے کیے گئے ہین وہ اوپر
ف یعنی اگر کوئی زبردستی سے گناہ اون سے کراوے ۔ اور فرماے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ علما میری اُمت کے مانند پیغمبران بنی
اسرائیل کے ہین فقط الٰہی ہم سب بندون کو ساتہہ عافیت کے اپنے
دین کی ہدایت اور استقامت عطا فرما اور خاتمہ بخیر کر آمین یارب العالمین
رباعی الٰہی بحق بنی فاطمہ ۞ کہ برقول ایمان کنی خاتمہ ۞ اگر دعوتم
رد کنی ور قبول ۞ من و دست و دامان آل رسول ۞ وصلی اللہ تعالی
علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین والحمد للہ
رب العلمین اور التماس خدمت مین بزرگون کی یہہ ہے کہ اس کتاب کے
... مسلمانون کو سنایا کرین کہ جو لوگ عمل کرین اوس کا ثواب
... نے والون کو بہی ملے گا یا اللہ توفیق عطا کر آمین یارب العالمین فقط

تمت

نوا خلاصہ ...

...